دیباچہ

حمد خدا و نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
قلم اوٹھانا گویا چھوٹا منہہ بڑی بات ہے اوسکی شان
مین جب خود اوس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فرمایا ہو تو
ہم کیا اور ہماری ہستی ہی کیا جو اوس بے چون و چرا
خالق ہر دو سرا کی حقیقت کو بیان کر سکین اور اوس کے

فرما ماجس کی عدل گستری و انصاف پروری
نے نوشیروان عادل کا نام ہمارے لوح دل سے
حرف غلط کی طرح مٹا دیا اور جس کے جود
وسخاوت بذل و عطا نے حاتم طائی کی سخاوت
کا قصہ بھلا دیا ہر قوم و ملت کے لوگ آزادی
سے بسر کرتے ہیں اطمینان اور امن و امان کو
یوما فیوماً ترقی ہے رعایا کی اصلاح معاش و معاد
کے واسطے جابجا متعدد ذرائع تعلیم و تربیت
کے مہیا کئے ہیں صحت عامہ و امن عامہ کے لئے
صفائی و پولیس کا انتظام جس حُسن و خوبی کے
ساتھہ ہو رہا ہے اگر اوس کا مقابلہ زمانہ سابق
کے ساتھہ کیا جائے تو آسمان و زمین کا فرق
نظر آتا ہے غرض کہ ہمارے بادشاہ ذیجاہ کا عہد

رسول مقبول کی شان مین صرف یہہ مصرع کافی ہے
مصرع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اس کے بعد
ہمارا عین فرض ہے کہ اپنے خداوند مجازی پادشاہ
عالم پناہ سکندر شوکت دارا حشمت رستم دوران
ارسطوے زمان سلطان ابن السلطان ظل سبحانی
خلیفتہ الرحمانی علیحضرت قدر قدرت آصفجاہ
مظفر الممالک مظفر الدولہ نظام الملک نظام الدولہ
میر محبوب علیخان بہادر۔ جی۔ سی
ایس۔ آئی۔ و جی۔ سی۔ بی۔ خلد اللہ ملکہ و دولتہ
و ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ کی عہد معدلت مہد کی چند
بیش بہا نعمتون کا ذکر کرکے خدائے عزوجل
کی رحمت کاملہ کا شکریہ ادا کرین کہ ہم کو
ایسا نیک سیرت رعایا پرور پادشاہ کرامت

جو شجرہ ذیل سے بخوبی ظاہر ہوگا۔

میرے جدِّ اعلیٰ

رائے خوب چند	ملازمت و تقرب نواب تیغ جنگ شمس الامرا بہادر سے مفخر و ممتاز تھے

اون کے فرزند

رائے سروپ چند	بعہد نواب فخرالدین خان شمس الامرا امیر کبیر اول اپنے آبائی خدمت سے سرفراز رہے۔

اون کے فرزند

رائے نبسی دہرداس	بزمانہ نواب عمدۃ الملک مرحوم امیر کبیر دوم خاص تقرب کا اعزاز رکھتے تھے۔

ہر طرح سے ہم رعایائے دکن کے حق مین رحمت
و برکت کا زمانہ ہے۔

خدایا برحمت نظر کردہ
که این سایه بر ملک گستردہ

اللہ جلشانہ اس پادشاہ عادل کو تا قیام شمس و قمر
قایم و برقرار رکھے اور اسکے دوست شاد و دشمن
برباد ہون آمین یا رب العالمین۔

سبب تالیف کتاب

مجھکو جو تعلق خانہ زادی اور فدویت کا سرکار
نواب سر آسمانجاہ مرحوم و مغفور سے تہا اوس سے
اکثر ناظرین واقف ہون گے یہ کوئی جدید تعلق
نہین ہے بلکہ پانچ پشت سے مین اور میرے
بزرگ اس سرکار کے نمک خوار رہتے آئے

کی طرح میرے سر پر ٹوٹ پڑا تہا مقابلہ کر سکتا
لیکن مین اپنے آقائے ولی نعمت مرحوم و مغفور نواب
سر آسمان جاہ کا شکریہ کسیطرح ادا نہین کر سکتا ۔

اگر ہر موی من گردد زبانے ٭ ز او رانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکرش سفتن ٭ سر موے ز احسانیش گفتن

کہ باوجود اکثر لوگون کی سخت مخالفت کے مجھ پر مربیانہ
و پدرانہ شفقت مبذول فرمائے اور جملہ خدمات
متعلقہ سرکار پائیگاہ جو والد مرحوم کے متعلق تہین باوجود
صغر سنی اور کم لیاقتی کے مجہکو سرفراز فرمایا
اور ہر دم و ہر لحظہ مجہی اپنے سلسلہ تعلیم کو
جاری رکہنے کی ہدایت فرمایا کرتے تہے جسکی
وجہ سے مین کچہ عرصہ تک سلسلہ درس و
تدریس جاری رکھ سکا ورنہ زمانہ کی نامساعدت

اون کے نواسے

راے تلجا پرشاد جو اس ناچیز کے والد تھے

خاص مورد عنایات عمدۃ الملک

مرحوم و آسمانجاہ مرحوم و مغفور

کے تھے ۔

اس آبائی ملازمت کے لحاظ سے گویا مین اور میرا
تمام خاندان ساختہ و پرداختہ اس سرکار کا ہے
جسوقت میرے والد کا انتقال ہوا میری عمر
(۱۶) سال کی تھی اور مین مدرسۂ عالیہ کے
سول سروس کلاس مین تعلیم پاتا تھا میرے
لئے یہہ سخت دشواری کا زمانہ تھا نہ میری
سر پر کوئی بزرگ تھا جو سرپرستی کرتا نہ مجھہ مین
اسقدر تجربہ کہ اس ناگہانی حادثہ کا جو قیامت صغریٰ

اس قدر بھروسہ نہ تہا کہ اس کار عظیم کو جو ایک
لایق و فایق مصنف کا کام ہے انجام دیسکون گا
کچھہ تو اپنی کم استعدادی اور کچھہ علالت مزاج
کے باعث کئی سال تک یہہ خیال میرے دل ہی
مین رہا بالآخر مین نے ڈرتے ڈرتے اپنے معزز
احباب رائے بالمکند صاحب منصرم ناظم
فوجداری بلدہ و رائے جگت نراین صاحب
سے ایک روز اس کا ذکر کیا دونون صاحبون
کا مین بہت مشکور ہون کہ اونہون نے مجھے
ہمت دلائی اور ایک زبان ہو کر فرمایا
کہ چاہے کیسے ہی دشواریان پیش آئین
ضرور اس فرض کو ادا کرنا چاہیئے اور نواب
صاحب مرحوم مغفور کی بندہ نوازیون

سے نے جو صدمۂ عظیم میرے سر پر اس کم سنی کی
حالت مین ڈالا تہا اس سے ہر طرح کی خرابیون
کے پیدا ہونے کا اندیشہ تہا ہوش سنبہالنے
کے بعد جب مین ہر وقت نواب صاحب مرحوم
ومغفور کی خدمت مین حاضر رہنے لگا تو اون مراحم
و الطاف مین اور بھی زیادتی ہوئی اگر اس
بندہ پروری کے حالات پورے پورے لکھے
جاوین تو اور ایک کتاب بنجائے۔ المختصر
نواب صاحب مرحوم ومغفور کے انتقال کے بعد
سے مجھے ہر وقت اس بات کی دہن رہا کرتی تہی
کہ اپنے آقائے ولی نعمت کی ایک مکمل لائف لکھون
لیکن یہہ خیال مین ہمیشہ اپنے دل مین رکہتا تھا
زبان پر نہین لاتا تہا کیونکہ مجھی اپنے تجربہ ولیاقت پر

ہونے کی نوبت ہنین آئی تھی اگر وہ سفر نامہ
بھی اس سوانح عمری کے ساتھہ شائع ہو جائے
تو اسکی قدر وخوبی دہ چند ہو جائیگی چنانچہ
اس خیال کے پیدا ہوتے ہی مین اپنے معزز
دوست مولوی سید مرتضی صاحب کی خدمت
مین پہونچا جن کے پاس مسودۂ روزنامچہ اماناً
رکھا ہوا تہا مین مولوی صاحب موصوف
کا کمال ممنون ہون کہ صاحب موصوف نے
میرا خیال سنتے ہی مسودۂ مذکور بطیب خاطر
مجھے عنایت فرمایا جو مین نے حرف بحرف
اس کتاب کے حصۂ دوم مین شائع کر دیا ہے
ناظرین کتاب کو اس سفر نامہ سے بھی علاوہ
سیر یورپ کے اور بہت سے حالات

اور پدرانہ شفقتون کا کچھہ شکریہ اگر ادا ہوسکتاہی
تو اسی ذریعہ سے۔ یہہ سُنتے ہی مین نے اس
بھاری بوجھہ کو اوٹھانے کا مصمم قصد
کر لیا اور فوراً کام شروع کر دیا اور چار پانچ
مہینے کے لگاتار کوشش و محنت مین جسقدر
حالات نواب صاحب مرحوم و مغفور کے
دریافت ہوسکے فراہم کر کے اپنی ٹوٹی پھوٹی
زبان مین لکھہ کر ناظرین کے سامنے پیش
کر دئے۔ جس زمانہ مین مین سوانح عمری
لکھہ رہا تہا مجھے خیال پیدا ہوا کہ نواب صاحب
مرحوم و مغفور نے اپنے سفر ولایت یورپ کا
روزنامچہ اپنے دست مبارک سے مرتب
فرمایا تہا۔ لیکن بعض وجوہ سے اسکے طبع و شائع

بہادر دام اقبالہ اور اپنے معزز دوست فال
بہادر صاحب کا بھی بدل مشکور ہون کہ جب
مین نے سوانح عمری کا مسودہ اون صاحبون
کی خدمت مین بغرض اصلاح پیش کیا تو اوسپر
نظر ثانی کی تکلیف گوارا فرمائے مین مولوی
سجاد علی صاحب نائب معتمد مجلس انتظامی
پائیگاہ کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا
کہ صاحب موصوف نے کاپی و پروف کی
صحت اور کتاب کی چھپائی مین بڑی قیمتی مدد
دی آخر مین مسٹر دوسا بھائی صاحب
پرایویٹ سکرٹری پائیگاہ کا بھی تہ دل سے
شکریہ ادا کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون
کیونکہ صاحب ممدوح نے اپنے اوپر تکلیف گوارا

نواب صاحب مرحوم ومغفور کے معلوم ہوسکتے
ہین۔ یہہ کتاب دو حصون پر مشتمل ہے حصۂ اول
مین نواب صاحب مرحوم ومغفور کی مکمل
سوانح عمری ہے جو مین نے اپنی بساط کے
موافق معتبر ذرائع سے حالات دریافت
کرکے بے کم وکاست لکھے ہین اور حصۂ
دوم مین نواب صاحب مغفور کا لکھا ہوا سفرنامہ
یورپ ہے۔

شکریہ
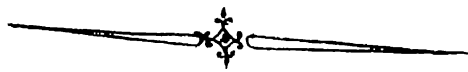
مین اپنے کرمفرما واستاد شفیق جناب
مولوی محمد کامل صاحب اوستاد واتالیق نواب
صاحب قبلہ نواب محمد معین الدین خان

عالیجناب نواب امیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر مرحوم و مغفور

مراسلۂ دفتر پرائیویٹ سکرٹری واقع ۲۲ ماہ شہریور ۱۳۱۲ ف

نشان
۱۶۳

منجانب دوسابہائی نوشیروانجی پرائیویٹ سکرٹری

خدمت تیجراسئے جیو مہتمم خزانہ متفرقات سرکار پائیگاہ

مقدمہ

ترتیب و طبع کتاب سوانح عمری

سرکار مرحوم و مغفور

آپ جو مسودہ کتاب سوانح عمری نواب صاحب مرحوم و مغفور واسطے ملاحظہ حضرتہ پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ دام ظلہا کے لائے تھے مین نے بھی اوس کے طبع کے متعلق عرض کیا تھا

فرماکر اس سوانح عمری کے شایع کرنے کی منظوری جناب حضرتہ پادشاهزادی بیگم صاحبہ قبلہ کی پیشگاہ سے حاصل کرکے میری محنت و جانفشانی کو ٹھکانے لگایا چنانچہ نقل مراسلہ دفتر پرویٹ سکرٹری جسکے ذریعے سے اجازت طبع کتاب صادر ہوئی ہے درج ذیل ہے۔

نقل مراسلہ دفتر پرویٹ سکرٹری

بھیجتا ہون آپ اپنی خاص نگرانی مین صحت کے ساتھہ
اسکی چھپائی کا انتظام و بند وبست فرمائی مین بہی آپکی
اس محنت و جانفشانی پر اور نیز اوس دلچسپی پر جو آپنے
اس کام مین لیا ہے بہت خوشی کے ساتھہ مبارکباد دیتا ہون
ف۲ - مین نے آپ سے کہا تہا کہ اور بھی مواد قابل
اندراج یعنے انگریزی تحریرات وغیرہ جو دفتر پرائیوٹ
سکرٹری مین موجود ہے اور جسکے اندراج سے کتاب کو
دوبالا رونق ہوگی وہ بھی دیتا ہون حسب بھجول اجازت
حضرت ممدوحہ بست قطعہ اصل کا غذات انگریزی اُسکے
ساتھہ مرسل ہین ولایت کے سفر کے محل وموقع پر اونکا
ترجمہ شریک کرنا آپ مناسب سمجھین گے فقط

شرحد دستخط

دوسابھائی

ارشاد ہوا کہ چونکہ مین سفر و حضر مین مرحوم
مغفور کے ہمیشہ ہمراہ رکاب رہا کرتا تھا
اپنے معلومات و واقفیت و ذمہ داری
سے اس کتاب کی صحت و ترمیم مین مدد
دون مین نے جہان تک اس کتاب کو دیکھا
بیشک آپ نے بہت بڑی محنت و جانفشانی
کے ساتھ اس ذخیرہ کو جمع کیا ہے اور حضرت
ممدوحہ نے آپ کی اس محنت کو قدر
کی نظر سے ملاحظہ فرما کر اجازت طبع کرانیکی
دی ہے اس کتاب کو مین نے اپنے معلومات
کے لحاظ سے جہان جہان ترمیم و اصلاح
مناسب و ضروری سمجھا درست کر دیا ہے
اور بذریعۂ اس تحریر کے آپ کے پاس

پیدایش و حالات خاندانی

آپکا نام نامی و اسم گرامی محمد مظہر الدینخان بہادر اور خطاب رفعت
جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر
آسمان جاہ بہادر تہا۔ آپکا سال تولد ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ ہجری ہے۔
آپ نواب سلطان الدین خان بہادر سبقت جنگ بشیر الملک
مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے اور نواب محمد فخر الدین

التماس مصنف
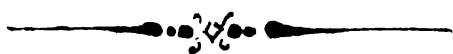
اخیرمین ناظرین سے اس امر کی امید رکہتا ہون کہ اس اہم کام مین جو میری لیاقت و تحریر سے بہت زیادہ اور میری سعی کا پہلا نتیجہ ہے اور جسکو مین نے اپنے استعداد و حوصلہ کے موافق بے ربط و پریشان عبارت مین مرتب کر کے آپ صاحبون کے روبرو پیش کیا ہے اگر کوئی سہو و خطا جس سے مقتضائے بشریت بچنا ممکن نہین نظر آئے تو اوسکو بچشم عفو ملاحظہ فرماوینگے فقط

نیاز پیرائے
تیجرائے

اور اپنے مشوروں مین شریک کرنے لگے ۔

شیخ محمد ابو الخیر خان کے قیمتی مشوروں کی وجہ سے نظام الملک بہادر
ان کے بہت گرویدہ ہوے اور روز بروز انکی رفاقت بڑہتی گئی ۔
اور نظام الملک بہادر کے دل مین انکی جگہہ زیادہ ہوتی گئی یہان تک
کہ نظام الملک بہادر کی سفارش سے شیخ محمد ابو الخیر خان کو دربار دہلی سے
خطاب خانی و بہادری ۔ دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادونکی سپہ سالاری
مرحمت ہوئی ۔

نظام الملک بہادر نے دکن پہونچکر ابو الخیر خان کو مالوہ کا نائب صوبہ
اور منڈوکا موجدار مقرر کیا اور کچہہ دنون کے بعد چار ہزار سوار
اور دو ہزار پیادون کی کمان ان کے سپرد کرنے کے علاوہ نوبت
و نقارہ سے سرفرازی بخشی سنہ ۱۷۴۸ء مطابق سنہ ۱۱۶۲ھ مین جب
غفران مآب نظام الملک بہادر نے ابو الخیر خان بہادر کو باپو نایک
ایک مرہٹہ سردار کے مقابلہ مین روانہ کیا تو اسوقت بہادر معزز نے

شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر مرحوم کے بزرگ یہ ہیں

اس خاندان کے مورث اعلا حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج

رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حضرت امیر المومنین شیخ عمر فاروق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم کی اولاد سے تھے۔

شاہان مغلیہ کے زمانہ مین یہ خاندان ہیر پور علاقہ خیرآباد ملک اودہ مین آکر

آباد ہوا تہا۔ اور پہر آگرہ کے قریب شکوہ آباد نامی ایک بستی مین چلا گیا۔

حضرت خلد آشیان اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ دہلی کے زمانہ مین اس

خاندان مین دیوان شیخ محمد بہاوالدین تعلقہ شکوہ آباد کی صدارت کے

عہدہ پر ممتاز و سرفراز تھے اون کے صاحبزادہ شیخ محمد ابوالخیر خان مقام

شادی آباد منڈو مین جو مالوہ مین واقع ہے سکونت پذیر تھے اور دربار دہلی

سے منصب پاتے تہے۔

جسوقت نظام الملک بہادر صوبہ دار مالوہ ہوے شیخ محمد ابوالخیر خان

سے ملاقات کر کے بہت خوشنود ہوے اونکو اپنی رفاقت مین جگہ دی

حیات مین منصب اور خطاب خانی اور بہادری سے ممتاز ہوچکے تھے۔

ابوالفتح خان تیغ جنگ بہادر

ابوالخیر خان شمشیر بہادر کے انتقال کے بعد جب نواب نظام علیخان بہادر ۱۱۹۰ھ مین برہان پور تشریف فرما ہوے اوسوقت نواب ابوالفتح خان بہادر کو بلحاظ وفاداری پدر بہادر معز بنظر قدر دانوازی محمد ابوالفتح خان تیغ جنگ بہادر کے خطاب موروثی سے معزز و ممتاز فرمایا۔

ابوالفتح خان تیغ جنگ بہادر نے بہت جلد نواب نظام علیخان بہادر کے مزاج مین رسوخ اور درخور حاصل کرلیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نواب رکن الدولہ وزیر دکن کے قتل کے بعد ان کے منصب مین حضور نظام علیخان بہادر نے بہت کچھ اضافہ فرمایا پانچہزار سوار اور تین ہزار سوارونکی کمان انکے سپرد ہوئی۔ نشان۔ علم۔ پالکی۔ نالکی۔ نوبت۔ نقارہ۔ روشن چوکی اور خطاب شمس الدولہ سے معزز و ممتاز ہوے

بکمال شجاعت و مردانگی مقابلہ کرکے نایک مذکور کو ہزیمت فاش
دی۔ اسکے بعد ابو الخیر خان بہادر بگلانہ کے فوجدار اور خاندیس
کے نائب صوبہ مقرر ہوے۔ ۱۱۶۳ھ مین نواب ناصر جنگ شہید
کے عہد مین آپ خطاب شمشیر بہادر سے ممتاز اور اورنگ آباد
کے نائب صوبہ داری کے منصب پر سرفراز ہوے۔
نواب صلابت جنگ امیر الممالک خلد مکان کے عہد مین آپ
پالکی و ماہی مراتب و خطاب امام جنگ اور دوسرے اعزاز مع
سپہ سالاری پانچہزار پیدل اور چار ہزار سوار سے سرفراز ہوے
۱۷۵۲ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ مین ابو الخیر خان بہادر کا
انتقال ہوا اور برہان پور مین دفن ہوے۔ آپ کے دو صاحبزادے
تھے ایک ابو البرکات خان بہادر الملقب بہ امام جنگ محمد بہادر آنجہانی
دوم جو باپ کے حیات ہی مین بمقام برہانپور انتقال فرما چکے تھے
اور دوسرے محمد ابو الفتح خان بہادر شمس الملک جو باپ ہی کے

اور خطاب شمس الملک و شمس الامراسے سرفراز ہوے - تیغ جنگ

شمس الامرابہادر کی نشست دیوان خاص مین ہوتی تہی - ان کے

ماتحتین جسقدر افسر اور عہدہ دار تھے اون پر کامل اعتماد اور اعتبار

کیا جاتا تہا - یہ لوگ بہی حضور نظام کے قدمون تک بلا روک ٹوک

جا سکتے تھے - تیغ جنگ شمس الامرابہادر بڑے قوی ہیکل جوان زبردست

اور بڑی ہمت و بہادری کے آدمی تھے - جو زرہ بکتر وہ در بر کیا کرتے تھے

ابہی تک اس خاندان مین بطور یادگار چلا آتا ہے - انکا انتقال ۱۷۸۶ء

مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۰۰ھ کو حیدرآباد مین ہوا اور حضرت

سید حسن برہنہ شاہ قدس سرہ کی درگاہ مین اپنے خاص مقبرہ مین

دفن ہوے -

محمد فخرالدین خان بہادر شمس الامرا ثانی امیر کبیر اول

ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر کے انتقال کے وقت اگرچہ اون کے

صاحبزادے محمد فخرالدین خان صغیر سن تھے - تاہم تمام خطابات اور

انکی وفاداری اور جان نثاری ضرب المثل تھی۔ نواب نظام علیخان بہادر کے دل مین انکا اسقدر اعتبار اور اعتماد تھا کہ اُنہون نے اپنی سلطنت کے اکثر اہم امور اہنین کے اعتبار و بھروسہ پر چھوڑ دئے تھے اگرچہ نواب نظام علیخان بہادر نے بارہا یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ کو منصب جلیلہ وزارت سے سرفراز فرماوین لیکن آپکو ہمیشہ اوس کے قبول کرنیسے انکار رہا۔ اور یہ عذر پیش کرتے رہے کہ مین بجائے ملکی خدمات کے فوجی خدمات کے لئے زیادہ مناسب و موزون ہُون۔ آپکی روش ہمیشہ سپاہیانہ رہی۔ آپ سپاہی دوست نُجبا و شرفا پرور تھے۔ حضور نظام علیخان بہادر نے پائیگاہ یا باڈی گارڈ کے دس ہزار فوج اور باقاعدہ کے چار ہزار فوج کی کمان پر آپکو مقرر فرمایا۔ اور اوسکے اخراجات کے لئے ۱۷۹۵ء م ۱۲۰۹ھ مین باون لاکھہ روپیہ سالانہ کی جاگیر آپکو عطا ہوئی جو جاگیرات پائیگاہ سے موسوم ہے اور ابتک اسی خاندان مین بغرض نگہداشت فوج پائیگاہ چلے آتی ہے۔

جنکے نام یہ ہین۔ شمس الہندسہ۔ ستہ شمسیہ۔ رسالہ کرۃ الارض۔ رسالہ جغرافیہ۔ اور رسالہ کیمیا وغیرہ آپنے کئی ایک سائنٹفک کتابون کے ترجمے بہی زبان انگریزی اور یورپ کے دوسری زبانون سے فارسی اور اردو مین کئے تھے۔

آپ کے محل مین ابتک بہی کیمیاوی تجربات کے آلات موجود ہین جو انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک سے بصرف زرکثیر منگوائے گئے تہے ان آلات کو آپنے نمایش کے طور پر نہین منگوایا تہا بلکہ ہر ایک آلہ کو خود استعمال کرنیکی لیاقت وقابلیت رکہتے تھے آپ کی تعمیر کردہ عمارت موسوم بہ جہان نما۔ اُس زمانہ مین واقعی اسم بامسمیٰ تہی دور دور سے شایقین اُسکو دیکہنے کی غرض سے آتے تھے اور یورپ تک اس مکان کی شہرت تہی اُس زمانہ مین حیدرآباد مین اس کی مثل کوئی ایسی عالیشان سجی ہوئی عمارت نہ تہی۔

اعزاز موروثی حضور نظام علیخان بہادر نے آپکو بخش دئے۔ اور ۱۷۹۹ء مطابق ۱۲۱۵ھ مین اپنی صاحبزادی بشیر النسا بیگم صاحبہ سے آپکی شادی کردی۔ اور خاص نوازشات وعنایات شاہی آپ کے حال پر مبذول فرمائین یہ اعزاز ایسا عطا ہوا کہ جسکی بدولت آپ گویا خاندان شاہی سے وابستہ ہوگئے۔

جو جو عنایات و نوازشات غفران مآب نواب نظام علیخان بہادر نے اپنے دور مین مبذول فرمائین تہین وہی نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل و نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل کے عہد مین بہی جاری رہین۔ بلکہ اور زیادتی عمل مین آئی اور نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد مین آپ خطاب امیر کبیر سے ممتاز فرمائے گئے۔ فخر الدین خان امیر کبیر بہادر نہایت ذکی الطبع علم دوست تھے آپکو علوم حکمت و ریاضی مین بڑا دخل تہا۔ جر ثقیل اور فن عمارت مین کمال رکھتے تھے آپ کی تصنیفات سے چند کتابین مشہور رہین

مستعفی ہو گئے لیکن اہم امور ریاست مین ہمیشہ اپنے قیمتی مشورونسے
حضرت بندگانعالی کو مدد دیتے رہے ہے تعلیم سے بھی آپ کو اسقدر
دلچسپی تہی کہ حیدر آباد مین آپ ہی نے پہلا مدرسہ اپنی دیوڑہی
مین قایم فرمایا جو اتبک جاری ہے اور جس کا نام بہی آپ ہی کے
نام نامی کے ساتہہ منسوب یعنی مدرسہ فخریہ کہلاتا ہے
جس مین فارسی و عربی و ریاضی کی تعلیم ہوتی ہے۔
آپ نے اپنے خاص ملازمین سے چند طالب العلمون کو انگریزی
ڈاکٹرون کے ذریعہ سے فن طبابت انگریزی کی تعلیم دلائی جس سے
وہ لوگ فن مذکور مین لایق و فایق ہوکر حیدرآباد کے مشہور اطبا ہے
ہوے انہین مین سے ڈاکٹر محمد اشرف صاحب پدر نواب لقمان الدولہ
بہادر حال اسسٹانٹ سرجن حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
و ڈاکٹر محمد فیض اللہ خان صاحب فضل الحکما رجو نواب عمدۃ الملک
بہادر امیرکبیر و نواب افضل الدولہ بہادر کے بہی معالج رہے ہین تھے

آپکو تعمیرات وغیرہ مین اسقدر دخل تہا کہ نواب افضل الدولہ مغفرت مکان نے جو محلات اپنے عہد مین تعمیر کرائے وہ آپ ہی کے زیر اہتمام ونگرانی تیار ہوے جن کے نام افضل محل ومہتاب محل وآفتاب محل وغیرہ رکہے گئے اور جو حیدرآباد مین بے نظیر ہین اور تمام حضوری محلات اور دیوڑہیون مین اس شان کی کوئی عمارت نہین ہے۔ حیدرآباد مین مغربی طرز پر فوج کی آراستگی وقواعد وغیرہ آپ ہی کی ایجاد ہے۔ حیدرآباد مین سڑک کی ابتدا آپ ہی نے کی برابر اپنے دولتخانۂ مبارک سے باغ جہان نما تک بگی مین جانے کے لئے۔ سڑک تیار کرائی اسکے قبل حیدرآباد مین کہین سڑک نہ تہی

نواب ناصرالدولہ بہادر غفران منزل کے عہد مین آپ نے چہہ ماہ تک امور وزارت کو بہی حسب خواہش حضور پرنور انجام دیا تہا اور بعد بوجہ کبر سنی وضیعفی اوس خدمت سے

بشیرالدولہ بہادر۔

(۳) نواب محمد بدرالدینخان معظم الملک بہادر سنے (سنہ ۱۲۹۵ھ) مین داعی اجل کو لبیک کہا۔ باقی دو صاحبزادہ جو بعد اون کے زندہ رہے اون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب محمد رفیع الدین خان بہادر۔ (۲) نواب محمد رشید الدینخان بہادر

سنہ ۱۸۶۲ع مطابق سنہ ۱۲۷۹ھ مین نواب محمد فخر الدینخان بہادر کا انتقال ہوا۔ اور نواب محمد رفیع الدین خان بہادر اون کے جانشین اور خطاب موروثی یعنے شمس الدولہ شمس الامرا امیر کبیر سے سرفراز و ممتاز ہوے

نواب محمد رفیع الدین خان بہادر

نواب محمد رفیع الدین خان بہادر بہی مثل اپنے پدر بزرگوار کے علم دوست شرفا پرور تھے۔ آپ خاندانی لحاظ سے خاص نواسے نواب نظام علیخان بہادر کے تھے اسلئے آپکا خاص طور پر اعزاز برٹش گورنمنٹ اور سرکار نظام مین تہا

نواب فخر الدین خان امیر کبیر بہادر کے پانچ فرزند اور دو صاحبزادیان تہین تین صاحبزادے جن کے نام درج ذیل ہین نواب صاحب ممدوح کے حیات ہی مین انتقال فرما چکے تہی

(۱) نواب فرید الدینخان بہادر سنہ ۱۲۱۷ھ مین پیدا ہوسے اور سنہ ۱۲۳۱ھ مین بعمر ۱۴ سال عین عنفوان شباب مین فوت ہوسے۔

(۲) نواب سلطان الدینخان سبقت جنگ بشیر الملک بہادر جو سنہ ۱۸۱۲ع مطابق سنہ ۱۲۲۹ھ مین پیدا ہوسے اور سنہ ۱۸۴۹ع موافق سنہ ۱۲۶۶ھ مین داغ مفارقت ابدی دیگئے آپ کی شادی سنہ ۱۸۴۸ع مین سلطانی بیگم صاحبہ ہمشیرۂ نواب ناصر الدولہ بہادر صاحبزادی سکندر جاہ بہادر سے ہوئی آپ نے جسوقت رحلت فرمائے آپکا سن شریف ۳۱ سال کا تہا آپ اسقدر حسین و صاحب جمال تھے کہ جس کا نظیر مرا مین نہ تہا۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک نواب محمد وزیر الدین خان محتشم الدولہ دوسرے نواب محمد منظہر الدینخان

سالارجنگ مرحوم سے معذرت نامہ لکھوا کر حضور رمین داخل کرایا
جس سے سالار جنگ مرحوم اور نواب افضل الدولہ بہادر
مین از سر نو صفائی ہوگئی اور حضور پر نور کی خاطر اقدس مین اپنے
وزیر کی جانب سے کوئی ملال باقی نر ہا۔ اس کے بعد حضور پر نور نے
عیدالفطر کے دربار مین سالار جنگ مرحوم کی بڑی عزت افزائی
فرمائی اور پانچ پارچہ کا خلعت قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا
دربار عام مین عطا فرمایا اوس وقت حیدرآباد کے رزیڈنٹ
سر جارج یول صاحب تھے۔ آپ بڑے مخیر و شرفا پرور تھے آپکی
داد و دہش ایسی پوشیدہ ہوتی تہی کہ جس کو آپ دیتے تھو
دوسرے کو خبر نہین ہوتی تہی۔ آپ نے اپنے زمانہ حکومت
مین نہ کوئی عمارت تعمیر کی اور نہ دوسرے اخراجات کئے
صرف نگہداشت فوج و ملازمین کے سوا اگر آپ کے زمانہ مین
دیکھا جائے تو کچھہ دوسرا خرچ نہین ہے لیتہ لکھوکہا روپیہ سالانہ

نواب ناصر الدولہ بہادر وافضل الدولہ بہادر کی خاص توجہہ
آپکے حال پر مبذول تہی - جسوقت سر سالار جنگ مختار الملک
مرحوم اور افضل الدولہ بہادر حضور نظام مین کشیدگی خاطر
پیدا ہوئی اور وہ کشیدگی اس حد تک پہونچی کہ نواب مختار الملک
مرحوم اپنی خدمت سے استعفا پیش کرنے پر مجبور ہوے تو
حضور نظام کا رجحان اس امر پر ہوا کہ نواب صاحب مرحوم
اس عہدۂ جلیلہ کو اپنے ذمہ لین - لیکن چونکہ نواب صاحب
مرحوم اس امر سے پورے واقف تھے کہ سالار جنگ مرحوم
جفاکش وکارگزار وزیر ہین اور سرکار نظام و برٹش گورنمنٹ
کے خیر خواہ ہین آپنے اونکی علٰحدگی کسیطرح پسند نہین فرمائی
اور درمیان مین پڑکر بمشورۂ رزیڈنٹ صاحب سر سالار جنگ
مرحوم کے استقلال مین بڑی کوشش کی - اور خاص اعلٰحضرت
بندگانعالی سے اس امر مین بہت کچہہ عرض معروض کرنیکے بعد

کی کم سنی کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کو بہ یں طرز سے انتظام
کی ضرورت محسوس ہوئی اُسوقت نواب ویسرائے بہادر
گورنر جنرل ہندوستان نے بمشورۂ کونسل خود نواب صاحب
ممدوح کو نائب حضور و کو ریجنٹ مقرر فرمایا اور سر سالار جنگ
اول کو جو اوسوقت منصب مدار المہامی پر سرفراز تھے
ہدایت ہوئی کہ آپ کے مشورہ و اتفاق سے امور ات
ریاست کو انجام دیں - آپ نے اپنی زندگی تک اس
اہم فرض کو اس خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ گورنمنٹ
آف انڈیا تک خوشنود و ممنون رہی آپ کے
بیٹے نواب رفیع الدین خان عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر
ثانی کے کوئی اولاد نہ تھی - آپ نے اپنے خاص بھتیجوں
(نواب وزیر الدینخان) و (نواب محمد مظہر الدین خان) کو
جو (نواب محمد سلطان الدین خان) کے بیٹے تھے - مثل اپنے

صرف خیرات وغربا پروری مین صرف ہوتا تہا۔ آپ کے
قوے بالکل نحیف تھے اور غذا بہت ہی قلیل مقدار۔ اوایل
عمر مین آپ بہت قوی اور تنومند تھے لیکن مشہور ہے کہ ایک
وقت آپکو ہیضہ کی شکایت ہوگئی تھی جب سے آپ نے
بالکل کہانے مین احتیاط اختیار فرمایا تہا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپ
بالکل ضعیف القویٰ ہوگئے تھے آپ پر انگریزی گورنمنٹ کا
اسقدر اعتبار و اعتماد تہا کہ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کے صغر سنی کے زمانہ مین بالکل آپ ہی کی تجویز و مشورہ پر
سالارجنگ بہادر کی حکمت عملی منحصر تھی اور آپ بہی ایسے خیرخواہ
دولت آصفیہ تھے کہ سر سالارجنگ بہادر کی ہر عمدہ تجویز و
تحریک کی منظوری و امداد مین کبہی دریغ نہین فرماتے تھے
جب ۱۲۶۹ء مطابق ۱۲۸۵ہ مین نواب افضل الدولہ بہادر آصفجاہ
خامس کا انتقال ہوا۔ اور اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

کہ اپنے نور نظر و لخت جگر کی تعلیم و تربیت کس طرح فرمائی ہوگی
نواب محمد قطب الدین خان بشیر الدولہ سمرآسمان جاہ بہادر
کی عمر جسوقت آپکے والد نواب سلطان الدین خان بشیر الملک
کا انتقال ہوا پانچ چہہ سال کی تھی۔ اسوجہ سے آپ کی پرورش
و پرداخت وغیرہ تا سن بلوغ شاہزادی صاحبہ یعنے
نواب بشیر النسا بیگم صاحبہ محل نواب فخر الدین خان مرحوم نے
کی جو خاص آپکی دادی تہین۔ ہر وقت اپنے پاس رکہتی تہین
اور نہایت ناز و نعم سے آپنے پرورش فرمایا اور بعد بلوغ
آپکی تعلیم و تربیت زیر نگرانی آپکے عم بزرگوار یعنی رفیع الدین خان
نواب عمدۃ الملک بہادر کے ہوئی آپ کی فارسی و عربی و علوم
ریاضیہ کی نہایت عمدہ طرح پر تعلیم ہوئی اور سخت اہتمام تہا
کیونکہ آپکے عم بزرگوار و جد امجد نہایت علم دوست
اور خود ہر ایک علم مین لایق و عالم تہے آپ کی بسم اللہ

فرزندون سے کے پرورش فرمایا اور اون کی تعلیم و تربیت
وپرداخت مین وہی دلچسپی آپکو تھی جو ہر شخص کو اپنے خاص
فرزندون کی پرورش مین ہوتی ہے۔ آپ اپنے برادرزادونکو
صلبی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے۔ اور اُن کے ہر ایک
امور کی پرداخت ونگہداشت بحیثیت شاق والفت بے اندازہ
فرماتے تھے اور دونون کو اپنی آنکھون کا نور اور لخت دل وجگر
تصور فرماتے تھے اور ہمیشہ انکی فلاح وبہبود وتعلیم وتربیت
مین کوشان رہتے تھے کیون نہو یہہ دونون آپ کے عزیز برادر
کی زندہ تصویر تھے ایک قوت وطاقت مین ہموزن
پدربزرگوار تو دوسرا شباہت ووجاہت واخلاق
وترحم مین لاثانی۔ چونکہ آپ خودمثل اپنے پدربزرگوار نواب
فخرالدین خان مرحوم کے علم دوست وعلوم ریاضی وحکمت
وفلسفی کے پورے عالم وماہر تھے۔ ناظرین غور فرماسکتے ہین

امرا مر ریاست کی مہمات سے واقف ہون۔ اور آیندہ
چلکو ملک کے لئے بکار آمد ثابت ہون ۔ لیکن نواب
محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ سر آسمانجاہ بہادر
کو منجملہ اُن چہار خدمات کے ایک صدر المہامی قبول کرنیکی
تحریک کرنے سے پہلے سالار جنگ مرحوم کو اس امر کا اندیشہ تھا
کہ شاید نواب صاحب معز بوجہ اپنی عظمت و رتبہ کے جو اونکو
خاندانی لحاظ سے حاصل ہے اس خدمت کو قبول کرنے سے
انکار فرماوینگے اور آپ کے عم بزرگوار یعنی نواب رفیع الدینخان
عمدۃ الملک مرحوم بھی شاید اسکو ناپسند فرما دین ۔ لیکن جسوقت
یہ امر نواب صاحب کے ذہن نشین کیا گیا کہ ایسی سترگ اور
ذمہ داری کی خدمت پر جیسی کہ صدر المہامی عدالت سے ہے
آپ سے ہی رتبہ و منزلت کا شخص ضرور ہے جس سے
عہدۂ مذکورہ کو رونق و عزت ہو تو آپ اپنے تمام ذاتی

اور ختنہ کی شادی بڑی دہوم دہام اور تزک و احتشام سے
بماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۱ ہجری و شادی ختنہ بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۵
ہوئی۔

سنہ ۱۸۶۹ء مطابق سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین جب نواب افضل الدولہ غفران مکان
کا انتقال ہوا اور حسب رائے وصوابدید نواب ویسرائے بہادر
کو ریجنٹی و خدمت نیابت حضور پرنور بندگانعالی پر نواب
رفیع الدین خان عمدۃ الملک بہادر کا تقرر ہوا۔ تو اوسی انتظام
کے ضمن مین یہہ قرار پایا کہ چار صدر المہام یعنے وزراکا بھی
تقرر کیا جائے جو ہر ایک صیغہ کو اپنی زیر نگرانی رکھکر ماتحت
وزیر اعظم سرکار عالی امور ریاست کو انجام دین۔
ایک صدر المہام عدالت۔ ایک صدر المہام مال۔
ایک صدر المہام کوتوالی۔ ایک صدر المہام متفرقات
اور اس تقرر سے یہ غرض تہی کہ حیدر آباد کے نوجوان ہونہار

اس قسم کا تکلف وجشن کبھی نہ ہوا ہوگا۔ ادہرسے آپ کے
عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدین خان مرحوم نے اپنی دلی آرزو
نکالنے مین کوئی کسر نہ اوٹہار کہی اورمنجانب حضورپرنور بندگانعالی
مختار الملک مدار المہام سرکار عالی کا اہتمام تہا۔ تمام عمایدین امرا
ومعززین شہرکو تورے وجوڑے تقسیم ہوے لکوکہا روپیہ طرفین سے
صرف ہوا۔ مختار الملک بہادر مدار المہام سرکار عالی اور
مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار و نواب رشید الدینخان وقار الامرا بہادر
وصاحبزادی صاحبہ قبلہ مہر النسا بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب رفیع الدینخان
عمدۃ الملک بہادر کے جانب سے مختلف تاریخون مین بڑے
تزک و احتشام سے منجے داخل ہوے اور صدہا دوشالے
وجوڑے تقسیم ہوے۔ بتاریخ ۱۶ ہ شعبان ۱۲۸۶ھ روزیکشنبہ
نواب محمد رفیع الدینخان عمدۃ الملک بہادر نے مع نواب
وقار الامرا بہادر و نواب محتشم الدولہ و نواب خورشید جاہ

مرتبہ وعظمت کا خیال ترک کرکے اپنے مالک و ملک کی خدمات بجالانے کے لئے مستعد ہوگئے۔ لیکن آپ نے سر سالار جنگ مختار الملک مرحوم مدار المہام سرکار عالی سے کہدیا کہ کہ اس خدمت کی تنخواہ جو پانچہزار ماہوار مقرر ہوئی ہے نہ لونگا۔ بلا اخذ تنخواہ مین اس خدمت کو انجام دینے کے لئے تیار ہون چنانچہ حسب رائے نواب مختار الملک مرحوم آپکا تقرر صدر المہامی عدالت پر بذریعۂ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالے مورخہ ۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ جلد اول صفحۂ (۳) مشتہر ہوا۔

شادی

آپکی شادی جناب شہزادی صاحبہ قبلہ پرورش النسا بیگم صاحبہ قبلہ مدظلہا سے ماہ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ بڑے تکلف و تزک و احتشام سے ہوئی آپ منجلی صاحبزادی افضل الدولہ بہادر کی ہین یہہ شادی اس دہوم دہام و تکلف سے ہوئی کہ بلدہ حیدرآباد مین

آپ ۱۸۷۵ء مین مختار الملک مرحوم مدارالمہام سرکار عالی
کے ساتھہ بطور سفیر حضور پر نور کی جانب سے پرنس آف ویلز
کے استقبال کی غرض سے بمبئی تشریف لے گئے۔ پہلے یہ تجویز
تھی کہ خود حضور نظام بغرض استقبال بمبئی تشریف لیجاوین
مگر اطباء کی یہ رائے ہوئی کہ حضور نظام کا بمبئی تشریف لیجانا
مضر صحت ہوگا۔ لہذا نیابتاً مختار الملک مرحوم مع چیدہ جماعت
امراکے جسمین نواب صاحب موصوف اور اون کے
برادر محترم نواب محتشم الدولہ بھی شریک تھے تشریف فرماہوے
اور حضور پرنس آف ویلز سے بڑی تپاک سے ملاقات ہوئی۔
ماہ جنوری ۱۸۷۶ء مین جسوقت نواب مختار الملک مرحوم
کلکتہ بغرض شرکت جلسہ اسٹار آف انڈیا تشریف فرما ہوے
اور بعد مین جب مختار الملک مرحوم کو سفر دور و دراز یورپ
درپیش ہوا تو ہر دو مواقع پر نواب صاحب معزز بشرکت

خلوت مین حاضر ہو کر عدد کشتیان بابت پوشاک
و پان و مصالحہ مع خاصہ و دیگبندی وغیرہ کے حضور پر نور مین
داخل کین۔ دوسرے روز بتاریخ ۱۷ شعبان روز دوشنبہ
صاحبعالیشان رزیڈنٹ صاحب بہادر کی دعوت مع
ایکسو دیگر صاحبان انگریز و افسران بلوارم و سکندرآباد کے
بڑے تکلف سے جدید حویلی مین کی گئی علےٰ ہذا ساچق و مہدی
و شب گشت و بازگشت بھی یہان کے رواج و دستور کے
موافق اس دہوم دہام و تکلف سے آئے اور گئے۔ کہ جسکا
حال قلمبند کرنا یا تو نادل نویسون یا انشاء پردازون کا کام ہے نہ مجھ مین
اتنی لیاقت ہے نہ قابلیت کہ اوسکا فوٹو کھینچ سکون اور نہ میرا
ارادہ اس قسم کی رنگ آمیزی کا ہے حتی الامکان اسامر کا
لحاظ رکھا گیا ہے کہ سچے واقعات کو سلیس عام فہم عبارت مین
ظاہر کیا جائے اور مبالغہ سے کوسون دور رہون۔

ہمراہی حضرت بندگانعالی مین تشریف فرما ہوے۔ اور شریک
دربار قیصریہ ہوے اور وہین آپکو سرکار انگریزی سے تمغہ
(کمی موریشس میڈل) ملا۔ جسوقت نواب مختار الملک بہادر
مدار المہام سرکار عالی اضلاع مرہٹواڑی و اورنگ آباد وغیرہ
کے دورہ پر تشریف فرما ہوے تو آپ بحیثیت صدر المہام عدالت
مدار المہام بہادر کے ہمراہ دورہ پر تھے اور انتظام و اصلاح عدالت
مین مختار الملک مرحوم کو اپنے مشورہ اور رائے سے امداد
دیتے تھے جسکا اعتراف خود مختار الملک مرحوم نے بعد واپسی دورہ
فرمایا اور اپنی کامل خوشنودی نواب صاحب معزکے قیمتی مشورون
و مدد کی نسبت ظاہر کی۔ بحیثیت صدر المہام عدالت ہمیشہ آپکو
مشہور مدبر ہندوستان سر سالار جنگ مرحوم کے ساتھہ
کام کرنیکا موقع ملا۔ اور ہمیشہ آپ نے مستعدی و جفاکشی سے
امور ریاست کو انجام دیا۔ بزمانہ صدر المہامی آپ ہمیشہ

نواب مکرم الدولہ بہادر مع اپنی سابقہ خدمت یعنی صدرالمہامی عدالت

کے خدمت مدارالمہامی کو بھی بنصرمانہ انجام دیتے رہے

آپ سینیر ممبر و نواب مکرم الدولہ بہادر جونیر ممبر قرار دئے گئے

تھے آپنے جس لیاقت و قابلیت سے مختارالملک مرحوم کے

زمانہ درازکی غیرحاضری مین امورات ریاست و فرایض

عہدہ جلیلہ مدارالمہامی کو انجام دیا اس سے ظاہر ہے کہ خود

گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکا اعتراف سرکاری طور پر کیا

اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔

اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ جسوقت دربار قیصریہ

کی شرکت کی غرض سے دہلی تشریف فرما ہوے تو اسوقت

آپ مع برادر محترم نواب محتشم الدولہ بہادر نیا بتاً اپنے

عم بزرگوار نواب رفیع الدینخان مرحوم کی جانب سے

رجو علیل تھے اور اس سفر کی صعوبت برداشت نفرماسکتے تھے

کو وہ عظمت و قدرت حاصل ہوئی جو حیدرآباد کی تواریخ مین
ہمیشہ یادگار رہے گی۔ بزمانہ صدرالمہامی آپ کے معتمد و مشیر
پہلے مولوی مودودی صاحب بعد مولوی مشتاق حسین صاحب تھے
جو انتصار جنگ وقار الدولہ وقار الملک بہادر کے خطاب سے
ممتاز و سرفراز ہوے۔ اور بزمانہ مدارالمہامی نواب لایق علیخان
بہادر صوبہ داری سمت شرقی و بزمانۂ مدارالمہامی نواب صاحب
معز عہدۂ جلیلۂ معتمد مالگذاری و فینانس سے مفخر و ممتاز تھے اور
اکثر امور ریاست و پولیٹکل معاملات مین مشیر رہے صدرالمہامی
کے زمانہ مین علاوہ مولوی مودودی صاحب و مولوی مشتاق حسین
صاحب المخاطب بہ انتصار جنگ وقار الملک کے نواب صاحب کا
اعتبار و اعتماد مولوی حسین عطاء اللہ صاحب پر بھی بہت تھا
جو خدمت مددگاری معتمدی پر سرفراز تھے یہہ صاحب نہایت
لایق و جفاکش و دیانت دار عہدہ دار ہین۔ اور نہایت متشرع

سوائے ایام تعطیلات گیارہ بجے بغرض انجام دہی امور متعلقہ اپنے
دیوڑہی خاص سے دفتر متعلقہ کو جو قریب محل سالار جنگ واقع تہا
تشریف لیجاتے تھے اور بعد فراغ کار مفوضہ پانچ بجے مراجعت
فرمائے دولت خانہ ہوتے تھے - جب آپ باوقات مقررہ
دفتر متعلقہ مین معاملات عدالت ملاحظہ فرماتے رہتے - تبہی تو
اکثر موقع پر خود مدار المہام بہادر تشریف فرما ہوتے اور ضروری
اور اہم امور کو بعد مشورہ بالمشافہہ طے فرمایا کرتے تھے - اکثر
مواقع پر مختار الملک مرحوم کی غیر حاضری مین آپ نے خدمت
مدار المہامی کو بہی منصرمانہ انجام دیا ہے آپ نے بزمانہ صدر المہامی
خود جملہ عدالتہای سرکار عالی کی اصلاح کے لئے نئے قوانین
گشتیات نافذ فرمائین جن سے عدالت کو قوت و وقعت
ہوئی ورنہ اسکے پیشتر عدالتون کے احکام کی کچہہ وقعت نہ تھی
آپکی صدر المہامی کے زمانہ مین اور اوس کے بعد عدالتہائی کا سر رشتہ علی

توآپ نے اکتساب زبان انگریزی کی جانب بہی توجہ فرمائی
اور تہوڑے عرصہ مین ضرورت کے موافق انگریزی بہی آپنے
حاصل فرمالی تہی اور بلاتامل زبان انگریزی مین گفتگو فرماسکتے تھے
اور بقدر ضرورت لکہہ بہی سکتے تھے۔ بوقت تشریف فرمائی
سفر یورپ وبزمانہ مدار المہامی خود آپ اچہی طرح سے زبان
انگریزی کے ماہر ہوگئے تھے۔

۱۸۷۷ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ مین جب آپ کے
عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدین خان بہادر کا انتقال ہوا
توآپ حسب وصیت مرحوم مغفور وحسب ہبہ نامہ مورخہ
۱۱ ذیحجہ ۱۲۸۸ھ جس کی نقل ذیل مین درج ہے۔

نقل وصیت نامہ

مہر شمس الامرا

حمد وثنا اوس قادر ذوالجلال ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے

ومتقی ہین اور بزمانہ مدار المہامی نواب صاحب ممدوح آپ نے
مختلف خدمات مثل مددگاری ہوم سکرٹری و مددگاری فینانس
کو نہایت دیانت و لیاقت سے انجام دیا۔ اور بالآخر جب
نواب سر آسمانجاہ بہادر عہدۂ مدار المہامی سے مستعفی ہوے
اسکے ساتہہ ہی مولوی صاحب موصوف بہی اپنی خدمت سی
معقول پنشن پر علیحدہ ہوگئے تو نواب صاحب نے بلحاظ دیانت
و وفاداری و کارگذاری مولوی صاحب موصوف کو اپنی
پائیگاہ خاص مین خدمت میر مجلسی پر طلب فرمایا جہان اتبک
آپ کارگذار ہین اور تمام پائیگاہ کو اپنے حسن اخلاق و کارگزاری کا
ممنون ومشکور کر رکہا ہے۔ نواب صاحب قبلہ کی تعلیم عربی وفارسی
وغیرہ تو خوردسالی ہی مین ہوچکی تہی اور جب آپ کو صدر المہامی کے
انجام دہی کرنی پڑی اور اس خدمت کے لحاظ سے اکثر عہدہ داران
انگریزی و رزیڈنٹ صاحب وغیرہ سے ملنے کے مواقع پیش آئے

عطیات مثل جاگیر و مناصب وغیرہ کے جو کہ بلحاظ مراتب
و استحقاق ہین اگرچیکہ عطائے سلطانی ہین مگر چونکہ اس سرکار
ابد قرار کا ہموارہ یہی دستور رہا ہے کہ متوفی کے
فوت ہونے کے بعد اُس کے عزیز اقربا پر وہ بحال و برقرار
کئے جاتے ہین اسلئے مین نے بحالت صحت ذات و ثبات عقل
سرکاری جاگیرون اور منصبون وغیرہ کا بطور مناسب
حصہ اور انتظام کر دیا ہے اور مختار الملک بہادر اور
محتشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر کو اپنا وصی قرار دیا ہے
کہ میرے فوت ہوجانے کے بعد ہر ایک چیز جیسا کہ مین نے
ذیل مین لکھدیا ہے میرے اقربا پر قایم رکھی جائے گی اور
اور تصدیق کے لئے جتنے ابواب ضروری تھے مین نے
اون سب کو مکمل کر دیا ہے ۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ مین نے
جس طور سے تقسیم و انتظام کیا ہے حضرت بندگانعالی بہی اوسے

ابدیت کو اپنی ذات سے اختصاص دیا اور عالم کو عدم کا
محکوم کیا اور قوی وضعیف کے لئے موت کو مقدر کیا اور
اعلیٰ وادنےٰ کے لئے یکساں لحد کو آخری قیام گاہ ٹھہرایا
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ
امابعد- بنجوائے آیۂ وافی ہدایۂ کلام ملک العلام
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ -
ہرشے ہلاک ہونے والی اور ہر ذی حیات معدوم ہونیوالی ہے
اور بمصداق اِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ
اس حیات بے اعتبار کے محدود زمانہ میں تعجیل وتاخیر تعلیل
وتکثیر غیر ممکن ہے لہذا میں نے بخیال آیندہ جیسا مناسب سمجھا
اپنی جائداد موجودہ ومقبوضہ کو حسب تفصیل ذیل بذریعہ ہبہ نامہ
جداگانہ اپنے اقربا پر تقسیم کر دیا ہے - اور دوسرے

مشار الیہ کے لئے اوس عہدہ کو قبول کرتا مگر قطع نظر اوس قدیم دستور کے اور بغیر کسی عذر کے مین نے اوس عہدہ کو مشار الیہ کیلئے قبول کر لیا۔ میرا مقصد اوس سے یہہ ہی تہا کہ آیندہ چلکر بہادر موصوف گورنمنٹی کی خدمت کے لایق ہو جاوین اسلئے میری دلی آرزو یہی ہے کہ بشیر الدولہ بہادر (کورٹ) مقرر کئے جائین۔

نقل ہبہ نامہ

اوسی خالق رحیم و کریم ہی کی ذات سزاوار حمد و سپاس ہے کہ جو اپنی مخلوق کو بے منت روزی عطا فرماتا ہے۔ وہی اسباب تکوین عالم کو جاری رکہکر اس کے دوام اور قیام کا باعث ہے رب الارباب مسبب الاسباب ہے۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الْاَطْہَارِ وَاَصْحَابِہٖ الْاَخْیَارِ کہ ہادیان صراط مستقیم ہین۔ من بعد حسب الارشاد فیض بنیاد کہ باہمی اختلاط و ارتباط اور موالفت و موانست زیادہ ہونے اور فیما بین جود و سخا

منظور فرماکر براہِ خسروانہ اوسے بحال و برقرار رکہین گے بنابران یہہ چند کلمہ بطور وصیت نامہ کے لکہدئے گئے۔ اور یہ کہ بعد میرے فوت ہو جانے کے اس سرکاری انتظام کی بابت کوئی شخص اعتراض یا اختلاف کرنے کا مجاز نہوگا۔

(۱) میری دستخطی فرد جداگانہ کے مطابق پائیگاہ کی تقسیم۔

(۲) منصب اور حکومت پائیگاہ پر محتشم الدولہ کو نامزد کرتا ہون۔

(۳) کو رجنسی یا شریک مدار المہامی کے متعلق مجہے چندان خیال کرنے کی ضرورت نہ تہی مگر چونکہ صدر المہامی کی خدمت بشیر الدولہ بہادر کو دی گئی تو سرکار اس امر سے بخوبی آگاہ تہی کہ حسب دستور قدیم سرکار مجہپر یہ بات لازمی نہ تہی کہ مین

اشیا کی فہرست جو کہ نواب محتشم الدولہ بہادر اور
بشیر الدولہ بہادر کو دی گئی ہین میری دستخط کے بعد منسلک
ہذا ہین۔ المحرره ۱۱ ذیحجۃ الحرام ۱۲۸۸ھ

انتظام تقسیم تعلقات پائیگاہ خاص حسب الحکم نواب
شمس الامرا بہادر مرحوم من ابتدائے ۱۲۸۱ف مطابق
۵ ذیحجہ ۱۲۸۸ ہجری مطابق ۱۵ فبروری ۱۸۷۲ عیسوی
جو کہ متوفی کے وصیت نامہ کے ساتہہ شامل ہے اور
جسکے روسے ہزاکسلنسی مدارالمہام سرکار عالی
وصی مقرر ہوے۔

اسمائی تعلقات وغیرہ

تعلقات جو کہ ذات سے متعلق رہی ہین

پرگنہ یلگرپ
۹
۱۰/۶/۸

تمتع حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو تحف و ہدایا دئے
چنانچہ اسی نظر سے اتحاف و اہدا کی رسم درمیان اہالیان
معاشرت کے دوا‌ماً مطبوع و مرغوب رہی ہے اور قبول
ہدایا مستحبات دینی سے ہے۔ بنابران بحالت صحت ذات
و ثبات عقل اور جمعیت حواس ذریعہ ہذا مین نے اپنی جائداد
منقولہ و غیر منقولہ کو کہ جس پر مین بلا استحقاق احدے
قابض و متصرف ہون بعوض ایک انگشتری الماس
اور ایک انگشتری زمرد جو کہ سایر اغتراضات نقص سے
بری ہین محتشم الدولہ بہادر و لشیر الدولہ بہادر کو ہبہ
بالعوض کر دیا اور جائداد مذکورہ بغیر کسی نقص کے اون کے
قبضے مین دیدی اور انگشتری ہاے مذکورہ اپنے قبضے
و تصرف مین لے لین۔ لہذا یہہ چند کلمہ بطور ہبہ نامہ کے
لکھہ دئے گئے کہ عندالحاجت سند ہو اور کام آوے

آپ اور آپکے برادر بزرگ نواب محتشم الدولہ بہادر
آپ کے عم بزرگوار کے جانشین ہوے اور تمام جائداد
و جاگیرات و فوج حسب خواہش مرحوم مغفور بالمناصفہ
دونون بہائیون مین تقسیم ہوئی — اور مختار الملک مدارالمہام
وقت نے بہی آپکو اور نواب محتشم الدولہ بہادر کو
اپنے عم بزرگوار کا جانشین تسلیم کیا۔ لیکن اسکے بعد بزمانۂ
کورکینبُئی نواب محمد رشید الدین خان بہادر چند واقعات
اور نزاعات ایسے پیش آئے کہ جسکی تفصیل اگر لکہی جائے
تو باعث طوالت کتاب ہوگی۔
افترا پردازی اور سازش کیوجہ سے آپکے عم بزرگوار
کا ایک خاص پروردہ ملازم محمد شکور نامی بیوفائی کرکے
آپکی ملازمت سے علیحدہ ہوکر نواب محمد رشید الدین خان
مرحوم کے پاس چلاگیا اور چند جائیدادین و جاگیرات وغیرہ

نہین فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ جیسا کہ آپ کا قاعدہ تہا اپنے مالک کے
خیرخواہی و جان نثاری مین ثابت قدم رہے۔ ابھی ان نزاعات کا
تصفیہ کامل طور سے گورنمنٹ آف انڈیا سے نہین ہوا تہا کہ
آپکو ایک دوسرا بڑا بھاری صدمہ ہوا یعنے عم بزرگوار کے
انتقال کے چہار سال بعد ۱۲۹۸ھ ہجری مین آپ کے برادر
بزرگ نواب محتشم الدولہ بہادر کا انتقال ہوا جس سے
نواب صاحب معز کو انتہا درجہ کا رنج اور قلق ہوا نواب صاحب
مرحوم کو آپ اپنا بزرگ و مربی خیال فرماتے تھے اور عم بزرگوار
کے انتقال کے وقت سے آپ ہمیشہ اپنے برادر بزرگ
نواب محتشم الدولہ کے ارشاد و ہدایات کے مطابق
کاربند رہتے تھے دونون بھائیون مین انتہا درجہ کا اتفاق
اور محبت تھی۔ مشہور ہے کہ جسوقت نواب محتشم الدولہ
بہادر سخت علیل ہوے تو آپ نے تمام اطبار کو جمع کر کے

جو اوسکی تحویل مین تہین اون کے قبضہ مین کرا دین جسکی نسبت
بہت سی با ضابطہ کارروائی منجانب بہادر ان ممدوح عمل مین
آئی۔ جس مین بالآخر گورنمنٹ آف انڈیا کو مداخلت کرنیکی
ضرورت واقع ہوئی اور بعد بہت تحقیقات و دریافت کے
اسکی نسبت گورنمنٹ آف انڈیا سے باتفاق نواب مختارالملک
مرحوم تصفیہ کیا گیا۔ جو باضابطہ فیصلہ کے ذریعہ سے نافذ ہوا
چونکہ اسکے تفصیلی واقعات سے بحث کرنا غیر ضروری و رسوانح عمری
نواب صاحب معز سے غیر متعلق ہے لہذا صرف اسقدر لکھنا
کافی ہے کہ اِن تمام مشکلات اور نازک زمانہ مین جو آپکے لئے
ایک آزمایش کا وقت تہا آپ نے نہایت تحمل و متانت کو
کام فرمایا۔ اور ہر طرح سے ضابطہ وقاعدہ کے پابند
رہے۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کی کم سنی کا لحاظ فرما کر اپنے ذاتی اغراض کا کچھہ بہی خیال

کی خیر خواہی و جان نثاری مین مشغول رہتے اور خالق باری
سے حضرت اقدس و اعلےٰ کی تخت نشینی و حکمرانی کی دعا
فرمایا کرتے اور اکثر آپکا یہہ مقولہ تہا کہ اگر حضرت کی نظر
پرورش میرے حال پر رہے کافی ہے۔ بمصداق اس کے

عدو اپنا اگر سارا زمانہ ہو تو کیا غم ہے
فقط محبوب کی اپنے حمایت مجھکو کافی ہے

اگرچہ بلحاظ حقیقی بہائی ہونے کے نواب محتشم الدولہ
مرحوم کی کل جائداد و جاگیرات وغیرہ کے آپ تنہا
وارث شرعی تھے لیکن یہان بہی کارروائی نواب محمد
رشید الدین خان بہادر کی جانب سے آغاز ہوئی جو
اوسوقت کو ریجنٹ تھے اور برٹش گورنمنٹ کو پولیٹکل
مصالح کے لحاظ سے بہادر ممدوح کی دلجوئی منظور رہتی مختار الملک
مرحوم بہی اعلیحضرت بندگانعالی کی کمسنی اور بلحاظ ضرورتِ وقت

یہہ ارشاد فرمایا کہ بالاتفاق بہائی کی صحت کے لئے کوشش
کرین اگر بفضل ایزد ذوالجلال بہائی صاحب تندرست ہو جائینگے
تو اون کے ہموزن طلا و زر نقد آپ لوگون کو بخشون گا لیکن
حکم قضا و قدر کے آگے سب مجبور رہین ۔ روزیکہ قضا باشد
آن روز قضا نیست ۔ روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست
الحاصل بتاریخ ۲۳ ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ہجری نواب محتشم الدولہ
بہادر بعمر ۔۔۔ سال بعارضۂ بخار و فالج راہی فردوس برین
ہوے ۔ اور خاندانی مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ
صاحب قبلہ قدس سرہ مین دفن ہوے ۔ اس دوہرے
صدمہ سے بہی جو آپ کو اس چار سال مین واقع ہوا یعنی عم بزرگوار
و برادر محتشم کے انتقال پُر ملال سے آپ نے اپنے معمولی
استقلال و صبر و تحمل کو ہاتہہ سے نہین چہوڑا شب و روز
اپنے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

کا رتبہ اوسسے کسی طرح کمتر خیال کیا گیا ہے۔ بلکہ اسی پایہ کا
کوئی خطاب ان کے لیئے ہی تجویز ہوگا۔ اگرچہ نواب
مختار الملک مرحوم نے باتفاق نواب ویسرائے بہادر
ہند اس قسم کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن نواب ویسرائے
بہادر نے اوس مین یہہ الفاظ اور زاید فرما دئے کہ
اگرچہ بلحاظ کمسنی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
مین نے باتفاق نواب مختار الملک مرحوم مدار المہام
یہہ تصفیہ کیا ہے لیکن اعلیحضرت کو بعد تخت نشینی خود ہر وقت
یہہ اختیار رہیگا کہ اسکو تغیر و تبدل یا منسوخ فرماوین
اگرچہ ہم اس فیصلہ سے نواب بشیر الدولہ بہادر
راضی نہ تھے اور اون کے واجبی حقوق نا انصافی سے
نظر انداز کئے گئے تھے۔ با این ہمہ نواب صاحب معز
نہایت مستقل مزاجی سے صرف اعلیحضرت کی تخت نشینی

و دیگر پولیٹکل اغراض سے کے ہر طرح پر نواب محمد رشید الدینخان بہادر کے مطالبات و دعاوی کی تائید کے لئے مجبور رہتے اس عرصہ مین نواب محمد رشید الدین خان بہادر کا انتقال ہو گیا اور نواب مختار الملک مرحوم نے باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ و گورنر جنرل بہادر ہند یہہ تصفیہ فرمایا کہ نواب محتشم الدولہ بہادر کی ذاتی جاگیرات تو وراثتاً نواب بشیر الدولہ بہادر کو ملین لیکن پائیگاہ چونکہ عطیۂ سلطانی ہی لہذا اوسکے تین حصہ ہو کر ایک نواب بشیر الدولہ بہادر کے قبضہ مین رہے اور ایک ایک حصہ نواب خورشید جاہ بہادر و نواب وقار الامرا بہادر فرزندان نواب محمد رشید الدینخان مرحوم کو ملے۔ اور خطاب شمس الامرائی وغیرہ نواب خورشید جاہ بہادر کو دیا جائے کیونکہ وہ اون کے والد کو ل چکا ہے۔ لیکن اس سے یہہ خیال نکیا جائے کہ نواب بشیر الدولہ بہادر

زیارت کا تہا لیکن اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی کی
طلب پر آپ لاہور سے واپس ہوگئے۔ اور پاک پٹن شریف
جانے کا قصد ملتوی فرما دیا۔

اصلاح فوج و انتظام ملک پائیگاہ

بعد انتقال عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدینخان بہادر جسوقت
آپ نے جاگیرات و ملک پائیگاہ کا انتظام جو آپ کے
حصہ مین آیا تہا اپنے ہاتہ مین لیا تو بلحاظ اوس وسیع تجربہ کے
جو آپکو انجام دہی خدمت صدر المہامی سے امورات ریاست
مین حاصل ہوا تہا آپ نے خاص ملک پائیگاہ مین بہی اصلاح کا
قصد فرمایا۔

اس کے قبل بزمانہ نواب محمد فخر الدین خان شمس الامرا امیر کبیر
اول و نواب محمد رفیع الدین خان بہادر عمدۃ الملک جملہ تعلقات
پائیگاہ تعلقدارون کو بہ تقرر دوامی سپرد تہے جسقدر رقم

وحکمرانی کی تمنامین اپنے ذاتی اغراض کے فوت ہوجانیکی کچھہ پروانہ کرکے ہمیشہ بدل و جان اپنے مالک کی خیرخواہی وجان نثاری مین مصروف وکوشان رہے۔

سفر نیلگری و مدراس وغیرہ

آپ سنہ ۱۲۹۹ہجری بغرض تبدیل آب و ہوا مع مصاحبین وملازمین کوہ نیلگری پر تشریف فرما ہوے جہان گورنر صاحب مدرس سے ملاقات ہوئی۔ گورنر صاحب ممدوح بہی بغرض ملاقات بازدید آپ کے قیام گاہ پر تشریف لائے۔ واپسی کیوقت مدراس مین آپ نواب صاحب آرکاٹ کے مہمان رہے اور بعد مین آپ بمبئی و احمدآباد و اجمیر شریف بغرض زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے گئے اور دہلی و لاہور وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوے آپ کا قصد اپنے مورث اعلے حضرت باباشیخ فرید شکرگنج رحمتہ اللہ علیہ کی

اور سابق مین جو نیابت وغیرہ کے عہدے تھے تخفیف ہوے
اور تحصیلدارون اور تعلقدارون کو اختیارات باضابطہ
دیوانی فوجداری عطا ہوے۔ اور تعلقدارون و تحصیلدارون
کے منفصلہ مقدمات کے اپیل اور دیگر مقدمات کی نگرانی
کے لئے بلدہ مین دو اعلے محکمون کا تقرر کیا گیا ایک
محکمۂ معتمدی مالی و ملکی و فوجی۔ دوسرا محکمۂ معتمدی عدالت
وکوتوالی جو اپنے متعلقہ صیغون مین تعلقداران ضلع کی نگرانی
کرتے تھے اور جملہ مقدمات اضلاع و بلدہ اپنے معتمدون کے
ذریعہ سے بغرض منظوری سرکار مین پیش ہوتے تھے۔
اضلاع کی حسب ضابطہ پیمایش و بندوبست و ہارہ بندی
کے لئے ایک محکمۂ بندوبست قایم ہوا۔ جو اب تک موجود ہے
اور اکثر تعلقون کی پیمایش و دہارہ بندی ختم ہو چکی ہے
اور اکثر تعلقون مین اب تک کام جاری ہے۔ اسکے سوائے

تعلقات کی وصول ہوتی تہی اوسکے لحاظ سے فی روپیہ دو آنہ تعلقدار خود لے لیا کرتے تھے اور اسی دوانی مین عملون اور نائبون کا تقرر اپنے اقتدار اور اپنے حسب مرضی کیا کرتے تھے سرکار کو صرف محاصل سے کام رہتا تہا اندرونی انتظام ملک پر تعلقدار پورے حاوی ہوتے تہے نہ باضابطہ عدالتین ضلع مین قایم تہین نہ بلدہ مین کوئی صدر محکمہ سوائے دارالانشاء کے موجود تہا۔ آپ نے اس انتظام کو بالکل توڑ دیا اور کل ملک پائیگاہ کو دو ضلعون مین منقسم فرماکر ہر ایک ضلع کے لئے ایک ایک تعلقدار مقرر فرمایا اور تقرر دو آنے موقوف فرماکر ماہانہ سو روپیہ ماہوار تعلقدارون کی مقرر فرمائی علیٰ ہذا عملون وغیرہ کا تقرر بہی سرکاری طور پر ہوا۔ ہر ایک ضلع مین تین تین تعلقے اور ہر ایک تعلقہ پر ایک ایک تحصیلدار مقرر کیا گیا

قیدیون کو صنعت و حرفت کا کام سکہایا جانے لگا - اس عمدہ
انتظام سے رعایائے پائیگاہ نہایت ہی راضی وخوش
و دست بدعا ہوئی - اور ملک پائیگاہ سرسبز و شاداب
ہوا - انعام دارون و وطن دارون کے حفظ حقوق کیلئے
آپ نے ایک محکمہ دریافت حقوق انعامداران وغیرہ
کا مقرر فرمایا - جس سے جملہ انعامدار و وطندار اپنے
حقوق کو پہونچکر آپ کے ازدیاد عمر و اقبال کیو اسطے دست
بدعا رہے اضلاع کے انتظام سے فراغت حاصل کرنیکے
بعد آپ نے فوج پائیگاہ کی درستی کی جانب عنان توجہ
معطوف فرمائی - آپ کا ہمیشہ یہ قول تہا کہ سرکار نے
ہمکو جو ملک پائیگاہ سپرد فرمایا ہے یہہ اسلئے نہین ہے
کہ ہم اپنے ذاتی تصرف مین لا دین بلکہ یہہ ملک بغرض
نگہداشت فوج ہے - جو ہر وقت و ہر ساعت

کوتوالی کا عمدہ انتظام ہوا۔ ہر دو ضلع مین باضابطہ کوتوالی
مقرر ہوئی۔ اور سابق مین جو جوانان دیہی وغیرہ تھے وہ تخفیف
کئے گئے۔ اور باضابطہ امینون کا تقرر ہر تعلقہ کے لئے
عمل مین آیا۔ اور جملہ کوتوالی کے انتظام و اہتمام کے لئے
ایک صدر مہتمم کوتوالی کا عہدہ قایم ہوا جسپر مرزا حیدر بیگ خان
صاحب مشہور افسر کوتوالی جو سرکار عالی مین عرصہ دراز تک
کارگزار رہچکے تھے مقرر ہوے۔ لوکل فنڈ رعایا پر جاری ہوا
جو بخوشی رعایا نے قبول کیا اس لحاظ سے دیگر ناجایز ٹیکس
پٹیات وغیرہ فی الفور آپ سے موقوف فرما دیئے۔ اور
آمدنی لوکل فنڈ سے رفاہ عام و آسایش رعایا کے لئے
تعلقات پائیگاہ مین مدارس و شفاخانہ جابجا قایم فرمائے
جس سے باضابطہ درس و تدریس کا سلسلہ رعایا مین جاری
ہوا۔ ہر دو ضلعون اور بلدہ مین مجالس تعمیر ہوے جس مین

بارہ سو روپیہ عمل مین آیا اور اون کے ماتحت اسٹاف مین دوسرے چہوٹے چہوٹے افسر وغیرہ مقرر ہوے اسکے قبل نہ اسطرح باضابطہ فوج کی ترتیب تھی اور نہ باقاعدہ انتظام تہا۔ فوج باقاعدہ کے علاوہ ایک کثیر فوج بیقاعدہ مثل ہنکرو علی غول و عرب وحبشی وسفید پوش وغیرہ بہی آپ کے علاقہ مین ملازم ہے جو مختلف جمعدارون وبخشیون کے تحت مین ہین۔

ان تمام محکمہ جات کی عام نگرانی وتنقیح دستورات محولہ ضابطۂ انتظام مال و دیگر ابواب انتظامی و امورات اہم کے لئے ایک مجلس کا تقرر بہی کیا جس مین آپنے پہلے پہلے اپنے علاقۂ پائیگاہ کے قدیم وتجربہ کار معززین ومعتبرین کو مثل سید غلام محمدؐ صاحب المخاطب بہ نواب آسمان یار جنگ وغیرہ کو شریک فرمایا تاکہ ابجدید

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی پر جان نثاری کیواسطے آراستہ و شایستہ و مستعد و آمادہ رہنی چاہیئے۔ پس اسی لحاظ سے آپ نے متفرق سواروں کو جو مختلف عہدہ داروں کے تحت تھے ایک جا ئے شامل کرکے باضابطہ رسالہ باقاعدہ کے طرز پر ترتیب دیا جسکی تعداد دو سو نفر ہوئی اور اوسکا نام آپ نے جہان نما لانسرز رکہا۔ کیونکہ کل فوج باقاعدہ کے چہاؤنی کے لئے آپ نے مقام جہان نما کو پسند فرمایا تہا اور ایکسو سوار خاص روہیلوں کے جدید بہرتی کئے جس کا نام روہیلہ باڈی گارڈ مقرر کیا۔ اسیطرح انفنٹری کی بہی ایک بٹالین قایم کی گئی جسکی تعداد آٹہہ سو نفر تھی۔ علی ہذا دو توپخانے ایک گہوڑ ونکا اور ایک بیلون کا ترتیب دیکر پوری باقاعدہ برگیڈ قایم کی گئی اور اس تمام برگیڈ کی کمان پر ایک یوروپین افسر کرنل کوبرن صاحب کا تقرر بجا ہوا

جب اعلی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مع اپنے
دیگر ارکان ریاست و مہاراجہ نرندرپرشاد بہادر و سالار جنگ
بہادر ثانی کے بغرض شرکت نمایش و ملاقات ویسرائے ہند
کلکتہ رونق افروز ہوے اوسوقت بہی حضرت اقدس و اعلی
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی حیدرآباد مین آپ ہی کو
چہوڑ گئے کہ واپسی تک مہمات ریاست کو اونہین اقتدارات
و اختیارات کے ساتہہ انجام دین جیساکہ ایک مقتدر
مدار المہام انجام دیتا ہے - جب آپ کو بوجہ منصرمی
خدمت مدار المہامی رزیڈنٹ بہادر سے جو ہمراہ رکاب
نصرت انتساب اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کلکتہ مین تھے خط و کتابت کا موقع ملا تو آپ نے اس موقع کو
غنیمت تصور کرکے نہایت زور و ادب سے برٹش گورنمنٹ
مین اس امر کا اظہار اور اپنی رائے پیش کئے کہ حسب شرع شریف

وباقاعدہ طرز انتظام سے آپ کے قدیم تجربہ کار ومعتبر وخیرخواہ ملازم بددل نہون اور اونکو بہی انتظامی امور مین رائے ومشورہ دینے کا موقع ملے۔

۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۰ھ مین مختارالملک مرحوم کا انتقال ہوا اور حیدرآباد مین ایک نیا انقلاب پیدا ہوا یعنی سر اسٹورٹ بیلی صاحب ممبر کونسل کو ویسرائے ہند نے مقرر فرمایا کہ بمشورہ رزیڈنٹ صاحب کوئی جدید اسکیم بغرض انتظام ریاست مرتب کرین جسکی بنا پر ایک کونسل آف ریجنسی قایم ہوئی جسکے رکن اعلےٰ نواب صاحب ممدوح ہی مقرر ہوئے۔ اور ایگزیکیٹو اختیارات راجہ نریندر پرشاد بہادر پیشکار کو بشرکت نواب لایق علیخان بہادر فرزند اکبر نواب مختارالملک مرحوم سپرد ہوے۔

پہولے نہین سمائے ہے اور مالک حقیقی کا شکر یہ مسجدون و دیولون
و خانقاہون مین ادا کیا سے للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ؀ اس جشن اور تقریب تخت نشینی
کی تفصیل درج کرنا موجب طوالت کتاب ہے۔ ابہی تک
اسکا نقشہ خود ناظرین کے آنکہون کے سامنے ہوگا۔
اور رعایائے حیدرآباد ایسے بڑے جشن دلفریب تخت نشینی
اعلیحضرت قدر قدرت مدظلہ العالی کو جو تاریخ دکن مین یادگار
ہے کبہی نہین بہولیگی۔ یہان پر یہ بہی ظاہر کرنا بیموقع نہوگا
کہ حضرت اقدس و اعلےٰ کی تخت نشینی کے ساتہہ ہی ساتہہ
خدمت جلیلۂ مدار المہامی پر نواب لایق علیخان سالارجنگ
بہادر فرزند اکبر سالارجنگ مختار الملک مرحوم کا تقرر
عمل مین آیا اور دیگر امرا و معززین و جمعدار پیشہ وغیرہ خطابات
و مناصب سے سرفراز ہوسے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا

اٹھارہ برس کی عمر پہونچتی ہے اعلیحضرت کو تمام اقتدارات
واختیارات سلطنت ملنے چاہئین اور تخت نشینی کے
تمام رسومات ادا ہونی چاہئین کیونکہ بغیر اُس کے مہمات
سلطنت وامور ریاست مین جو پیچیدگیان اور دقیتن پڑی ہوئی
ہین اونکا سلجھنا دشوار ہے چنانچہ آپ کی اس رائے زرین
کو رزیڈنٹ اور خود ویسرائے بہادر نے نہایت غور وپسندیدگی
کی نظر سے ملاحظہ فرمایا۔ اور اوسی کے تھوڑے دنون بعد
بماہ فبروری ۱۸۸۴ع لارڈ رپن بہادر بغرض شرکت جلسہ
تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی
مدظلہ العالی حیدرآباد تشریف لائے اس جشن وجلسہ
دلفریب تخت نشینی خاقان دکن ناگاہ سے تمام رعایا وبرایای
دکن کیا اہل سیف کیا اہل قلم کیا ہندو کیا مسلمان اپنے
مالک ونعمت وآقا کو تخت موروثی پر جلوہ افروز دیکھکر جامہ مین

نافذ ہوا۔ اگرچہ کہ آپ بہی اپنے آقائے ولی نعمت کی ہمراہی
مین رہنے کو باعث افتخار خیال فرماتے تہے اور ساتہہ رہنے کو
بہت بیتاب تھے۔ لیکن باتباع حکم خداوندی اَلْاَمْرُ فَوْقُ الْاَدَبْ
کے لحاظ سے آپ نے تعمیل حکم شاہی کی۔ لیکن چند روز کے
بعد خود اعلیٰحضرت قدر قدرت کا حکم شفقت آمیز بذریعہ
تار برقی صادر ہوا کہ جلد حاضر مقام کوہ نیلگری ہو جاوین حسب
آپ بہ تعمیل ارشاد شاہی اہتمام سفر فرماکر مع مصاحبین
و مقربین فی الفور بلدہ سے روانہ ہوگئے اور کوہ نیلگری پہونچکر
شرف ملازمت و قدمبوسی خاقان دکن سے مستفیض و بہرہ مند
ہوے تا قیام سواری مبارک بکوہ نیلگری حضرت اقدس و اعلےٰ
کی بیحد عنایات و سرفرازیان آپ کے حال پر مبذول
رہین۔ اکثر خاصہ وغیرہ عنایت ہوا کرتا تہا متعدد مرتبہ
خود آپ کی یاد خاصہ پر ہوئی اور آپ شریک ستر خوان

و گورنمنٹ نظام سے نواب بشیر الدولہ سر آسمانجاہ بہادر کی اون
خدمات پر خوشنودی و شکریہ کا اظہار فرمایا گیا جو آپ
اعلیحضرت بندگانعالی و مدارالمہام کی غیر حاضری کے
نازک زمانہ مین حیدرآباد مین امن و امان قایم رکھنے اور
امورات سترگ مدارالمہامی کے انجام دہی مین بجالاتے تھے

سفر دوم نیلگری و مدراس ہمراہ رکاب اعلیحضرت

جسوقت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
بغرض ملاقات گورنر صاحب مدراس رونق افروز مدراس
ہوے اور وہان سے بغرض تبدیل آب و ہوا کوہ نیلگری
تشریف فرما ہوے اور ہمراہ رکاب سعادت نواب
میر لایق علیخان بہادر سر سالارجنگ مدارالمہام سرکار عالی
و دیگر امرا و اسٹاف تھے اور نواب سر آسمان جاہ بہادر
کی نسبت بلدہ ہی مین رہنے کا حکم پیشگاہ حضرت اقدس اعلی سے

اپنے آقا و مالک کی صحت و سلامتی کے لئے دست بدعا ہے
اور اپنی دیوڑھی پر اپنے جیب خاص سے ہزارہا روپیہ
محتاجین و مساکین کو خیرات کرنے کا حکم صادر فرمایا
اور جب حضرت اقدس و اعلے کا مزاج مبارک رو بہ صحت
ہوا۔ آپ نے سجدۂ شکر و سپاس درگاہ خداۓتعالی مین
ادا فرمایا۔
بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ہجری بتقریب جشن جوبیلی ملکۂ معظمہ
قیصرۂ ہند حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے
نواب سر آسمانجاہ کو نیابتاً اپنے جانب سے شریک
جلسہ جوبیلی ہونے کے لئے منتخب و حکم فرمایا حسبُہ سفر
ولایت کی تیاریان مستعدی سے ہونے لگین و باتباع
حکم خاوندی آپ مستعد ہوگئے کہ اپنے مالک و آقا
کے حسب خواہش اس سفر کو وسیلۃ الظفر تصور کرکے

شاہی رہے ۔ اور ایک دفعہ خود اعلیٰحضرت قدر قدرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی نے بنفس نفیس مع استاف آپ کی فرودگاہ پر ملاقات کے لئے رونق افروز ہو عزت افزائی فرمائی تخمیناً دو ہفتہ تک آپ ہمراہ سواری مبارک بمقام مذکورہ قیام فرما کر مع الخیر ہمراہ رکاب سعادت آقائے ولی نعمت حضرت بندگا نعالی مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے ۔

جن ایام مین حضرت قدر قدرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی کے دشمن شکایت ہیضہ مین مقام سرور نگر مبتلا ہوئے آپ نے جسوقت یہہ خبر سنی فی الفور شب ہی کو دوڑے ہوئے حضرت کی خدمت مین پہنچ گئے اور دو شبانہ روز برابر خدمت مبارک مین حاضر رہے اور بالحاح وزاری اوس قادر ذوالجلال کی درگاہ بے نیاز مین

و اعتماد رکھتے تھے۔

نقل

یادداشت اطلاع انتظام علاقۂ پائیگاہ وغیرہ۔ از طرف نواب اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر بزمانۂ خاص سفر ولایت وغیرہ۔

از دفتر معتمد ملکی و مالی وغیرہ پائیگاہ۔

چونکہ میری روانگی بہ نیابت اعلیٰ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی بغرض شرکت جلسۂ تہنیت جشن جوبلی علیا حضرت ملکۂ معظمۂ قیصر ہند دام سلطنتہا بمقام لندن مقرر ہوئی ہے ابتدا ماہ رجب سنہ روان مین روانگی ہوگی اگرچہ میری حالت حضر و حالت سفر مین میرے اور میرے علاقہ دارون کے حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی پرورش فرما و محافظ عزت و حرمت ہین بہرحال نظر بہ پرورشی مینذول

روانہ ہو جاؤن - اسٹاف منتخب ہوا سامان مہیا ہوا تاریخ
مقرر ہو گئی - لیکن آپکے ذمہ جو وسیع ملک پائیگاہ
و فوج و جاگیرات خانگی کا کام تہا آخر اوسکام ضروری
تہا پس آپ نے اپنے اس زمانۂ غیر حاضری مین تمام اہم امور
ریاست پائیگاہ و فوج و جاگیرات خانگی کے انتظام و انصرام
کے لئے اپنے برادر عزیز نواب وقار الامرا بہادر جنکو حقیقت
آپ اپنا قوت بازو بلکہ یک جان دو قالب خیال فرماتے تہے
انصرام امور پائیگاہ کے لئے مقرر فرمایا - اور یہ امید ہی
ظاہر کی کہ حضرت اقدس و اعلے ہی اس تقرر کو پسند فرماوینگے
چنانچہ جو حکم بوقت روانگی آپ نے معتمدین و عہدہ دار
و سررشتہ داران وغیرہ کی نسبت صادر فرمایا ہے
اوسکو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین جس سے ناظرین اندازہ
فرماوینگے کہ آپ اپنے برادر عزیز کسقدر اعتبار

اجرا رہین گے اور کوئی نیا کام نیا قاعدہ بلا اشد ضرورت اجرا نہ ہوگا۔

۳۔ مین قبل از سفر اپنے ایک اعلان نامہ جس مین تواریخ مقامات درمیان راہ تا انگلستان ونشان ومنزل شہر لندن درج رہین گے تبصریح تمام مرتب کرونگا تاکہ اوس سے برادر عزیز وتمامی عہدہ دار واقف رہین اور برادر عزیز ہر ہفتہ مین جو ڈاک ذریعہ جہاز دُخانی روانہ ولایت ہوتا ہے ذریعہ روزنامچہ کے یا تار برقی کے صحت وسلامتی ذات بابرکات حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی اور میری محل خاص کی جو ہمشیرہ حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی کی ہین میرے نزدیک روانہ کرین گے۔ بعد فیوز انگلستان کے دوسرا اعلان نامہ وہان سے مرتب کر کر روانہ کرونگا کہ اوس سے زمان مراجعت تک کی آگہی ہوگی۔

فرماتے رہین گے لیکن واسطے اجرائے کار خاص میرے
اقتدار کے اور نگرانی امور مفوضہ عہدہ دارون کے برادرم
عزیز نواب وقار الامرا بہادر کو منصرم کیا ہون یقین ہے کہ
اس کارروائی کو حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی نہایت
پسند فرمائین گے اور امور مستدعیہ مین برادر عزیز کی حل مشکل
فرماتے رہین گے۔

ف ۱ ۔ مین بیسوین ماہ روان سے امتحاناً اور واسطے تمانیت
خاطر کے اپنا اقتداری کام برادر عزیز کو تفویض کرتا ہون
اور اپنے معتمدون اور سردفترون سے امید رکھتا ہون کہ امور
متعلقہ جس طور سے میری حاضری مین سرانجام دیتے تھے
اوسیطرح بہ استعانت و منظوری برادر عزیز کے
سرانجام دین گے۔

ف ۲ ۔ میری مراجعت تک ابواب جاریہ حسب مستمرہ

ف ۷۔ ضابطۂ انتظام مال مین جن دستورات کا داخلہ دیا گیا ہے اور وہ ابھی ناتمام ہین حسب مستمرہ مجلس معینہ مین طے ہو کر بدستخط منظوری برادر عزیز کے اجرا ہونگے

ف ۸۔ معاملات انتظام جدید وکوتوالی تعلقات وصدر محبس وغیرہ کے بہی ذریعۂ معتمد مالی وملکی کے بمنظوری برادر عزیز کے انجام پاوینگے اور تعلق ناظم عدالت کا معاملہ کوتوالی مین بہ مقدمات معاملۂ عدالت کے رہیگا اور معتمد مالی وملکی کا بمقدمات انتظامی وغیرہ۔

ف ۹۔ ناظم عدالت ومعتمد مال کے روبکارات کا سرنامہ اگرچہ میرے نام سے رہیگا لاکن اجرائی بحکم برادر عزیز کے لکھی جاویگی۔

ف ۱۰۔ محلات کا اندرونی انتظام محلات کے مرضی کے

ف ۴ - تمامی معتمدون و سردفترون کو بہ مقدمات اونکے امور متعلقہ کے اگرچہ اقتدرات ضروری دیا ہون اور مقدمات واجب التعمیل و لازم الالتوا سے آگاہ کیا ہون لاکن جو مقدمات کہ اون کے زاید الاقتدار ہین اوس مین دستخط منظوری برادرعزیز کی ضرور لینا چاہیئے -

ف ۵ - معتمدین و سر دفتر کہ امور زاید الاقتدار مین برادر عزیز کے نزدیک کوانغذ پیش کرکے منظوری لین گے فہرست اون کی تصریح درج تختہ علحدہ ہے

ف ۶ - جو کوانغذ مداخل مخارج رقومات کے سررشتہ خزانہ جات و توشکخانہ و محلات وغیرہ وغیرہ سے برادرعزیز کی منظوری کے لئے پیش ہون گے بعد ملاحظۂ اسناداتِ میرے دستخطی کوانغذ کے دستخط کیا کرین گے -

المرقوم ۱۲ ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ ہجری۔

دستخط

آسمان جاہ

الحاصل جب پورا سامان سفر تیار ہوگیا اور احکام ضروری متعلقہ پائیگاہ آپنے جاری فرما دئے حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی سے رخصتی قدمبوس حاصل فرماکر تاریخ ۲۸ مارچ ۱۸۸۷ء مطابق ۲ رجب ۱۳۰۴ھ ہجری روز دوشنبہ ۱۱ بجے شب کو اسٹیشن حیدرآباد سے مع مفصلۂ ذیل ہمراہیوں کے روانہ یورپ ہوے۔

مسٹر کوبرن چیف سکرٹری۔ دوسابہائی پریوٹ سکرٹری سید رکن الدینخان بہادر ایڈیکانگ۔ کپتان عبداللہ بیگ افسر اسٹاف۔ ڈاکٹر اعتماد الحق اسٹاف سرجن۔ و محمد یسین خانساماں اور سات نفر مردمان شاگرد پیشہ وغیرہ

موافق حسب مستمرہ رہیگا اگر کبھو محلات کے متعلق کوئی امر لایق نگرانی برادر عزیز کے متصور رہووے امید ہے کہ برادر عزیز بہ اطلاع و رضامندی میرے والدہ صاحبہ قبلہ و محل خاص کے سطے کیا کرینگے ۔

ف ۱۱ ۔ مین اپنے تمامی علاقہ داران اہل سیف و اہل قلم کو آگاہ کرتا ہون کہ اس میرے سفر چند روزہ مین بالادست و زیردست و حاکم و محکوم باہم مانند شیر و شکر رہین تاکہ بفضلہ تعالے مین حسب وقت بخیر و عافیت یہان آؤن بمعائنۂ حسن اتفاق تمامی علاقہ داران کی شکر و سپاس جامع المتفرقین کا بہ تہہ دل ادا کرون ۔

ف ۱۲ ۔ اب مین ختم تحریر مین اپنی خوشنودی ظاہر کرتا ہون کہ موافق تحریر فقرات صدر کے برادر معز کام کیا کرین گے ۔

ممدوح کی ٹرین روانہ ہونے کے بعد بلدہ واپس ہوے -
دوسرے روز صبح کو یعنی ۴ ر رجب سنہ ۱۳۱۴ ہجری روز چہار شنبہ
نواب صاحب معز بمبئی پہونچے اور فیٹسر جرالڈ ہوٹل
مین فروکش ہوے جہان مشایعت کے لئے نواب میر لائق علیخان
سر سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار عالی تشریف فرما
ہوے اور گیارہ مہر بنام حضرت امام ضامن علیہ السلام
باندہین - اسکے بعد لارڈ و لیڈی رے گورنر بمبئی سے
ملاقات ہوئی - اون کے وہان دعوت لنچ کہائی - اور
لارڈ رے گورنر بمبئی نے بہت سی ملاقاتی چٹہیان لنڈن کے
بڑے بڑے امرا و عہدہ دارون کے نام نواب صاحب
ممدوح کے نام دین - دوسرے روز نواب صاحب
ممدوح مع ہمراہیون کے ڈاسنے کو بالاڈینو پر سوار ہو کر
راہی یورپ ہوے - اگرچہ میرا قصد تہا کہ مجملی حالات

اسٹیشن پر مشایعت کے لئے تمام امراء و عمائدین و معززین بلدہ جمع تھے۔ اور خاص ملازمین و مقربین پائیگاہ کا تو یہہ حال تہاکہ خارج از تحریر ہے گویا کہ کوئی روح کو اون کے جسم سے کھینچے لئے جارہا ہے لیکن مجبور تھے۔ سب بدل و دست بدعا تھے اور ہر ایک کی زبان پر یہہ شعر جاری تہا۔

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

اکثر رفقاء و مصاحب و جانثار بمبئی تک مشایعت کے لئے ہمراہ رکاب گئے اور جہاز کے رخصت ہونے کے بعد مدعائے سلامتی و واپسی نواب صاحب ممدوح واپس ہوے نواب سرخورشید جاہ بہادر واڑی تک مشایعت کے لئے تشریف لے گئے رخصتی ملاقات کرکے نواب صاحب

باوجود اصرار و معروضات مولوی صاحب
معزّ اس کے شائع کرنے کی منظوری دینے
مین تامل فرماتے رہے اتفاق سے
وہ مسودہ سفرنامہ قلمی نواب صاحب
مرحوم مغفور سے مجھے ملگیا اس کے لئے اپنے
دلی دوست مولوی سید مرتضیٰ صاحب
پرسنل اسسٹنٹ وحال اتالیق انگریزی
صاحبزادہ صاحب بلند اقبال نواب محمد معین الدینخان
بہادر دام اقبالہ و اجلالہ کا ازحد مشکور و ممنون ہون کہ مولوی
صاحب موصوف نے جب مجہہ سے یہہ سنا کہ مین سوانح عمری
نواب صاحب ممدوح لکہنا چاہتا ہون اور میری یہہ تمنا ہے
کہ سفرنامہ یورپ بہی اوسمین شامل ہو تو بطیب خاطر مسودہ
مجھے مرحمت فرمایا۔ پس مین نے ناظرین کو مختصر واقعات

اس سفر کے لکھکر ناظرین کو ضروری و اہم واقعات
سفر سے آگاہ کرون لیکن میری خوش قسمتی سے ایک مسودہ
سفرنامہ کا جو جو اہر مین تولنے کے قابل ہے مجھے ملگیا
یعنے جسوقت نواب صاحب ممدوح بغرض سیاحت
یورپ بلدہ سے روانہ ہوے آپ نے اوسی روز سے
اپنا سفرنامہ بطریق روزنامچہ لکھنے کا انتظام فرما لیا تھا
اور بعد واپسی تمام پرچہ جات روزنامچہ مولوی سید
مرتضی صاحب پرسنل اسسٹنٹ پرویٹ سکریٹری کو
عنایت ہوے - جنہون نے بہت محنت و عرقریزی کے
ساتھہ اوسکو ترتیب وار جمع کیا اور ہمیشہ نواب صاحب قبلہ
کی خدمت مین معروضہ کرتے رہے کہ اگر ارشاد ہو تو اسکو
بطریق سفرنامہ یہہ خانہ زاد اپنے نام شائع کرے لیکن چونکہ
نوابصاحب قبلہ کا مزاج ہمیشہ سے شہرت پسند نہ تھا

ظاہر ہو جائینگے۔

المختصر۔ نواب صاحب ممدوح جہاز ڈامی نیکو بالاڈینو مین بندر بمبئی سے مع ہمراہیان سوار ہو کر براہ عدن سویز کو بتاریخ ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۸۳ء مطابق ۱۰ رجب سنہ ۱۳۰۰ ہجری روز چہارشنبہ پہونچے جہان گورنر سویز مسمی رشید بے اور مسٹر جیمس کمانڈنگ افسر ملاقات کے لئے تشریف لائے اور عرصہ تک بذریعۂ ترجمان گفتگو ہوتی رہی کیونکہ گورنر ممدوح صرف عربی زبان جانتے تھے وہان سے نواب صاحب قبلہ قاہرہ روانہ ہوے۔ اسٹیشن تک گورنر صاحب وکمانڈنگ افسر صاحب مشایعت کے لئے تشریف لائے۔ دوسرے روز نواب صاحب قاہرہ پہونچے ۱۴ اپریل مطابق ۱۹ رجب روز جمعہ کو دس بجے سر ایولین بیرنگ صاحب بہادر حال لارڈ کرومر گورنر قاہرہ خدیو کے جانب سے ایک عمدہ گاڑی لیکر ۵ منٹ

سفر کے بدلے سوانح عمری نواب صاحب مرحوم کے ساتھہ ہی
ساتھہ اونکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی سفرنامہ کے ذریعہ یورپ
کی سیر کرانا بہی مناسب و موزون خیال کرکے بجنسہ سفرنامۂ
قلمی نواب صاحب موصوف کو اس سوانح عمری کے حصۂ دوم
مین شائع کردیا ہے جسکے معائنہ سے ناظرین کو علاوہ واقعات
و حالات سوانح عمری کے سفر دور و دراز یورپ کے
دلچسپ حالات خاص نواب صاحب معز کے قلم کے لکھے
پڑہنے سے تفصیلی حالات و واقعات سفر ظاہر ہونگے
جس سے بڑہکر مفصل واقعات کا لکہنا میرے امکان سے
خارج ہے۔ پس اس مقام پر مین مجمل واقعات و اہم امورات
و ضروری باتین درج کرنا مناسب سمجہتا ہون کیونکہ سفرنامہ
جو حصہ دوم مین لکہا گیا ہے اوس کے پڑہنے سے ناظرین کو
تفصیلی واقعات و روزانہ حالات سفر پورے طور سے

خاص دستخطی فوٹوگراف نواب صاحب ممدوح کو عنایت کیا
اور اپنا خاص ریل کا سیلون مرحمت فرمایا جس مین سوار
ہوکر نواب صاحب قبلہ باآسایش تمام بغرض سیاحت
اسکندریہ تشریف فرما ہوے۔ ۱۶ اپریل مطابق
۱۲ رجب کو نواب صاحب نے اسکندریہ پہونچکر خدیو معظم
کا جہاز ملاحظہ فرمایا جہاز کے کپتان حسن بے نے آکر ملاقات
کی اور گارڈ نے سلامی اوتاری خدیو معظم کا جہاز ملاحظہ فرما کر
نواب صاحب ممدوح بہت خوش ہوے بوقت ملاحظہ فرمائی
جہاز بیانڈ بجتا رہا۔ بعد ملاحظۂ جہاز وہان سے رخصت ہوکر
دوسرے جہاز پر سوار ہوکر مع ہمراہیان نیپلس روانہ ہوے
جو ملک اٹلی کا مشہور شہر ہے وہان سے ملک اٹلی کے
شہرون مثلاً وینس۔ فلارنس روم وغیرہ کے سیاحت
فرماتے ہوے سوئٹزرلینڈ تشریف فرما ہوے اور

قبل استقبال کے لئے تشریف لائے نوابصاحب ممدوح مع اسٹاف کے خدیو معظم کے شرف ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوے۔ خدیو معظم توفیق پاشا لب فرش تک استقبال فرماکر نواب صاحب ممدوح کو لے گئے نواب صاحب ممدوح نے اپنے ہمراہیون کو خدیو معظم کے روبرو پیش کیا تخمیناً بیس منٹ تک ہمکلام رہے۔ بیرنگ صاحب گورنر ترجمان تھے اسکے بعد قہوہ و سگریٹ کی تواضع ہوئی۔ رخصت کے وقت بھی خدیو معظم نے نواب صاحب ممدوح کو لب فرش تک تشریف لاکر مرخص فرمایا ہرچند نواب صاحب موصوف فرماتے رہے کہ اسقدر تکلیف و تکلف فرمائی کی ضرورت نہین۔ لیکن جناب ممدوح نے اپنے اخلاق نوازش سے اوسی طرز سے ملاقات فرمائے جیساکہ بادشاہون کے شایان ہے۔ جناب خدیو معظم نے اپنا

اور نذر پیش کئے بعد ازآن اپنے ہمراہیون کو بھی پیش کیا جناب
ممدوح نے نہایت اخلاق سے نواب صاحب سے استفسار
فرمایا کہ کیا آپکا یہہ پہلے مرتبہ انگلستان مین آنا ہوا ہے
جسکا جواب نواب صاحب ممدوح نے اثبات مین دیا
کچھ اور مختصر گفتگو ہونے کے بعد برخاست فرماکر
واپس ہوے۔

١٧ مئی موافق ٢٢ شعبان سنہ ١٣٠٤ ہجری روز سہ شنبہ کو
آپ جناب پرنس آف ویلز ولیعہد بہادر کی دعوت بال
مین مدعو ہوے۔ جناب پرنس نے بڑی تپاک سے مصافحہ
فرمایا اور اثنائے گفتگو مین یہہ ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد
مین آپکے لئے ایک جلیل القدر خدمت تجویز ہوئی ہے
جسکی وجہ سے آپکا یہان زیادہ قیام نہو سکے گا (یہان
پرنس ممدوح کا اشارہ خدمت مدارالمہامی حیدرآباد کیجانب

قریب دو بجے کے سر جرالڈ فٹز جرالڈ صاحب تشریف آ
اور اپنے ہمراہ نواب صاحب ممدوح کو اسٹیشن لے گئے
نواب صاحب ممدوح کے ساتھہ کرنل کو برن چیف سکرٹری
اور سید رکن الدین خان ایڈیکانگ تھے اسٹیشن سے
جناب ملکہ معظمہ کے خاص سیلون مین سوار ہو کر جو پہلے ہی
مقرر تھے دنڈرز کو روانہ ہوے وہان سے گاڑی مین سوار
ہو کر جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کے محل موسوم بہ ونڈزر کیاسل
کو مع ہمراہیان روانہ ہوے جہان نواب صاحب ممدوح
کے لئے ٹفن کا اہتمام تہا۔ ٹفن سے فارغ ہونے کے بعد
سر جرارڈ فٹز جرالڈ صاحب نواب صاحب ممدوح کو مع
ہمراہیون کے جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی شرف ملازمت
کے لئے لے گئے۔ نواب صاحب ممدوح قدیم دستور کے
موافق جناب ملکہ معظمہ کو آداب تسلیمات بجا لائے

بھی مدعو تھے۔

۱۲ ٫ مئی مطابق ۲۷ ٫ شعبان ۱۳۰۴ ہجری روز شنبہ کو دربار

لیوی مین نواب صاحب ممدوح کو شریک ہونا تھا جہان

کسی سبب سے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند تشریف نہ لاسکین

اور جناب پرنس آف ویلز نے جناب ممدوحہ کے قایم مقام

ہوکر ملاقات فرمائی تھی اثنائے قیام لندن مین نواب صاحب

ممدوح سے بڑے بڑے امراء وغیرہ مثل لارڈ نارتھ بروک

ولیڈی ولارڈ کرانس و ڈیوک آف کیمبرج و سرپیل

گریفن و جنرل فریزر و جارج کلارک و مسٹر جونسن و

کرنل وسس ٹیوڈی وغیرہ وغیرہ سے ملاقات ہوی

جو ہندوستان مین آکر گئے تھے اور جنسے نواب صاحب

ممدوح سے پرانی ملاقات تھی۔

۱۴ ٫ مئی کو نواب صاحب ممدوح کی دعوت انڈیا آفس مین

تھا جو لایق علیخان سالار جنگ کے مستعفی ہونیکی وجہ سے خالی
ہو چکی تھی اور جسپر حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے
نواب صاحب ممدوح کا انتخاب و تقرر فرما دیا تھا۔ اور
جو خبر ولایت تک مشہور ہو چکی تھی) نواب صاحب ممدوح
نے جواب دیا کہ مجھے خود جلد یہان سے چلے جانیکا سخت
افسوس ہے لیکن مجھے حکم آگیا ہے کہ بعد ادائے مراسم
و شرکت تقریب جوبلی یہان سے روانہ ہو جاؤن۔ پس
حسب الحکم عمل کرونگا۔

اس دعوت مین دوسرے ملک کے روسا وغیرہ بھی شریک
تھے مثل مہاراجہ کوچ بہار و مہاراجہ سر پرتاب سنگہ وغیرہ اور
وغیرہ۔ دوسرے روز بکنگھم پیالیس مین ڈرائنگ روم کی
دعوت تھی جہان نواب صاحب ممدوح مع اپنے ایڈیکانگون کے
شریک ہوے۔ اس دعوت مین ممالک غیر کے سفیر وغیرہ

وہان سے نواب صاحب ممدوح منچسٹر دبرمنگھم وغیرہ شہرونکی
سیاحت فرما کر ۹ جون مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۰۴ھ ہجری
کو پھر لندن مین داخل ہوے جو ڈپوٹیشن حضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی جانب سے شریک تقریب جلسہ جوبلی
ہونے والا تہا اسکے ساتہہ ظفرجنگ شمس الملک بہادر بہی لندن
آکر نواب صاحب ممدوح سے ملاقات فرماے - اور
سردار دلیر الملک بہادر ہوم سکرٹری سے نے خریطہ اور
تحایف جو منجانب گورمنٹ نظام پیش ہونے تہے
لاکر نواب صاحب ممدوح کی خدمت مین گذرانے نوابصاحب
معزنے تمام تحایف کی جداگانہ فہرستین مرتب کرائین
جو تحایف کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جناب مین
اور جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف کنٹ کے
خدمات مین پیش ہونے کے تہے وہ تمام علحدہ علحدہ مرتب

ہوئی جہان ڈنر مین خود پرنس آف ویلس مع پرنسس
آف ویلز بھی شریک تھے۔ اس دعوت مین میزسکے ٹکرے
علیٰحدہ علیٰحدہ کئے ہوے تھے جس میز پر جناب پرنس آف ویلز
بہادر تشریف رکھتے تھے اوسی پر پرنس ممدوح نے بکمال
اخلاق نواب صاحب ممدوح کو بھی یاد فرماکر اپنے ساتھ
بیٹھنے کا افتخار بخشا۔
چونکہ تقریب جوبلی کو عرصہ تہا اسلئے نواب صاحب ممدوح
نے اس عرصہ مین اسکاٹ لینڈ کی سیر کا بھی قصد فرمایا
اور مع ہمراہیان اسکاٹ لینڈ روانہ ہوگئے۔ اسکاٹ
لینڈ کے گورنر صاحب کو انڈیا آفس سے پہلے ہی ہدایت
ہوگئی تھی کہ جو مقامات قابل دید ہون اوسکی سیر نواب صاحب
ممدوح کو کرائین حسبہٗ گورنر صاحب ممدوح نے قلعہ وغیرہ
اور جو جو مقامات قابل دید تھے ہمراہ ہوکر اونکی سیر کرائے

۱۲ رجون ۱۸۸۵ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۰۲ ہجری
روز سہ شنبہ پروسشن مقرر تہا۔
پروگرام کے موافق نواب صاحب ممدوح کی دوگاڑیان
جوبلی کے پروسشن مین شریک تہین باقی تمام راجہ و
مہاراجہ ورؤساء ہندوستان جو شریک جوبلی ہوے
تہے اونکی صرف ایک ایک گاڑی شریک پروسشن
تہی پروسشن مین نواب صاحب ممدوح کے ہمراہ نواب
ظفرجنگ بہادر وسردار دلیرالملک بہادر وکرنل
کوبرن چیف سکرٹری ومسٹر بلاتھہ ویٹ تہے پروسشن
کی شرکت کے بعد جملہ تقاریب جوبلی مین نواب صاحب
ممدوح کو حسب پروگرام شرکت کا اعزاز حاصل ہوا
چنانچہ اسکے تفصیلی واقعات سفرنامہ نواب صاحب ممدوح کے
معاینہ سے (جو حصہ دوم مین شائع ہوا ہے) تمام وکمال

کراے سرجرارڈ ولئرجرالڈصاحب نے نواب صاحب
ممدوح کو منجانب سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا یہ اطلاع
دے کہ جناب ملکہ معظمہ نے یہہ ارشاد فرمایا ہے کہ
بعد تقریب جوبلی اعلیحضرت کا خریطہ لیا جائیگا اور اسلئے
نواب صاحب ممدوح کو ایک ہفتہ اور لنڈن مین
قیام فرمانا ضروری ہوا پس نواب صاحب ممدوح
نے بغرض حصول اجازت تار حیدرآباد کو دیا جہان سے
حضرت اقدس و اعلے کا ارشاد بذریعۂ تار شرف صدور
پایا کہ حسب منشاء جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند ایک ہفتہ کی
قیام کی نواب صاحب ممدوح کو اجازت دیجاتی ہے
تاکہ بعد فراغ جملہ رسوم تقریب جوبلی واپس ہون
حسبہٗ نواب صاحب ممدوح نے ایک ہفتہ اور قیام
فرمایا آخرش تقریب جوبلی کی تاریخ پہونچی بتاریخ

فرمائے تھے داخل کئے اور جو تحائف کہ پرنس آف ویلز بہادر و ڈیوک آف کناٹ کے لئے بہیجے گئے تہے وہ بہی داخل کئے افسوس ہے کہ بہت تلاش کے بعد بھی مجھے اونکی تفصیلی فہرستین نہین مل سکین لہذا درج کتاب نہو سکین۔

جب تمام تقاریب جلسہ جوبلی سے آپ نے فراغت حاصل فرمائے تو بتاریخ غرہ جولائی ۱۸۸۵ع موافق ۹ شوال سنہ ۱۳۰۲ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند سے رخصتی ملاقات فرما کر مع ہمراہیان جہاز ونیکٹا نامی پر بندر ڈوور سے سوار ہو کر بعجلت تمام روانہ ہوے اگرچہ آپکو اکثر اصحاب نے منع کیا کہ یہہ موسم سفر جہاز کے لئے ناموزون ہے اور اکثر دریا مین طوفان وغیرہ کی شدت رہتی ہے لیکن چونکہ آپکو آقائے ولینعمت کا حکم اقدس

ناظرین پر واضح ہونگے جملہ دعوتون وگارڈن پارٹیون
و قواعد فوج وغیرہ مین جو بہ تقریب جلسہ جوبلی پنجاہ سالہ
ہوئین اون سب مین نواب صاحب ممدوح شریک رہے
اور خاص ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند کی عنایات بیغایات آپکے
حال پر مبذول رہین۔ جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف
کناٹ و شاہزادگان عالی تبار آپ کے ساتھہ دوستانہ
و اخلاقانہ برتاو فرمایا کرتے تھے جو سفرنامہ کے ملاحظہ سے
ناظرین پر روشن ومنکشف ہوگا۔
جب آپ کل تقاریب جلسۂ جوبلی سے فارغ ہوچکے تو
تاریخ ۳۰۔ جون ۱۸۸۷ عیسوی مطابق ۸ ہ شوال ۱۳۰۴
حضور ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند کی جناب مین باریاب ہوکر
حضرت اقدس و اعلے بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کا
خریطہ پیش فرمایا اور جوتحائف کہ حضور پرنور نے روانہ

ممدوح مع اسٹاف و نواب انتصار جنگ بہادر و مولوی
افضل حسین و مسٹر فرید ونجی و اکثر ملازمین و مقربین
و جان نثاران پائیگاہ مثل کرنل نیل صاحب و راے تلجاپرشاد
مہتمم خزانہ و سررشتہ دار افواج پائیگاہ و حافظ غلام محمد
و نور اللہ خان ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ معتبرین حاضر و موجود
تھے۔ آپ نے جہاز سے اتر کر سب سے بخندہ پیشانی
ملاقات فرمائی اور ہر ایک شخص نے قدمبوس ہو کر
شرف ملازمت حاصل کیا۔ بمبئی مین دو روز قیام فرما کر
راہی بلدۂ فرخندہ بنیاد ہوے اثناے راہ مین آپنے
گلبرگہ شریف مین ایک روز قیام فرمایا اور زیارت
حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ سے
مشرف ہوے محتاجین و مساکین کو کھانا کھلایا گیا اور خیرات
تقسیم ہوئی۔

فوری واپسی کی نسبت پہونچ چکا تہا آپ نے ان تمام خطرات کا کچہہ بہی اندیشہ نفرمایا اور راہی ہوگئے مصداق اسکے

جسکی کشتی کا ناخدا ہو خدا ✤ لاکہہ طوفان ہو تو کیا ڈر ہے۔

الحاصل بتاریخ غرۂ جولائی ۱۸۵۵ء مطابق ۹ شوال ۱۳۰۱ھ سوار جہاز ہوکر براہ کیاس و برنڈزی وغیرہ بہ عجلت تمام سفر فرماکر بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۸۵۵ء موافق ۲۵ شہر شوال ۱۳۰۱ھ بندر بمبئی مین داخل ہوے اثنائے سفر مین آپکے جہاز کو سخت طوفان رہا اور آپکے سب ہمراہی مرض طوفان مین مبتلا رہے لیکن آپکو سبکی فکر ہمشیہ رہتی تہی اور اور ایک ایک ادنے ملازم کے حال کے نگران و خبرگیران رہتے تہے یہان تک کہ اپنی ذات سے اونکو کہانے وغیرہ کی تاکید فرمایا کرتے بندر بمبئی پر آپکے استقبال کے لئے نواب وقار الامرا بہادر برادر عزیز نواب صاحب

آپ نے اس امر پر متوجہ کیا۔ بعد مین معلوم ہوا کہ بوقت
مدارالمہامی خود آپ نے اس تعمیر کی مثل طلب فرما کر
اسکی نسبت سخت احکام صادر فرمائے۔ اس بیان سے
میرا یہہ مقصود تہا کہ ابتدا سے آپکو ہر ایک مقدمات و معاملات
جزوی مین بہی بد دیانتی پسند نہ تہی۔ اور آپ ہمیشہ سے
بد دیانت عہدہ دارون کے سخت دشمن تھے۔ گلبرگہ
شریف سے بعد ادای نیاز و فاتحہ وغیرہ آپ راہی
بلدۂ فرخندہ بنیاد ہوے۔ یہان آپ کی رونق
افروزی کی خبر پہلے ہی سے مشہور تھی اور آپ کے
متقربین و جان نثاران پائیگاہ کا جوش قدمبوسی حد سے
زیادہ گذر گیا تہا بمصداق اسکے۔ ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۔ آتش شوق تیز تر گردد

کیونکہ سب لوگ اپنے آقائے ولی نعمت کو جو مثل مان باپ کے

آپ حین قیام گلبرگہ شریف بنگلہ صوبہ داری مین فروکش ہوئے تھے۔ وہان کے عہدہ دار مثل صوبہ دار صاحب وتعلقدار صاحب وغیرہ وغیرہ بغرض انتظام واستقبال حاضر تھے۔ آپ کے ہمراہیون سے ایک صاحب کا بیان تہا کہ جس بنگلہ مین آپ تشریف رکھتے تھے وہ اوسی زمانہ مین کئی ہزار کی لاگت سے ذریعۂ تعمیرات تیار ہوا تہا اور جس روز آپ وہان ٹہیرے ہوئے تھے اتفاق سے بارش شدید ہوئی اور تمام مکان ٹپکنے لگا آپ نے اوسیوقت محکمہ تعمیرات کی کارروائی پر افسوس ظاہر کرکے فرمایا کہ سرکاری ہزارہا روپیہ صرف ہوتا ہے اور اسطرح لاپروائی اور عہدہ دارون کی عدم توجہی سے کام خراب بنتا ہے چنانچہ جو عہدہ دار مثل انتصار جنگ بہادر وغیرہ آپکے ہمراہ تھے اونکو بھی

وغیرہ کے نام بذریعۂ تار برقی صادر فرمائے تھے کہ کوئی صاحب بغرض استقبال اسٹیشن پر نہ آوین اور نہ کوئی اور تکلف وغیرہ جو ایسے استقبالی رسوم کے وقت ہوتے ہین ادا ہون بلکہ اپنے جملہ ملازمین ومتعلقین پائیگاہ کو آگاہ فرمایا کہ جو شخص بغرض استقبال ریلوی اسٹیشن پر آویگا اوس سے مین سخت ناخوش ہونگا اس سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ آپکو حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی سے کسقدر عقیدت تھی اور آپ حضرت کے ملال سے کسقدر متاثر ہوتے تھے الحاصل باوجود اس ممانعت واحکام سخت کے بھی ایک کثیر مجمع عامۂ خلایق کا آپکے استقبال کے لئے اسٹیشن بلدہ پر موجود تھا اور آپ بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ چہار ماہ کامل کے سفر دور ودراز یورپ کے بعد داخل بلدہ ہوئے۔ آپ کے جملہ ملازمین ومتعلقین ومقربین آپ کی شرف ملازمت وقدمبوسی سے مستفید و

اپنے ملازمین و متعلقین پر نظر شفقت و پرورش رکہتے تھے
اس جہاز کے سفر دور و دراز یوروپ کے چند روزہ
مفارقت کے بعد ہوا اون پر سخت ناگوار تہی اونکے دیکھنے
اور شرف ملازمت و قدمبوسی حاصل کرنے کے لئے
بہت بیتاب تھے اور جوق جوق استقبال و حصول
قدمبوسی کے لئے جمع ہونیکو مستعد اور یہی حال تمام عہدہ داران
و امراء و معززین شہر کا بھی تہا۔ کیونکہ تقرر عہدۂ جلیلہ
مدار المہامی کی خبر زبان زد خاص و عام ہوچکی تہی اور
اس لحاظ سے ان صاحبون کا اشتیاق حصول قدمبوسی
بھی کچھ بیجا نہ تہا۔ لیکن اونہین ایام مین حضرت قدر قدرت
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے ایک صاحبزادہ کی رحلت
کی خبر وحشت اثر بندر بمبئی مین آپ کے گوش گذار ہوچکی
تھی۔ پس آپ نے اوسی لحاظ سے سخت احکام اپنے معتمدین

اوس کے بعد حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے خدمت مدار المہامی پر (جو سالار جنگ میر لایق علیخان کے مستعفی ہونیسے خالی ہوئی تھی) کسی لایق وتجربہ کار امیر کا تقرر ضروری خیال فرماکر آپکو منتخب فرمایا اس سے بہتر انتخاب غیر ممکن تہا کیونکہ سر سالار جنگ اول کے بعد آپکا وسیع تجربہ اور لیاقت مسلمہ تھی اور آپ نے جس خیر خواہی و وفاداری وجان نثاری کا ثبوت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کی کم سنی مین دیا تہا وہ اظہر من الشمس تہا۔ پس بتاریخ ۸ ہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری آپکا تقرر خدمت جلیلہ مدار المہامی پر ہوا اور بذریعہ جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲۰ ہ شہریور ۱۲۹۶ ف جلد چہارم صفحہ (۸۷) (جسکی نقل ذیل مین درج ہے) باضابطہ مشتہر کیا گیا۔

نقل جریدۂ غیر معمولی

بہرہ یاب ہوسے ہ العیش کہ باد صبح گلبو آمد ؎ می نوش کہ آب رفتہ در جو آمد ؎ خوش باش کہ بخت خفتہ سر بالا کرد ؎ دولت ونشاط تہنیت گو آمد ؎ آوسی روز کرنل مارشل کے ہمراہ حضرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی کی دیوڑہی مبارک پر حاضر ہوکر آداب عرض کرائے اور دوسرے روز افتخار باریابی حاصل کرکے نذر گذرانے اور تمام کیفیت تقریب جوبلی و ملاقات جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی حضرت اقدس والے علا کی خدمت مین عرض کی۔ اعلیحضرت مدظلہ العالی عرصہ تک بکمال نوازش و شفقت خسروانہ آپ سے تفصیلی حالات سفر یورپ و جشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند وغیرہ دریافت فرماتے رہے اور جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند و شاہزادگان والا تبار کا اخلاقانہ و نوازشانہ برتاو سنکر نہایت مسرور و محفوظ ہوسے

خوشنودی فرماتے ہین۔

تمام رعایا و برایائے دکن اس انتخاب وتقرر سے نہایت
راضی وخوش ہوے اور اپنے مالک و ولی نعمت حضرت
اقدس و اعلےٰ کے حق مین دست بدعا۔ ؎

کیا پیر و مرشد نے جو انتخاب ؎ حقیقت مین اعلی تہا وہ انتخاب
عطا کرتے ہین جسکو عہدہ حضور ؎ سمجہہ لیتے ہین دلمین یہ بالضرور
کہ اس عہدہ کو دیگا انجام یہہ ؎ بخوبی بجا لائیگا کام یہہ
کہین دور کیون جائے اے جناب ؎ وزارت ہی کا دیکھئے انتخاب

عموماً رعایا و برایائے دکن کا عام مقولہ اور عام راے
آپکی نسبت نہایت ہی عمدہ تھے۔ جو ذیل کے اشعار سے
ظاہر ہے اور جو ایک لایق شاعر نے آپ کی ہردلعزیزی
کی نسبت عام راے کا اظہار اپنی مثنوی مین نظم
کیا ہے۔

جلد چہارم روز شنبہ تاریخ ۲۰ شہریور ۱۲۹۶ف

مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۳۴۵ صفحہ ۸۷

علاقۂ پولیٹکل فنانس

حکم حضرت اقدس واعلےٰ

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے بنظر مراحم خسروانہ نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر آسمانجاہ بہادر کو خدمت جلیلہ مدار المہامی سرکار عالی پر جو کہ نواب سر سالار جنگ بہادر کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کے مستعفی ہونے کیوجہ سے خالی ہوئی ہے سرفراز فرمایا۔

(۲) - اس موقع پر حضرت اقدس و اعلےٰ تمام معین المہامان و معتمدین اور صدر عہدہ داروں کی کارروائی پر جو کہ حضرت نے بوجہ ملاحظہ فرمانے کام مدار المہامی کے دیکھے اظہار

گئی بھول وہ اوج اور برتری
زمین پر اوتر آئی ہے مشتری

تھے حاضر در آسمانجاہ پر
کہ سرکار کو کوئی کردے خبر

بجا ہے یہ ہر ایک کا انبساط
بچھایا خدا ہی نے ایسا بساط

ہوا جس سے حاصل دلونکو سرور
مراحم کا ہر روز پایا وفور

خوشی سے ہر اک دل ہوا باغ باغ
تفکر تردد سے پایا فراغ

سراسر رفاہ خلایق ہوئی
مسرت کا موقع ہے یہ واقعی

ہوے آپ جیسے مدار المہام
بہت عمدہ عمدہ ہوا انتظام

کہ ہی مثل جس کا نہ مانند تھے
بکار آمد اور فائدہ مند تھے

ہی مشکور خلقت ہزاران ہزار
نہ کچھہ حد ہی جسکی نہ کوی شمار

ہوے انتظامات بے انتہا
کہ منجر ہے ہر اک سوی فائدہ

کسیکو بھلا یاد کیونکر رہے
اگر ایک ہووے تو کوئی کہے

آپنے خدمت جلیلۂ مدار المہامی سلطنت آصفیہ سے سرفراز

نہین خوف کچھہ خصم بد خواہ کا ‏ کہ یہہ دور ہے آسمان جاہ کا

امیرون مین اعظم رفیع المکان ‏ خجل فیض سے جسکے دریا و کان

امارت کی زینت ریاست کی زیب ‏ اسی ذات سے ہے وزارت کی زیب

وزارت کو فخر آپ کی ذات سے ‏ کرم کو مباہات اسی ہات سے

مہ و مہر شادان نظر آتے ہین ‏ ستارے خوشی سے کھلے جاتے ہین

خبر ہے یہ مشہور بازار مین ‏ کہ زہرا کا مجرا ہے دربار مین

برنگینی و شوکت و احتشام ‏ ہے قوس قزح خیمہ برائے اسلام

ملین اب جدائی کو مدت ہوئی ‏ خوشی سے یہ خواہش ہی قطبین کی

سعید و مبارک کا ہی دور اب ‏ ہے روپوش اندیشہ سی ذوذنب

یہہ اقوال ہین سبع سیارہ کے ‏ کہ عرصہ ہوا ہمکو پہرتے ہوے

تھی مدت سے جس عہد کی جستجو ‏ وہ آیا ہی پوری ہوئی آرزو

اب آوارہ پہرنیسے کیا فائدہ ‏ کرو بیٹھہ کر شکر اللہ کا

بمنت عطارد کی ہے التجا ‏ قلمدان والا مجھے ہو عطا

مین ہوے اور جسطرح خزانہ معمور اور رعایا خوشنود و ملک سرسبز و شاداب تہا اوسکے تفصیلی حالات مشرح آئندہ درج کئے جاوینگے۔

نقل جریدۂ غیر معمولی

جلد چہارم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۳ شہریور ۱۲۹۶ ف موافق ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری صفحہ (۸۹)

علاقہ پولیٹکل و فنانس

حکم مدار المہام سرکار عالی

اشتہار

منجانب ہز اکسلنسی نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی چونکہ حضرت ولی نعمی بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے

ہوکر بارگاہ ایزدی مین دوگانہ شکر وسپاس ادا فرمایا
اور نذر سرفرازی اپنے آقائے ولی نعمت حضرت
بندگانعالی کی خدمت اقدس مین حسب دستور پیش فرماکر
جائزہ خدمت مذکورہ کا لیا اور بعد اخذ جائزہ جو اشتہار
تمام رعایا و برایائے دکن و جملہ ساہوکار و تجار کی آگہی
کے لئے بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ بذریعہ جریدہ غیرمعمولی
جلد چہارم صفحہ (۸۹) شائع فرمایا اوسکی نقل بہی ہم ذیل
مین درج کرتے ہین جس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آپنے
کسقدر سچے اور مستحکم وعدے اصلاح ملک و فنانس ریاست
و انتظام آئین و قوانین ملک کے فرمائے اور یہہ بھی
ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے کہ اون وعدون کے ایفا
مین آپنے کسقدر سعی و کوشش کی اور اوس مین کامیاب
ہوئے جو جو اصلاحین اور انتظام آپ کے عہد وزارت

پہلے اشتہار کے ذریعہ سے جو مین اپنی مدار المہامی کے بعد مشتہر کرتا ہون اطمینان دلاتا ہون کہ جہان تک میرے امکان مین ہے مین اپنا تمام وقت اور ہمت اور توجہ و محنت کو آپ سب کی بہتری اور ملک کی خیر خواہی مین صرف کرون گا۔

۳۔ نواب سر سالار جنگ مختار الملک میر تراب علیخان مرحوم کا طویل زمانہ مدار المہامی جن کے ساتھہ مجھکو سولہ برس تک ملکی انتظامون مین شریک رہنے کی خوشی حاصل رہی ہی میرے سامنے بطور ایک روشن مثال اور نمونہ کے ہوگا اور جو بات کہ مرحوم موصوف کی قسمت مین نہ تھی اور خوش قسمتی سے مجھکو حاصل ہے یعنے حضرت خداوندی کی حکمرانی کی قوت اور برکت وہ میری کشتی مہمات انتظام ریاست کی ناخدائی فرماوینگی اور

مراحم خسروانہ سے مین نے منصب وزارت سے سرفرازی
پائی اور مدارالمہامی کے عہدہ کا جائزہ لیا لہذا اب بعد
اس دعا کے کہ خداوند تعالے جلشانہ مجھکو ہمیشہ اپنے
پادشاہ اور ملک کی خیرخواہی اور خدمتگذاری مین
نیک توفیق بخشے اور میرے نیک ارادون مین مجھکو
کامیاب کرے اور بعد ادای شکر اون نوازشات
اور خداوندیون کے جن سے حضرت خداوندی نے
اپنے اس آبائی خانہ زاد کو اس بڑی ذمہ داری کی خدمت
سے سرفراز فرمایا اور جو ایک ایسا شکر ہے کہ لفظون کے
ذریعہ سے ادا نہین ہو سکتا مین حضرت کے تمام امرا اور
جاگیردارون اور زمیندارون اور ساہوکارون
اور تجار اور عہدہ داران اہل قلم و اہل سیف اور
عموماً تمامی رعایائے سرکار عالی کو اس سبب سے

تعلیم اور درستگی اشاعت کے ذرائع کو وسعت دینا
باشندون کی صحت اور تندرستی کی حفاظت کیواسطے
شفاخانون کی تعداد مین جو اب بہت کم ہین اضافہ کرنا
اور خصوصاً پردہ نشین عورتون کے معالجات مین
سہولت کرنا رعایا کی راحت و آرام کیواسطے ضروری
تدابیر کو کام مین لانا اور امن اور عافیت اور عدل
و انصاف کو ترقی دینا۔ عدالتون کے احکام کی بلاناجائز
تاخیر در عایت تعمیل کرانا۔ اور محابس کی حالت کو
جو بہت اصلاح طلب ہے درست کرنا۔ ریلوی او
معدنیات کی کمپنیون کو جنکی کارروائیون سے
ملک کی دولت اور بہبودی کی ترقی کی امید ہے
ہر ایک ضروری اور مناسب مدد دینا کہ جس سے
اون کے کام مین آسانی اور ملک کو فائدہ ہووے

مجھکو کامل یقین ہے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اور اُسکی جانشینون سے بھی جنکی دلی خواہش ہمیشہ اس ملک کی بہبودی اور فلاح کی رہی ہے مجھکو ہر ایک واجبی مدد پہونچے گی۔

فقرہ۔ مین اس موقع پر ملک کے سامنے تفصیل کے ساتھ بہت وعدے کرنا نہین چاہتا بلکہ جو کچھہ میرے ارادے ہین انشاءالله تعالی مین اونکو اپنے کامون سے ثابت کرونگا صرف اسقدر کہنا کافی سمجھتا ہون کہ میرا فرض عین یہہ ہوگا کہ ملک کے ہر صیغہ کے انتظام کے بیئے جن قواعد و ضوابط کی ضرورت ہو زمانہ کی رفتار کے ساتھہ ساتھہ آگے بڑھاؤن اور ملک کی زراعت اور تجارت کو جو ملک کی دولت کے دو وسیع چشمے ہین۔ ترقی دینا۔ صنعت و حرفت کو جس مین اب بہ نسبت سابق کے کچھہ انحطاط نظر آتا ہے سنبھالنا

اور میری دایمی کوشش یہہ ہوگی کہ اپنے پادشاہ اپنے
آقا اپنے مالک کی غلامی اور فرمان برداری ورضا جوئی
مین ہر وقت ثابت قدم رہون اور جیسے کہ اس کوشش
مین کامیابی حاصل کرنا ابتدا سے میری دلی تمنا رہی ہے
ویسے ہی اون تعلقات دوستی ویکجہتی کو ملحوظ رکہنا بلکہ
مستحکم کرتے رہنا میرا کام ہوگا جو حضرت خداوندی
کی گورنمنٹ کو نسلاً بعد نسل گورنمنٹ قیصری سے ساتھہ
رہے ہین۔
آخر مین مجھکو امید ہے کہ تمام عہدہ دار جو اعضائے
سلطنت ہین اور جنکی مدد سے مجھکو اپنے ان تمام ارادون
مین کامیاب ہونے کی پوری توقع ہے اپنے اپنے
کامون مین اطمینان اور خوشدلی اور ہمت اور استقلال
کے ساتہہ مصروف اور رہر وقت اور ہر حالت مین

اعلی ترین فرایض میری خدمت کے ہونگے اور سب سے بڑھکر اہل ملک کے حقوق کو بطور کامل ملحوظ رکھا جائیگا اور مداخل و مخارج کے انتظام کا اور کفایت شعاری کے ساتھہ موجودہ آمدنی کی بہتر طور پر استعمال کا ہر وقت خیال رہیگا تاکہ سلطنت کے قرضے جن کی تحقیق و تنقیح کی تکمیل کیجاویگی ادا ہو جاوین اور خزانہ کی عمدہ حالت جو ملک کی ہر قسم کی ترقی کے لئے سب سے ضروری آلہ ہے اور جس کے بغیر مفید سے مفید کام بہی اختیار نہین کیا جا سکتا قایم رہے۔

فہ۔ امور مذکورہ کے متعلق جن اصلاحون کی وقتاً فوقتاً ضرورت ہوگی اونکی تمام تجویزین بعد کامل غور کے منظوری کے لئے حضرت خداوندی مین پیش کیجاوینگی۔

فرما وینگے۔

(۲) اگرکسی معتمد کو کوئی ضروری کام درپیش ہو اور وہ سوائے روز ہائے معینہ کے دوسرے روز ملاقی ہونا چاہین تو پرپویٹ سکرٹری کے ذریعہ سے اطلاع دین۔

(۳) اگر سوائے معتمدین کے دوسرے افسران سررشتہ یا عہدہ داران سرکار مدارالمہام سرکار عالی سے سرکاری کامون کی ضرورت سے ملاقات کرنا چاہین تو اپنے اپنے معتمدون کے وقت پر آوین اور بہتر ہوگا کہ اپنے اس ارادہ سے وہ اپنے صیغہ کے معتمد کو بھی مناسب وقت پر اطلاع کر دین تاکہ جس معاملہ پر گفتگو ہونیوالی ہو معتمدین اون کا غذات کو بھی اپنے ہمراہ رکھین۔

(۴) اسکے علاوہ جبکہ کسی کو مدارالمہام سے ملنا ہو تو

رعایا اور خصوصاً رعایائے زراعت پیشہ کی بہبودی
اور فلاح اور آرام وراحت کی تجاویز مین مشغول رہینگے
کیونکہ یہی ایک امر ہے جسکے واسطے حضرت خداوندی
نے مجھکو کل امور سے زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ۱۱ شہر
ذی قعدہ ۱۳۰۴ہجری

اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰے

تختہ تعین اوقات ملاقات نواب مدار المہام بہادر
سرکار عالی

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی تختہ تعین اوقات
مصرحۂ بالا بغرض اطلاع وآگہی جمیع خاص وعام
مشتہر کیا جاتا ہے۔

(۱) مدار المہام سرکار عالی بروزہائے معینۂ پیشی بوقت
مقررہ ہر ایک معتمد سے اجرائے کار کے لئے ملاقات

تختۂ تعین اوقات پیشی معتمدین در پیشی مدارالمہام سرکار عالی							
نشان	یوم	۰۲ — ۳	۳ — ۰۳	۰۳ — ۴	۴ — ۰۴	۰۴ — ۵	۵ — ۰۵
۱	شنبہ	معتمد مالگذاری	معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ	معتمد فوج باقاعدہ	معتمد پولیٹکل وفنانس	ناظم دفتر ملکی	صدر محاسب وخزانہ
۲	یکشنبہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	دوشنبہ	معتمد عدالت وکوتوالی	۰	معتمد تعلیمات	معتمد پولیٹکل وفنانس	ناظم دفتر ملکی	صدر محاسب وخزانہ
۴	سہ شنبہ	معتمد مالگذاری	معتمد فوج بیقاعدہ	معتمد انگریزی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵	چہارشنبہ	معتمد تعمیرات عامہ	معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ	معتمد فوج باقاعدہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	پنجشنبہ	معتمد عدالت وکوتوالی	معتمد فوج بیقاعدہ	معتمد انگریزی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	جمعہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰

وہ اپنی درخواست پریوٹ سکرٹری کے پاس بہیجدین

پریوٹ سکرٹری مدارالمہام کی اجازت لیکر ملاقات کیوقت

سے اطلاع دینگے ۔

(۵) پریوٹ سکرٹری اون تمام انتظاموں سے جو وقتاً فوقتاً

مدارالمہام کی ملاقاتون کا ہوا ہو اٹیڈیکانگ کو مطلع کردیا کرینگے

ایڈی کانگ اوقات معینہ پر آنیوالون کو لین گے اور اونکی

اطلاع مدارالمہام کو کرین گے اور ملاقات کرائین گے

پچاس ہزار روپیہ ملا کرینگے اور یہ کہ ٹھیکہ پانچ سال کے لئے کمپنی مذکور کے قبضہ مین رہیگا اور کمپنی کو تمام معادن دکن پر قبضہ اور کام کرنیکا اختیار دیا گیا کمپنی نے ولایت مین اس کام کے لئے دس لاکھ پونڈ کے شیرز یعنے حصہ جاری کئے اسکی تمام کارروائی بزمانہ سرسالار جنگ مدارالمہام سابق بذریعہ سردار دلیر الملک بہادر ہوم سکریٹری طے اور تصفیہ پاچکی تھی اور عہدہ دار مذکور کو بطور کمیشن سرمایہ کا جو تہائی حصہ دینا قرار پایا تہا اوسکے معاوضہ مین واٹسن کمپنی نے حصہ جات اون کے نام منتقل کردئیے اور یہہ سب کارروائی صیغۂ راز مین طے پاگئی عہدہ دار صاحب موصوف نے ایک چالاکی اور بھی کی کہ ولایت سے فوراً واپس ہوکر اوسقدر حصہ جات جو اونکو کمیشن مین بطریق ناجائز ملے تھے فی الفور کسی طریق سے سرکار عالی کے

بعد ادای شکریہ ایزد ذو الجلال و آقائے ولی نعمت آپنے
ملک و رعایا سے جو جو وعدے بذریعۂ اشتہار مرقوم العصدر
فرمائے اوسکے ایفا رمین اپنے کو ہمہ تن وقف کر دیا
اور جو جو اصلاحین آپ نے اپنے زمانہ مین کین وہ
بعد کے واقعات سے ناظرین پر اچہی طرح سے ظاہر
ہو جائینگی۔

سب سے پہلے آپ ایک بڑے عہدہ دار کیجانب
متوجہ ہوے جبکا زمانہ مدار المہامی سابق مین نظام گورنمنٹ
مین بہت بڑا اعتبار و اعتماد تہا اور جسکی وساطت سے
معاملہ معدنیات و ریلوی وغیرہ سلطنت آصفیہ کا تصفیہ
ہوا تہا۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ بذریعہ سردار دلیر الملک
معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ واٹسن کمپنی سے معدنیات کے
ٹہیکہ کی نسبت یہہ قرار داد ہوا کہ سرکار عالی کو سالانہ

حصہ جات مرقوم الصدر کی بابت خزانہ سرکار سے
وصول کی گئی ہے فوراً واپس داخل سرکار کیجاوے
رقم کے واپس دینے مین بہت حیلہ و حوالہ ہوا آخر ش
جب سخت تقاضا گورنمنٹ نظام سے ہوا تو مجبوراً نقد
ساتھہ لاکھہ روپیہ داخل کئے اور بقیہ پندرہ لاکھہ روپیہ
کے عوض اپنی کل جائداد واقع بمبئی (جو اسی ناجائز رقم
سے خریدی گئی تھی) گورنمنٹ نظام مین مکفول کردی گئی -
اسطرح سرکار عالی جو ساڑے بائیس لاکھہ روپیہ بددیانتی
اور چالاکی سے حاصل کئے گئے تھے خزانۂ عامرہ مین
واپس ہوے اور از سر نو جدید اسکیم مشورۂ عہدہ داران
و وکلاء و بیرسٹران لایق و تجربہ کار تیار ہوے
جسکی روسے ٹہیکہ سابق بحال رہا لیکن سرکار کو جو رقم
سالانہ بابت معدنیات سابق مین وصول ہونا قرار پایا تھا

ہاتھہ فروخت کرکے خزانہ سے نقد روپیہ حاصل کرلیا
اور بیفکر ہوگئے جسوقت اس قسم کی کارروائی ولایت مین
واٹسن کمپنی سے ہو رہی تھی نواب سر آسمانجاہ بہادر
بھی ولایت مین تشریف رکھتے تھے اور کسیطرح سے
آپکو تمام چالاکیون کی خبر ہوگئی تھی اور آپ نے اس
تمام ٹہیکہ وغیرہ کے معاملہ کو نظر اشتباہ سے ملاحظہ فرمانا
شروع کیا تہا اور بعد مراجعت بلدہ جب آپکو پوری پوری
تصدیق اس امر کی ہوگئی کہ سراسر بددیانتی کا برتاو
اس معاملہ مین ہوا ہے تو آپنے فوراً اونکی معطلی کا حکم صادر
فرمایا حسبہ معتمد سردار دلیر الملک بہادر عہدہ ہوم سکرٹری
سے معطل کئے گئے اور بجائے اون کے سید علی صاحب
بلگرامی منصرم ہوم سکرٹری مقرر ہوے۔ بعد معطلی بہادر
موصوف سرکار سے یہہ حکم صادر ہوا کہ جو رقم

واصلاح کا آئینہ تھی جسکے ملاحظہ سے حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نہایت محظوظ ومسرور ہوے اور حضرت اقدس واعلےٰ نے آپ کے انتظام وکارگذاری سے اپنا کامل اطمینان وخوشنودی ظاہر فرمائے۔

سرفرازی نواب سرآسمان جاہ بہادر

تاریخ ۱۴ ۔ شوال ۱۳۰۵ھ ہجری مطابق ۲۵ ۔ جون ۱۸۸۸ء یوم دوشنبہ ایک عظیم الشان دربار مین جو خلوت مبارک مین منعقد ہوا اور جسمین تمام بڑے بڑے امرا اور جاگیردار اور جمعدار پیشگان اور دیگر عہدہ داران اہل سیف اور اہل قلم حاضر تھے حضرت پیر ومرشد بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے فرط نوازش شاہانہ اور مراحم خسروانہ سے نواب سر آسمانجاہ بہادر ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کو خلعت دیوانی سے سرفراز فرماکر عہدۂ دیوانی پر

اوسکی مقدار دوچند ہو گئی جس سے سرکار عالی کو کثیر فائدہ
ہوا۔ اور یہ جدید اسکیم جو نواب سرآسمانجاہ بہادر نے
بعہد وزارت بسیار منظور فرمائے تھے اوسکو ولایت مین
پارلیمنٹ نے بھی پسند کیا اور دکن ہینگ کا جھگڑہ بالآخر
طے ہو گیا۔
اسکے سوائے آپ نے ایکسال کے عرصہ مین ہر ایک
صیغہ کی ترقی اصلاح مین بے انتہا کوشش فرمائے۔ موازنہ
معمولی وقت اور ختم سال کے قبل حضور مین منظوری کے
لئے پیش ہی نہین کیا گیا بلکہ اوسمین بہت کچھہ اہم اور ضروری
اصلاحین بہی عمل مین آئین ہر ایک صیغہ مین ضروری
اصلاحین کی گئین جس سے کفایت شعاری کے ساتھ
عمدہ کام چلنا مقصود تہا۔ ختم سال پر ایک مکمل اڈمنیسٹریشن
رپورٹ پیش کی گئی جو آپ کے وقت کے انتظام و

ایک بہت بڑا شاندار دربار ہوا جسمین حضرت پیر و مرشد بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی بہ نفس نفیس اور دیگر امرا و عہدہ داران اور افسران افواج علاقہ سرکاریں شریک تھے اس دربار مین مسٹر ای پی ہاول رزیڈنٹ نے حضرتہ ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند کے طرف سے نواب سر آسمان جاہ بہادر کو معزز تمغہ طبقہ اعظم نائیٹ کمانڈر سلطنت ہند کا عنایت فرمایا اور اپنے ہاتھ سے نواب سر آسمانجاہ بہادر کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کے سینہ پر جانب چپ اوسکو لگایا ۔ سند سرفرازی تمغہ جو صاحب عالیشان بہادر نے عطائے تمغہ کے وقت سر دربار زبان انگریزی مین پڑھ کر سنائی اوسکا ترجمہ حسب ذیل ہے ۔

مستقل فرمایا خلعت مین حضرت غفران مآب نواب
میر نظام علیخان بہادر علیہ الرحمۃ کا ملبوس خاص عنایت
ہوا جسمین سات عدد جواہر بیش بہا شامل تھے۔جو حضرت
پیر و مرشد مدظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے
سر دربار مرحمت فرمائے حسب تفصیل ذیل۔

سرپیچ	طرہ	ہار	کنٹھی
ہے	ملسہ	ملسہ	ملسہ
			عہ

بازوبند	پہنچبند	دستبند
زوج	زوج	زوج

سرفرازی تمغۂ

کے۔سی۔آئی۔ای

اور دوسرے روز بتاریخ ۱۶ شوال ۱۳۰۵ ہجری
مطابق ۲۷ جون ۱۸۸۸ عیسوی یوم چہارشنبہ کو رزیڈنسی مین

و ملزوم ہین آپ کو حاصل رہے اور آپ اوسپر برقرار
اور اوس سے متمتع رہین۔
آج یکم جنوری ۱۸۸۸ء کو مابدولت کے پنجاہ و یکم سال
جلوسی مین بمقام ایوان دربار مابدولت موقوعہ آسبرن
مابدولت کے دستخط اور طبقہ مذکور کی مہر سے مکمل ہوکر
عطا کیا گیا۔

حسب الحکم سلطانہ

شرحدستخط

کراس

سند اعزاز نائیٹ کمانڈر طبقہ سلطنت ہند

بنام نواب بشیر الدولہ امیر اکبر سر آسمانجاہ

بہادر

مہر طبقہ سلطنت ہند

نقول ترجمہ

وکٹوریہ بفضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن وآیرلینڈ
حامی ملت وقیصرۂ ہند سلطانہ طبقہ اعظم سلطنت ہند
کیطرف سے نواب بشیرالدولہ امیر اکبر سر آسمان جاہ
بہادر مدارالمہام ریاست حیدرآباد کو بعد ما نیاسب کی
واضح ہوکہ ہر گاہ مابدولت کو منظور رہے کہ آپکو اپنے
طبقۂ اعظم مذکورۂ سلطنت ہند کا نائیٹ کمانڈر نامزد
ومقرر کرین لہذا حسب تحریر ہذا مابدولت آپکو
اعزاز طبقۂ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر کا عطا فرماتے
ہین اور بذریعہ تحریر ہذا آپکو اجازت دیتے ہین
کہ طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر ہونے کا اعزاز
ورتبہ مع اون جزو کل حقوق کے جو اوسکے ساتہہ متعلق

کہ ستارہ کو اپنے لباس بیرونی کے جانب یسار پہنین
اور استعمال کرین اور اوس فیتہ اور تمغہ کو بھی
جو مابدولت سے کے طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر کے
ساتھ مخصوص ہوتا ہے پہنین اور استعمال کرین اور
از روی اختیار مذکورۂ بالا مابدولت کے طرف سے
آپکو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ جز و کل حقوق و رعایتین
اور مدارج جو مابدولت کے طبقہ مذکورہ کے نائیٹ
کمانڈر سے تعلق رکھتے ہین آپکو حاصل رہین اور آپ
اوسپر برقرار اور اوس سے متمتع رہین مع اوس
ممتاز لقب کے استعمال و تمتع کے جو سلطنت مابدولت
کے ایک نائیٹ کو حاصل ہوتا ہے ۔ اور یہہ
جمیع امورات سے کافی و وافی طور پر حاصل رہین
جسطرح کہ آپ اوس صورت مین ان سے

مہر طبقہ سلطنت ہند

وکٹوریہ بفضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن وایرلینڈ۔ حامی ملت وقیصرۂ ہند سلطانہ طبقہ اعظم سلطنت ہند کیطرف سے نواب بشیرالدولہ امیر اکبر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام ریاست حیدرآباد کو بعد ماینا سب کے واضح ہو کہ ہرگاہ مابدولت نے بخوشی آپکو اپنے طبقہ اعظم مذکورۂ سلطنت ہند کا نائیٹ کمانڈر نامزد و مقرر کیا ہے اور ہرگاہ مابدولت کو اپنے طبقہ مذکورہ کے قوانین کے موجب قدرت و اختیار کامل اس امر کا حاصل ہے کہ آئین متعلقہ عطاے تمغہ کی پابندی سے معاف کردیں لہذا بتاثیر اوس اختیار کے جو مابدولت کو بحیثیت سلطانہ طبقۂ مذکورہ کے حاصل ہے بذریعہ تحریر ہذا آپکو قدرت و اختیار کامل عطا و مرحمت ہوتا ہے

دوسرے روز اسی تقریب مین ڈنر کی دعوت ہوئی جسمین رزیڈنٹ مسٹر ہاول سنے نواب صاحب ممدوح کا جام صحت تجویز فرماتے وقت حسب ذیل تقریر کی۔

ترجمہ اسپیچ مسٹر ہاول رزیڈنٹ حیدرآباد

لیڈیز اینڈ جنٹلمین

قبل اسکے کہ ہم میز پر سے اوٹہین مین آپ سب صاحبون سے خواہش کرتا ہون کہ آپ لوگ میرے ساتھ اوس فرض کے انجام دہی مین شریک ہون جو ایک طرح سے فرض بہی ہے اور خوشی بھی ہے آپ لوگ خوب جانتے ہین کہ آج ہم سب یہان اسلئے جمع ہوے ہین کہ سر آسمانجاہ کو تمغہ نائیٹ کمانڈر آف دی موسٹ ایمینیٹ آرڈر آف دی انڈین امپایر عطا کرین

آپ صاحبون سے مخفی نہین ہے کہ سر آسمان جاہ بہادر حیدرآباد
کے ایک بہت ہی معزز خاندان سے ہین۔ اور
وہ حضور نظام کے خاص قریب کے رشتہ دار ہونیکی
عزت رکھتے ہین۔ اون کے عم بزرگوار راول کو ریجنٹ
حیدرآباد اسٹیٹ کے تھے جو مشہور سر سالار جنگ
کے ساتھہ مقرر ہوے تھے۔ نواب ممدوح کے
بزرگ ہمیشہ سے خاص فوجی کمانڈر یعنی پائیگاہ خاص
سرداری پر حضور نظام کی ریاست مین مقرر ہوتے آئے۔
اور مجھے یقین کامل ہے کہ نواب سر آسمانجاہ بہادر
اپنے دل مین اپنے آبائی خدمات یعنی فوجی لایف کو
ضرور ترجیح دیتے ہونگے۔ اور اگر اپنی اوائل عمر سے
وہ بخوشی ہر موقع پر بجائے قلم کے تلوار کا استعمال کرتے
تو بلاشبہ اوسی مصروفیت وادای فرض کیوجہ سے

اور اس اعزاز پر اونکو مبارکباد دین۔

مین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ یہہ خطاب جناب ملکہ قیصرہ ہند دام اقبالہا نے ۱۸۷۸ع سے (اون لوگون کے لئے جاری کیا ہے جو جناب ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند اور سلطنت ہندوستان کے خدمات بجالاتے ہین)

اور یہہ بھی آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر گرانڈ ماسٹر آف دی آرڈر اور جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف انڈن برگ و ڈیوک آف کناٹ اور ڈیوک آف کیمرج اکسٹرا نیٹشس گرانڈ کمانڈر اور لارڈ کانیمرا۔ لارڈ رے لارڈ رابرٹس نیٹ گرانڈ کمانڈر ہین۔

ان تمام مرقوم الصدر معزز و منتخب فرقہ کے ساتھہ آج سر آسمان جاہ بہادر بھی شامل ہون گے۔

اور آپ کونسل آف ریجینسی و کونسل آف اسٹیٹس کے
ممبر بھی رہے رہین۔ سالگذشتہ آپ کو نیا تبًا اعلیٰحضرت
کے جانب سے جوبیلی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مین شریک ہونیکا
اعزاز بہی حاصل ہوا ہے۔ آخر مین آپ سب صاحبونکو
مطلع کرتا ہون کہ حضرت اقدس و اعلےٰ کے حسب خواہش
اور منظوری گورنر جنرل انڈ کونسل نواب صاحب ممدوح
ایکسال کے امتحان کے بعد حال ہی مین خدمت جلیلہ
مدار المہامی حیدر آباد پر مستقل فرمائے گئے ہین۔ حیدر آباد
گورنمنٹ کے خدمات درحقیقت انڈین امپایر اور قیصرۂ
ہند کے خدمات ہین اور جبکہ نواب صاحب ممدوح
کو اعزاز عظیم حیدر آباد گورنمنٹ سے عطا ہوا ہے تو
آپ بشبک بمعاوضہ اون خدمات کے جو آپ ہز مجسٹی
کے انڈین ایمپایر کے بجا لائے ہین مستوجب خطاب

آج وہ مثل ایک سپاہی کے بجائے ایک اہل قلم کے دنیا مین نامور ہوتے۔ جنگ افغانستان کے موقع پر نواب ممدوح نے اپنی اور اپنی فوج کے خدمات گورنمنٹ آف انڈیا کے سپرد کرنیکی خواہش و مستعدی ظاہر فرمائے تھے۔

جب آپکی آفیشل لائف شروع ہوئی تو آپ نے اوسمین تعلیم و تجربہ بحیثیت صدر المہام عدالت حاصل فرمایا جس خدمت کو آپنے بغیر کسی معاوضہ و صلہ کے قریبًا ۱۴ سال تک انجام دیا۔ اور یہہ صرف اس غرض سے کہ عندالخلوی خدمت کو رنجبشٹی اپنے کو اوسکے قابل بنادین۔

نواب ممدوح نے بارہا سرسالار جنگ کی زندگی مین اور مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار کی غیر حاضری مین خدمت مدارالمہامی کو منصفانہ انجام دیا ہے۔

رعایا و برایا کے فلاح و بہبود و رفاہ عامہ کے کاموں مین
شب و روز مصروف رہتے تھے ترقی زراعت و
تجارت ملک سے آپکو اسقدر دلچسپی تہی کہ آپکو جو موقع و
محل ان امور کی ترقی کا ملتا تھا اوسکو آپ کبہی فروگذاشت
نہین فرماتے تہے۔ چنانچہ آبپاشی ملک تلنگانہ کے لئے
بصدارت نواب وقار الامرا بہادر آپ نے ایک
مجلس کا تقرر فرمایا جسکا کام یہہ تہا کہ ملک تلنگانہ مین
جہان پانی کی اشد ضرورت تھی اور جہان بغیر پانی کے
کاروبار زراعت غیر ممکن تہا۔ ذرایع آبپاشی مہیا کر
او تالابون اور باؤلیون کی مرمت وغیرہ کرائے تاکہ
کاشتکارون کو آسانی ہو اس مجلس کو مبلغ دس لاکھ روپیہ
سالانہ ان کامون مین صرف کرنیکا اختیار دیا گیا۔
جس سے بہت بڑا انتظام ہوا اور تمام ملک تلنگانہ

ایجنیٹ آرڈر کے بھی ہین۔ نواب صاحب ممدوح نے ان
سرفرازیون کے اظہار مسرت او رمیمنت کے طور پر سرکاری
دفاتر اور مدارس مین ۱۹-۲۰ شوال سنہ ۱۳۰۵ ہجری یوم
شنبہ و یکشنبہ کو اور اضلاع مین جہان جریدہ پہونچے
اوسکے دوسرے دن سے ۲ دن کی تعطیل کا حکم بذریعہ
جریدہ اعلامیہ صادر فرمایا۔
آپکے استقلال خدمت جلیلہ مدار المہامی سے تمام رعایا
و برایائے دکن اسقدر خوش و مسرور ہوے جسکی حد و انتہا
نہ تھی۔ اور آپکی ہر دلعزیزی اسقدر تھی جو خارج از تحریر ہی
آپ پر آقائے ولی نعمت حضرت قدر قدرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی اسقدر عنایت و مہربانی مبذول تھی کہ
آپ نہایت اطمینان وتشفی وخاطر جمعی سے اپنی خدمت
جلیلہ و امور مفوضہ کے اہم امور کو انجام دیتے تھے اور

دل بڑہانے کے لئے عمدہ کام کرنیوالون کو ایکہزار روپیہ کا انعام مرحمت فرمایا اسکے سوائے تمام دفاتر بلدہ وضلاع پر یہہ حکم بہ سختی آپ نے نافذ فرمایا کہ اضلاع و بلدہ کے دفاتر وغیرہ کے خرچ مین حتےکہ صادر وغیرہ چہوٹی چہوٹی چیزون مین بہی ملکی مصنوعات کا لحاظ رکہا جائے اور حتی الامکان ملکی ساخت کی چیزین صرف کئے جاوین اور کاغذہ وغیرہ و دیگر اشیاء ملکی کارخانجات کے تیار کئے ہوے استعمال کرین اور مجالس اضلاع و بلدہ مین خاص صنعت وحرفت کو ترقی دینے کی نسبت احکام جاری فرمائے چنانچہ اکثر مجالس اضلاع و صدر مجلس بلدہ مین صنعت وحرفت کا کام نہایت خوبی کے ساتہہ جاری ہوا۔ ایک محکمہ زراعت و تجارت زیرنگرانی ایک لایق افسر کے قایم کیا گیا جسکا کام تہا کہ ملک کی زراعت و تجارت کو

سیراب و شاداب ہوا اور تمام رعایا و کاشتکار
از حد مسرور و مشکور ہوئے۔ اور اونکی خشک و سوکھی
کشت زار امید مین از سر نو تازگی آگئی۔ بقول شاعر
یہہ آپس مین کہنا ہی چھوٹا بڑا ✤ کہ اب سوکھے دہانون مین پانی پڑا
قلعۂ گولکنڈہ مین آپ نے ایک کارخانہ شالبافی
کا قایم کیا جس مین ملک کے یتیم و لاوارث بچون کو
شال بُننے کا کام سکھلایا جانے لگا۔ پنجاب وغیرہ سے
عمدہ کاریگر طلب اور اونکو شالبافی کی تعلیم دینے کے لئے
مقرر ہوے۔ چنانچہ چند عرصہ مین کارخانہ مذکور مین عمدہ عمدہ
شال و جامہ وار مثل کشمیر و لودہیانہ وغیرہ تیار
ہونے لگے۔ آپ نے خود بنفس نفیس ایک مرتبہ
تشریف فرما ہوکر کام ملاحظہ فرمایا اور کئی تہان
شال و جامہ وار کے خرید فرمائے اور از راہ قدردانی

جس طرح ترقی تجارت وصنعت وحرفت ملکی مین آپکو دلچسپی
تہی اوسیطرح آپکو یہہ بہی خیال تہا کہ ملک کو تعلیم یافتہ اور مہذب
بھی ہونا ضروری ہے چنانچہ جو ترقی تعلیم مدارس آپ کے
زمانہ مین ہوئی ہے سابق مین نہ تھی۔ اضلاع مین عام طور پر
مدارس قایم ہوے جہان لایق وقابل مدرسونکا تقرر ہوا
ہر ایک سمت کے لئے ایک انسپکٹر و ناظر کا تقرر عمل مین آیا
جو ہمیشہ دورہ کرکے مدارس کا معائینہ اور سالیانہ امتحان
مدارس وغیرہ لیا کرتے ہین۔ زبان ملکی مثل مرہٹی۔ تلنگی
وغیرہ کی تعلیم بہی ان مدرسونمین دیجانی شروع ہوئی۔
اسکے علاوہ متعدد گرل اسکول یعنے مدرسہ ہائے نسوان
بہی بلدہ اور اضلاع مین کہولے گئے۔ جنمین لڑکیون کو بہی تعلیم
دینے مین وہی سہولت ہوئی جو لڑکون کی تعلیم مین تہی۔ سرکاری
طور پر الونس مقرر ہوکر اکثر معزز عہدہ دارون

ترقی دینے کے وسائل مہیا کرے ۔ اور وقتاً فوقتاً سرکار کو
بہی ترقی تجارت وزراعت کی نسبت اپنی راے
سے آگاہ کرے ۔ چنانچہ اس محکمہ کے ذریعہ سے بہت سے
مفید کام ہوے اضلاع مین اکثر مقامات پر نمایش گاہین قایم
ہوئین جہان ملکی مصنوعات پیش ہوئین اور کاریگرون
وصناعون کی حوصلہ افزای و قدردانی کے طور پر سرکار سے
انعام عطا ہوے اسیطرح بلدہ مین بہی ایک نمایش گاہ
بمقام ملک پیٹہ قایم ہوئی جہان تمام ممالک محروسہ کے
مصنوعات جمع کئے گئے کئی روز تک یہ اگزبیشن قایم رہی
خود نواب صاحب ممدوح نے اسکا افتتاح فرمایا
اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے بہی جب کر اس نمایش گاہ کو
ملاحظہ اور اکثر اشیا مصنوعات سلطنت آصفیہ کو
نہایت پسند فرمایا ۔

انتظام ہو۔ ایسے جسطرح ملک و اہل ملک کا روحانی علاج
بذریعۂ تعلیم وغیرہ کیا جاتا ہے اوسیطرح اونکی جسمانی
صحت کے لئے بھی علاج و معالجہ کا کافی و وافی بندوبست ہو
چنانچہ انتظام شفاخانجات وغیرہ کیجانب آپکی خاص توجہ تھی
اور مختلف اضلاع مین ڈاکٹر و ڈریسر و کمپونڈرون کا تقرر
کیا گیا اور متعدد شفاخانجات کہولے گئے جدید چیچک برارونکا
تقرر عمل مین آیا۔ بلدہ مین جدید شفاخانجات قایم کئے گئے
اور اس مین لیڈی ڈاکٹر ونکا تقرر کیا گیا تاکہ مستورات کے
علاج مین آسانی ہو اسکے قبل اسطرح کا انتظام نہ تھا صرف
ایک شفاخانہ افضل گنج قدیم سے بلدہ مین قایم تھا اسی پر
آپ نے اکتفا نہین فرمایا بلکہ اکثر معززین و ساکنین
بلدہ علاج انگریزی سے تنفر تھے اور قدرتاً بھی اون کو
ڈاکٹری علاج مفید نہین ہوتا تھا کیونکہ ہمیشہ اور قدیم سے

وافسرون کے لڑکے سرکاری خرچ سے ولایت روانہ
کئے گئے کہ بیرسٹری ڈاکٹری وغیرہ کے امتحانات
مین کامیاب ہوکر ملک کے خدمات کے لئے تیار ہون۔
مدرسہ انجنیرنگ آپ کے زمانہ مین بمقام ورنگل کہولا گیا
جس مین فن انجنیری کی تعلیم دیجاتی ہے۔ یہہ آپکی فیاضی
جو ترقی تعلیم کی نسبت تہی ممالک محروسہ سرکار عالی تک
ہی محدود نہ تھے بلکہ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی
بہی اکثر مدارس مثل علی گڈہ کالج و مدرسہ دیوبند وغیرہ
کو بہی سرکار عالی کی جانب سے کافی مددمانہ عطا فرمائی
جاتی ہے۔
جسطرح رعایا کی ترقی تعلیم و تہذیب کیجانب آپ کی توجہ
مبذول تہی اسیطرح آپ کو یہ بہی منظور تہا کہ رعایائے
حضور نظام کی صحت و تندرستی وغیرہ کا بہی باضابطہ

جانون کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے وغیرہ وغیرہ لیکن
آپ اچھی طرح سے واقف تھے کہ جو طبیب مقرر کئے گئی
ہین وہ بیشک لایق وقابل وتعلیم یافتہ اور اصول علم طب
سے واقف ہین اور چونکہ اہل ملک اکثر اس طریقۂ علاج
کے زیادہ عادی و دل سے خواہان ہین لہذا اسیطرح ان
شفاخانجات یونانی سے ملک کو نقصان نہین پہونچ سکتا
بلکہ آپکا یہہ خیال تھا اور بالکل صحیح تھا کہ تقرر شفاخانجات
یونانی نہ صرف ملک مین پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جاینگے
بلکہ جو فن طبابت یونانی قریب المرگ ہے وہین از سرنو
جان تازہ آجائیگی۔ چنانچہ آپ نے ان اعتراضات اور
اور اون رکاوٹونکا جو اسکے تقرر مین پیدا ہوگئے تھے
کچھہ بھی لحاظ نہین فرمایا اور اُن کو محض رقیبانہ
و حاسدانہ اعتراضات سے زیادہ وقعت

یہ لوگ یونانی علاج کے عادی ہو رہے تھے لہذا ان لوگونکی آسایش و آرام کے خیال سے آپ نے چار شفاخانجات جدید کی افتتاح کا حکم صادر فرمایا جس مین خاص قدیم یونانی طریق پر علاج ہوتا ہے اور اوسمین لایق و حاذق اطباء یونانی کا تقرر کیا گیا اور عمدہ سریع التاثیر ادویہ یونانی مہیا کئے گیئں اسکے ساتھہ ہی ایک مدرسہ بھی طب یونانی کی تعلیم کا جاری کیا گیا اور ایک لایق و فاضل طبیب بعہدہ افسر الاطباء اِن شفاخانجات و مدرسۂ یونانی کی نگرانی کے لئے مقرر ہوا۔ اگرچہ ڈاکٹر لاری صاحب مشہور ناظم طبابت سرکار عالی نے ان تقررات سے سخت اختلاف کیا اور سرکار مین اس امر کی رپورٹ کی کہ ان یونانی شفاخانجات سے پبلک کو کچھہ فائدہ نہ پہونچیگا۔ کیونکہ اس فن کے لائق و تعلیم یافتہ حکما موجود نہین ہین اسلئے بجائے فائدہ کے اکثر

سرپرست نہ ہون اونکو تعلقدار ضلع بحفاظت تمام سرکار مین
روانہ کر دین اور سرکار سے یہہ بند وبست کیا گیا کہ
جسقدر اس قسم کے لاوارث و یتیم اطفال میسر ہون
وہ کارخانہ شالبافی قلعۂ گولکنڈہ مین بہیجے جاوین
کہ صنعت و حرفت کی تعلیم پاوین تاکہ جب وہ بڑے
ہون تو اپنی بسر اوقات کے لئے کسی کے محتاج نہ رہین
اور اپنے قوت بازو سے روٹی پیدا کر سکین اسوقت تک
اون کے خور و نوش و لباس کا بند وبست سرکاری
طور پر کیا گیا اور سرکار سے اونکی ہر طرح کی پرورش
و پرداخت کا حکم دیا گیا اور اون سے کار شالبافی وغیرہ
لیا جانا شروع ہوا اسیطرح جسقدر یتیم لاوارث لڑکیان
ضلعون سے جمع ہون اون کے لئے ورنگل مین ایک
مکان اسی غرض سے دیا گیا کہ وہان اون کے رہنے کا

نہین دی۔

فی الحقیقت اس سے آپ نے ملک اور خاص فن طبابت یونانی پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا جسکا شکریہ خارج از امکان ہے۔ اتبک یہہ شفاخانجات یونانی قایم ہین اور عام باشندگان حیدرآباد اس سے بہرہ مند او مستفید ہوتے ہین اور ہزارون جان بلب ان دارالشفائے سرکاری سے از سر نو زندگی پاتے ہین۔

ان تمام رفاہ عام کے کامون کے علاوہ آپ نے ایک اور احسان عظیم جو ملک کے ساتھہ کیا ہے اوسکی نظیر دوسرے مدارالمہامون کے زمانہ مین اگر دیکھی جا تو مشکل سے ملیگی وہ یہہ کہ ہر ضلع مین جو لاوارث اور یتیم و نیز اطفال مین جن کے مان باپ رشتہ دار اور کوئی

کہین کہین خود یہہ بیچارے فاقہ کی مصیبت سہتے سہتے اپنی عزیز
جانین گنواتے اس موقع پر منصف مزاج ناظرین سے یہہ
التماس ہے کہ اپنے دل مین انصاف کرین کہ سرآسمانجاہ
بہادر نے ملک کے ساتھہ کسقدر احسان کیا ہے۔ کیا کسی
مدار المہام نے اسقدر ہمدردی بنی نوع انسان کا ایسا بین
ثبوت دیا ہے۔ مین تو یہی کہونگا اور واقعی ہے بھی یہی
کہ اس قسم کا رقیق القلب ہمدرد بنی نوع انسان خیرخواہ
دولت آصفیہ بیچا یہی خواہ ملک و اہل ملک دکن مین
شاید ہی کوئی ہوا ہو۔ اس قسم کی آسایش اور آزادی
ان بیچارے یتیم اور لاوارث اطفال کے لئے پہلے
کہان تھی اگر تہا تو یہی تہا کہ کسی کے لونڈی غلام بنائے جاتے
یا کسی محل یا دیوڑہی مین گانیون وغیرہ کے فرقہ مین
داخل ہوتے یا کسی پادری کے پلّے پڑکر کرسٹان ہوتے

بندوبست کیا جائے اور اون کے لئے لایق و فاضلہ
استانیان معتبر رکی گئین کہ اونکو تعلیم زبان ملکی وغیرہ
دیجائے اور اون سے کام سینے پرونے کا لیا جائے
اون کے خورد ونوش ولباس وغیرہ کا سب خرچ
سرکار نے اپنے اوپر گوارا کیا اسکے علاوہ آپ کا
یہہ خیال تہا کہ اون کو فن دایہ گیری کی تعلیم دیجائے کہ جسکی
ملک کو سخت احتیاج ہے۔ واقعی یہہ ایسا مفید خیال تہا
کہ ملک جسقدر اسکی قدر کرے زیبا ہے انہین لاوارث
اطفال کی حالت ماقبل کا فوٹو اگر ناظرین ... کرین ...
کہیون تو یقین ہے کہ اکثر رقیق القلب ... آبدیدہ
ہو جائینگے پہلے ان لاوارث اطفال کی یہ
حالت تہی کہ کہین تو کوئی لونڈی غلام بنایا جاتا تہا
کہین عیسوی مشنری لیجا کر اونکو کرسٹان کرتے اور

جو کچھہ وہان سامان وغیرہ تیار ہوتا تھا اوسکو ملاحظہ فرماکر اکثر اشیا جو پسند خاطر ہوئین اوسکو داخل حضور کرنے کا ارشاد فرمایا اور اپنی بیحد خوشنودی و مسرت اس انتظام کی نسبت ظاہر فرمائی۔

سفر شملہ و کلکتہ وغیرہ

آپ نے ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ ہجری مطابق جولائی ۱۸۸۸ء عیسوی کو شملہ جاکر لارڈ ڈفرن سے ملاقات فرمائے اور اسیطرح بماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ ہجری بغرض استقبال لارڈ لنسڈون بہادر بمبئی تشریف فرما ہوے اور اوسی سال مین بماہ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ ہجری معلے القاب لارڈ لیانسڈون کی ملاقات کی غرض سے باجازت حضرت پیر و مرشد بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کلکتہ نہضت فرما ہوے آپکی غیر حاضری کے زمانہ مین آپ کے حسب خواہش

یا کسی طائفہ مین داخل ہوکر جرائم کے مرتکب ہوتے۔ غرض ہر طرح سے بیچارون کی زندگی خراب تھی یہہ سب اوسی ہمدردئ نوع انسان کا طفیل ہے کہ اس قسم سے اونکی پرورش وپرداخت وتعلیم وتربیت وحرفت آموزی وغیرہ کا بند وبست ہوا۔ ان تمام ہمدردیونکا حال معلوم ہونے کے بعد بھی اگر ہم ایسے لایق وفایق بھی خداد ملک کی قدر نکرین اور اوسکو دل سے خیر نہ دعا کرین تو یہ کہونگا کہ یہ سخت احسان فراموشی ہی۔ الغرض یہہ ایسا رفاہ عام کا کام ہوا ہے کہ جسکی نظیر ملنا دشوار وغیر ممکن ہے۔

جب اعلیحضرت قدر قدرت مدظلہ العالی بغرض شکار شیر ورنگل کیجانب تشریف فرما ہوے تو اس مدرسۂ اطفال لاوارث کو ملاحظہ فرماکر نہایت مسرور ہوے

گوشوارہ جمع خرچ علاقہ محابسی اور بندات سیاہہ کی نقل بہی اثنائے سفر مین آپ نے اپنے پاس بھیجنے کے متعلق حکم صادر فرمایا تھا جو اوسوقت کے جریدۂ غیر معمولی کے معائینہ سے واضح ہوتاھے اس سے بصاف ظاہر ہے کہ آپکو انتظام مملکت و عہدہ جسلیلۂ مدار المہامی کے اہم فرایض کی انجام دہی کے متعلق کسقدر فکر اور خیال تھا شملہ و کلکتہ کے سفر مین آپ کے ہمراہ اکثر معتمدین خاص و پرائیوٹ سکرٹری و ایڈی کانگ اور آپکا پورا اسٹاف تھا۔ کلکتہ کے سفر مین آپ کے ہمراہ مسٹر ہاول رزیڈنٹ بہی تھے۔ اس موقع پر تفصیلی حالات ان سفرون کے درج کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور موجب طوالت ہے لیکن جہان تک ان کے نتایج پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ

انصرام امور مدار المہامی کے لئے نواب وقار الامرا بہادر و نواب منیر الملک مرحوم مامور کئے گئے کہ تا واپسی نواب صاحب ممدوح ہر دو بہادران ممدوح بالاتفاق امور مشترک مدار المہامی کو انجام دین۔ اور اگر ضرورت ہو تو کسی اہم و مشترک امر مین آپ سے بہی استمزاج فرما وین۔

اسکے علاوہ معتمدین علاقہ و کوتوال صاحب بلدہ و ناظم کوتوالی اضلاع و دیگر عہدہ داران کو بہی حکم آپنے فرما دیا تہا کہ روزمرہ اپنے اپنے علاقہ کے متعلق ضروری او قابل اطلاع معاملات کی اطلاع میرے پاس بہی اثنائے سفر مین بہیجتے رہین اور یہ اطلاع اون اطلاعون کے علاوہ ہوگی جو بہادران ممدوح وقتاً فوقتاً اپنے جانب سے مجہے دیا کرین گے مختصر

تجویز فرمایا اوس سے صاف طور پر آپکی اسلامی ہمدردی
و دینداری کا بین ثبوت ملتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ آپنے
سر سید احمد خان سے یہ فرمایا کہ نام تو اسکا محمڈن کالج
ہے اور ایسی اسلامی دار العلوم مین کوئی مسجد نہین ہے
جسمین طلبا رجماعت سے نماز ادا کرین - چنانچہ اوسوقت
آپ نے مبلغ دس ہزار روپیہ کی منظوری اپنے
جیب خاص سے مرحمت فرمائے کہ اس رقم سے
تعمیر مسجد کیجائے کہ جس سے طلبا رجماعت سے نماز پنجگانہ
ادا کر سکین - محمڈن کالج اس تعمیر مسجد سے اسم با مسمیٰ ہوا -
امرای حیدرآباد مین آپکا سا حق پرست امیر بہت ہی کم
ہوا ہے باوجود اسقدر امارت و حکومت کے
آپکے مزاج مین انتہا درجہ کی خدا ترسی تھی اور مذہب
اسلام اور ہادی برحق کے آپ سچے پیرو تھے اسکی علاوہ

ان سفرون کے نتایج آپ کے حسب دلخواہ ہوے
اور آپکو پوری کامیابی ہوئی۔ اور یہ دو دوسرا یون اعنی
لارڈ ڈفرن و لارڈ لیانسڈون بہادر نے آپ سے
نہایت عمدہ طور پر ملاقات فرمائے اور آپ کے
تقرر و کارگذاریون کی نسبت اپنی خوشنودی ظاہر فرمائے
شملہ کے سفر کیوقت اثنائے راہ مین آپ نے علیگڈہ
کالج بہی ملاحظہ فرمایا جہان مشہور ریفارمر سید احمد خان
و دیگر ممبران کالج نے آپکا نہایت گرمجوشی سے استقبال
کیا آپنے مشہور محمڈن کالج کا ملاحظہ فرماکر نہایت
خوشنودی ظاہر فرمائے۔ اور ماہانہ جو امداد سرکار
نظام سے کالج کو دیجاتی تھی اوسمین دو سو پچاس روپیہ
ماہانہ کا اضافہ فرمایا اس سے آپکو جو دلچسپی تعلیم کی
نسبت تہی بخوبی عیان ہے اسکے علاوہ ایک امر جو اپنے

اسکی اعانت کرنا گویا اشاعت دین اسلام مین مدد دینا تہا اور ایسی اسلامی گورنمنت کا جیسی کہ گورنمنٹ نظام سے ہے پورا فرض تہا اور اس فرض دینی کو نواب صاحب ممدوح نے اپنے زمانہ وزارت مین ادا کیا۔ کلکتہ سے واپسی کیوقت آپ مہاراجہ بردوان اور مہاراجہ بنارس کے مہمان رہے جہان مہاراجگان ممدوح نے آپ کی دعوت بکمال اخلاق وخلوص فرمائی۔

بنارس سے روانہ ہوکر آپ اجمیر شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہوے بلدہ واپس ہوے۔

جب آپ مبمبئی بغرض مشایعت لارڈ ڈفرن واستقبال لارڈ لیالنسڈ(؟) وایسرائے ہند تشریف فرما ہوے تو

آپ نے مشہور شاعر ہندوستان مولوی الطاف حسین
صاحب حالی کو جنہوں نے اپنے مشہور مسدس مین
قوم اسلام کا مرثیہ لکہا ہے جسکے ہر ہر لفظ سے قومی
ہمدردی ٹپکتی ہے بنظر قدر دانی و قدر افزائی
سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر فرمایا۔ جس سے
تمام ہندوستان خصوصاً علیگڈہ و ممالک مغربی وشمالے
مین آپکی اس جود وسخا و قدردانی اہل کمال کا کمال شہرہ ہوا
ایسے ہی مدرسہ دیوبند کو جو ایک دینی مدرسہ ہے
اور جس مین حدیث تفسیر و فقہ وغیرہ کی
تعلیم ہوتی ہے آپ نے سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ
امدادی گورنمنٹ نظام سے دینا منظور فرمایا
درحقیقت ایسے مدرسہ کی اعانت موجب ثواب عظیم تہی
کیونکہ اسمین صرف دینی تعلیم دیجاتی ہے اور

ڈیوک ممدوح کی تشریف آوری کی حسب ضابطہ اطلاع
ہونے پر تمام شہر مین تکلف و آراستگی کیجانی شروع ہوئی
جابجا کمانین وغیرہ لگائی گیئن الحاصل اوسیطرح
تکلف کیا گیا جیسے کہ ایک معزز شاہی مہمان کے لئے
ضروری تہا۔ اسکے بعد یہہ ایک بحث پیش ہوئی
کہ ڈیوک ممدوح کہان فروکش ہونگے اگرچہ نوابصاحب
ممدوح نے اپنے باغ موسوم بہ بشیر باغ کو نہایت
تکلف و اہتمام سے آراستہ و پیراستہ کر رکہا تہا لیکن
اوسوقت کے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسٹر ہاول اسکے
مخالف تھے اور اونہون نے کہا کہ یا تو رزیڈنسی مین
قیام ہوگا یا سوال مین لیکن حضرت اقدس واعلے
کو یہہ منظور نہ تہا کہ شہزادہ والا تبار میرے مہمان ہوکر
رزیڈنسی مین قیام فرماوین چنانچہ آگیتا راسی غرض سے

وہاں آپ کی شہزادہ والاتبار جناب ڈیوک آف کناٹ
بہادر فرزند جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سے ملاقات
ہوئی جو احاطہ بمبئی کے کمانڈر انچیف کے عہدہ پر ممتاز
تھے اور جن سے آپ سے ولایت کی ملاقات تھی چنانچہ
بعد ملاقات آپ نے شہزادہ ممدوح کو حضرت
اقدس و اعلیٰ کی جانب سے بلدہ فرخندہ بنیاد میں
رونق افروز ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ شہزادہ
بہادر نے بکمال اخلاق و مہربانی آپ کی دعوت کو قبول
فرمایا اور بوقت فرصت ضرور بالضرور اپنے
ممالک دکن میں رونق افروز ہونے کا وعدہ کیا
آپ نے بعد واپسی حضور پر نور میں سے وعدہ مذکور
شہزادہ بہادر کی تشریف آوری کے وعدہ کو عرض کیا
جس سے اعلیحضرت کمال محظوظ و مسرور ہوئے۔ چنانچہ

تشریف لے گئے اور حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
اسٹیشن حیدرآباد تک تشریف فرما ہوے دو تین روز
حیدرآباد مین خوب ہی چہل پہل رہی دعوتین وڈنر وغیرہ
اور ملاقاتین آپس مین شاہی میزبان و شاہی مہمان
کے رہین جس سے اکثر ناظرین واقف ہون گے ڈیوک
ممدوح نے نواب صاحب ممدوح کے خانہ باغ مین
بہی تبقریب دعوت برکفیسٹ تشریف لاکر اپنے اخلاق
و نوازش و دوستانہ محبت و ارتباط کا ثبوت دیا۔
الغرض جتنے ایام ڈیوک ممدوح حیدرآباد مین تشریف فرما
رہے نہایت ہی تکلف سے آراستگی شہر و روشنی
وغیرہ کا اہتمام رہا سرور نگر مین ہرن کا شکار
و ملاحظۂ قواعد فوج و قلعۂ گولکنڈہ وغیرہ جتنے امور
شہزادہ ممدوح کی تفریح و دلچسپی کے لئے مناسب تصور

جناب ویسراے گورنر جنرل بہادر کو دیا گیا کہ کون مقام
شہزادہ والاتبار کے لئے تجویز کیا جائے وہان سے
یہہ منصفانہ جواب شرف صدور پایا کہ حضرت
اقدس و اعلےٰ خود چونکہ میزبان و شہزادہ والاتبار
اون کے مہمان ہین اس صورت مین حضرت کو اختیار کلی
حاصل ہے جس مقام کو چاہین حضرت پسند فرماوین
بالآخر بشیرباغ ہی مین شہزادہ ممدوح کا فروکش ہونا
قرار پایا۔ الحاصل بتاریخ ۰ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ
عالیجناب معلے القاب پرنس آف ویلس ڈیوک انڈ
ڈچیس آف کناٹ بہادر دام اقبالہ مع اشراف
حیدرآباد مین رونق افروز ہوکر بشیرباغ مین فروکش
ہوے نواب آسمانجاہ بہادر مدارالمہام سرکارعالی نے
اسٹیشن تا نڈورتک بغرض استقبال اس معزز مہمان کے

آپکو اسپنے زمانہ مدارالمہامی مین نہ صرف عالیجناب ڈیوک
آف کناٹ ہی کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہوا ہے
بلکہ آپکی زمانہ مدارالمہامی مین عالیجناب ہز رایل ہائینس
پرنس البرٹ وکٹر مرحوم وشاہزادگان روس و
شاہزادہ اسٹریا و شاہزادہ ملک سیام وجناب
لارڈ کانیمرا گورنر مدراس آپ کے مہمان رہے
اور بشیر باغ ہی مین فروکش ہوے۔
آپکے زمانہ مدارالمہامی مین جتنے شہزادگان والا تبار
وحکام نامدار رونق افروز حیدرآباد ہوے دوسرے
کسی زمانہ مین اسکی کم نظیر ملسکتی ہے۔ آپکی مہمان نوازی
کا انگلش سوسائٹی مین بہت شہرہ تہا اور اکثر
بڑے بڑے ڈیوک و لارڈ وغیرہ آپ کے مہمان
ہوتے رہے۔ اسکے علاوہ بڑے بڑے لارڈ و امرا

کیئے گئے۔ سب کا انتظام نہایت خوبی و خوش اسلوبی
سے کیا گیا تہا۔ اور جس شب کو کہ حضرت اقدس و اعلیٰ
کیجانب سے ڈنر دیا گیا اوس رات جسقدر روشنی
و آتشبازی وغیرہ کا اہتمام ہوا تہا خارج از تحریر ہی
اسکے علاوہ خاص آپ کے فرودگاہ کے لئے جو شیش باغ
آراستہ ہوا تہا اگر باغ ارم بہی اسکو دیکہہ پاتا تو شرم سے
پانی پانی ہو جاتا یا رشک و حسد کی آگ مین جل بہنکر تو وہ
خاک بنجاتا۔

اشعار

جہان ہو وین شہزادہ تو پہر نہ
وزیر معظم کا ہو وے مکان
ڈیوک الغرض خوب ہی خوش رہے
چپئے دن یہان سے روانہ ہوے

حضور دکن ہو وین خود میزبان
وہان کے تکلف کا ہو کیا بیان
مسرت کی ہر سے تھے اور قہقہے
مراعات سب حسب دانہ ہوے

ترجمۂ چیٹھیات انگریزی

چیٹھی ڈیوک آف فایف نمبر ۱

پورٹمن اسکویر ۱۹ جنوری ۱۸۹۳ء

ڈبلو

شفیق سر آسمانجاہ

نامۂ نامی مین جو تہنیت آمیز مضمون مندرج ہے اوسکا مین بے انتہا ممنون و مشکور ہون جسکی ڈچز کو اور مجھے بہت ہی کچھہ قدر ہے ہم سب یقین کرتے ہین کہ آپ صحت و تندرستی سے بہرہ مند ہونگے اور سال روان مین آپنے جو ہم سب کی بہبودی کے خیالات

وشہزادگان انگلینڈ سے آپ کی ملاقات

و دوستی تھی چنانچہ ذیل کی چٹھیات سے

پورے طور پر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آپکے

مراسم و روابط انگلش سانی کے ساتھہ

کیسے دوستانہ تھے۔ اور اکثر حکام ذی اقتدار

اسبات کے متمنی تھے کہ آپ ان سے

کوئی خدمت لیں۔

حال پر مبذول فرمائے تھی محفوظ رکھونگا بارش ختم ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور موسم خوشنما اور صاف ہے

مجھے سمجھئے

اپنا محب خالص

کونسٹان ونلک

چٹھی ڈیوک آف کناٹ نمبر ۲

۲۵ ڈسمبر ۱۸۹۳ء

ٹیلیگرام

منجانب ڈیوک آف کناٹ بخدمت سر آسمان جاہ

مقام بکشٹ مقام حیدرآباد ہندوستان

مبارکبادی کے متعلق میری ممنون سپاسگذاری قبول

ظاہر فرمائے ہین اوسکا ہم سب بہی اعادہ کرتے ہین -

مین ہون

آپکا نہایت ہی وفادار

فایف

لارڈ ونلاک گورنر مدراس نمبر ۲

گورنمنٹ ہوس ۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء

مجمعی سر آسمانجاہ

اعلحضرت کے قلمرو مین جو صنعتی چیزین تیار ہوتی ہین اونکا پارسل جو آپنے ارسال فرمایا ہے اوسکا دلی شکریہ قبول فرمائیے مین اوسکو بڑی مسرت کے ساتھ حیدرآباد کی خوش آیند ملاقات اور اوس شفقت و مہربانی کی یادگار کے طور پر جو آپ نے ہم لوگون سے

جبکہ ہم سب حیدرآباد مین تھے مبذول تھا اور جسکی
وجہ سے ہم سب اوس قابل یادگار شہر کی سیاحت
سے ازحد محظوظ ہوے تھے۔ کسیوقت اگر مین یور
اکسلنسی کی کسی خدمت کے لایق سمجھا جاؤن تو مجھے محض
اس امر کے اظہار کی بے انتہا خوشی ہوگی کہ جس دوستی
کی خوش قسمتی سے اوسوقت مین نے بنا ڈالی تھی
اوسی مین بھول نہین گیا ہون۔

سمجھئے مجھے
اپنا محب خالص
جرسی

چٹھی لارڈ ہملٹن نمبر ۵

فرمائیجائے۔ اور آپ کی جانب سے حضور ملکۂ معظمہ کی
کی خدمت مین مبارکباد عرض کر دونگا فقط

چٹھی لارڈ جرسی نمبر ۴

کارلٹن کلب

لنڈن ۲۸ فبروری ۱۸۹۴ء

میرے شفیق آسمانجاہ

آپ کی شفقت آمیز تہنیت کے وصول ہونے سے
مین بدرجۂ غایت مسرور ہوا اور مین آپکو یقین دلاتا ہون
کہ جیسے بہبودی کے آپ میرے خواہان ہین اوس سے
زیادہ مین آپکابھی خواہ ہون نامۂ نامی والاسے اوس لطف
وکرم کی یاددہانی ہوتی ہے جوکہ لیڈی جیرسی کی اور میرے حال پر

تا وقتیکہ اب ہوس آف کامنز یا ہوس اف لارڈز سے کے ممبر
نہون ممکن نہین کہ آپ سرکاری ملکی سرگرم حکام سے کے زمرہ
مین شامل رہ سکین۔

بہر حال مین دوسری صورت سے سرگرمی کے ساتہہ
مشغول ہون یعنے مین گریٹ ایسٹرن ریلوی کمپنی کا صدر نشین
ہون جہان کہ درحقیقت میرا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے
بہ نسبت اوسکے جبکہ مین ممبر پارلیمنٹ تہا۔

مین امید کرتا ہون کہ آپ حیدرآباد مین بہت اچہی طرح
ہون گے اور ملک ترقی کے زینے طے کر رہا ہوگا اور
اعلیٰحضرت کی رعایا قناعت اور وفاداری کے ساتہہ
گذران کرتی ہوگی۔

مین اکثر اوس خوش آیند ملاقات کا خیال کرتا ہون جو کہ
مجہے وہان حاصل ہوئی تہی اور علے الخصوص اوس

بورڈ روم لیورپول سول اسٹیشن ۲۰ ستمبر ۱۸۹۵ء

لنڈن ای سی -

شفیق نواب بسر آسمانجاہ

مجھے آپکی تحریر مودت تخمیر مورخہ ۱۴ اگست گزشتہ
کی شکرگذاری لازم ہے جس مین آپ اپنا تاسف ظاہر
فرماتے ہین کہ مین نہوا اور لارڈ جارج وزیر ہند مقرر رہے
مین آپکے اس دوستانہ خیالات کی پوری قدر کرتا ہون
اور مجھے یقین کامل ہے کہ آپکو بڑی خوشی و شادمانی ہوتی
اگر مین اوس خدمت پر مامور کیا جاتا جیسا کہ اب میرے
بھائی کا تقرر ہوا ہے چونکہ میری صحت اب اس قابل
نہین رہی ہے کہ مین اب ہوس آف کامنز کی خدمت کا
بار اوٹھا سکون تو گویا اسلئے فی الحقیقت مین امور پولیٹکل
سے کنارہ کش ہوگیا ہون اور شاید آپکو معلوم ہو کہ انگلینڈ مین

چٹھی لارڈ روزبری کی بمبئی
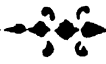
نمبر ۳۸ بارکلی اسکویر — ۲؍جنوری ۱۸۹۶ء

شفیق سر آسمانجاہ بہادر

مجھے آپکا خط مورخہ ۹؍دسمبر وصول ہوا جس مین تبرک سال نو آپ نے مجھے مبارکباد دی ہے مین دلی مسرت کے ساتھ آپکے دوستانہ خیالات کا جو میری جانب ہین اعادہ کرتا ہون اور آپ کی صحت و تندرستی کا متمنی ہون۔

مین ہون

آپکا مخلص

روزبری

خوشگوار دعوت لنشن کا جو کہ آپ نے اپنے دیسی مکان مین لیڈی کلانڈا ور مجھکو دی تھی۔

مین آپکا پیغام لارڈ جارج کو کہلا بھیجونگا جس سے مجھے یقین ہے کہ وہ سنکر خوش ہونگے۔

آپ مہربانی سے اپنے پرایوٹ سکرٹری کو اونکے خط کے متعلق جو کہ مشار الیہ نے مجھے لکھا ہے میرا شکریہ پہنچا دینگے اور اون سے یہہ بھی فرما دینگے کہ مین نے لارڈ جارج کو اونکے جانب سے مبارکباد پہنچا دی ہے۔

آپ دونون صاحبون کو سالہا سال خوشی و خرمی نصیب ہو۔

مین ہون
شفیق سر آسمانجاہ
آپکا محب واثق
کلانڈ جی ہملٹن

چٹھی لارڈ رپن نمبر ۵

اسٹانڈبی رو ایل — ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۲ع

رپن

مشفق من

آپ نے رقیمہ وداد مورخہ ۱۲ دسمبر مین سال نو کی بابتہ جو مجھے مبارکباد دی ہے اوسکی شکرگذاری مجھے لازم ہے مین بہ مسرت اسبات کو ظاہر کرتا ہون کہ لیڈی رپن صاحبہ اور مین بخیر و عافیت ہین اور ہم دونون کی بالاتفاق یہ دعا ہے کہ نیا سال جو اب شروع ہوا ہے آپکو مبارک ہو۔

مین ہون۔ آپکا محب خالص

رپن

چٹھی مسٹر ڈیورینڈ فارن سکرٹری نمبر ۷

برٹیش لگیشن ۲۰ مارچ ۱۸۹۶ء

طہران

مہربان من جناب نواب صاحب

آپکا عنایت نامہ مورخہ ۹ ڈسمبر مجھے وصول ہوا مین آپکی مبارک بادی اور دعائیہ مضامین کا نہایت ہی ممنون و مشکور ہون مین امید کرتا ہون کہ اس سال آپ کو ہرطرح کی فلاح و بہبود حاصل ہوگی۔

یقین کیجئے کہ

مین ہون مدام آپکا

دوست خالص

اچ۔ ام۔ ڈیورنڈ

پریوی کونسل ۔ ۱۸ ماچ ۱۸۹۷ء

میرے شفیق آسمانجاہ

آغاز سال نو کی تقریب مین آپکا دعائیہ عنایت نامہ موصول ہوا اس سے مجھے اور لیڈی گورسٹ دونون کو بدرجہا مسرت حاصل ہوئی اور اس امر کے انکشاف سے بہی کہ ایسی پریشانی کی حالت مین بہی جس مین آپکا ملک مبتلا ہے آپ اپنے انگریزی احباب کو فراموش نہین فرماتے ہم سب امید کرتے ہین کہ آپ مع الخیر ہین اور اس سال مین آپ اور آپکے ملک کو ہر طرح کی مرفہ الحالی اور فارغ البالی حاصل ہوگی۔

آپکا محب خالص

جون گورسٹ

چٹھی لارڈ ہملٹن نمبر ۱۱

چٹھی لارڈ کرامر گورنر قاہرہ نمبر ۹

پارس ۲۹ ہ جنوری ۱۸۹۷ء

میرے مشفق

لیڈی کرامر کی اور اپنی جانب سے آپ کی مبارکبادی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس یقین کے ساتھ کہ یہہ سال جو اب شروع ہونیکو ہے آپ کی خوش حالی اور اقبال مندی کا باعث ہوگا۔

مین ہون
آپکا نہایت ہی خلوص کے ساتھ
کرامر

چٹھی جون گورسٹ سکریٹری کونسل نمبر ۱۰

کلنسم - ڈبلن

شفیق سر آسمانجاه

مہربانی سے آپ اپنے مکتوب مورخہ ۱۶ ماہ گزشتہ کی بابت میرا شکریہ قبول فرمائیے - اور لیڈی رابرٹس اور دیگر اقربا اور میری نسبت جو آپنے بہتری اور بہبودی کے مضامین ارقام فرمائے ہین اونکی بابت بھی -

اب مین اسکے معاوضہ مین خلوص دل سے دعا کرتا ہون کہ سال روان آپکو خیر و برکت کے ساتھہ گذرے اور یہہ کہ آپ ہمیشہ صحیح و تندرست رہین -

یقین کیجئے مجھے اپنا صادق

رابرٹس

انڈیا آفس — ۵ جنوری ۱۸۹۹ء

وہائٹ ہاون ۔ اس ۔ ڈبلیو

شفیق سر آسمانجاہ

سال نو کی تہنیت مین جو عنایت نامہ آیا ہے اوسکی شکرگذاری مجھے لازم ہے مین امید کرتا ہون کہ اس سال اپکو ہر طرح کی میمنت حاصل ہوگی اور حیدرآباد مین فلاح وبہبودی کا دور ہوگا۔

مین ہون
اپکا وفادار

جارج ہملٹن

چٹھی لارڈ رابرٹس نمبر ۱۲

رائل ہاسپٹل — ۶ جنوری ۱۸۹۹ء

۸ جنوری سنہ ۱۸۹۵ع

پیارے آسمانجاہ

سال نوکی مبارکباد مین آپکا خط مورخہ ۱۶ دسمبر مجھے وصول ہوا
مین اسکا دلی شکریہ ادا کرتا ہون اور تمنا کرتا ہون کہ یہ
آرزوئین خود آپکے حق مین بہی اس سال کے عرصہ مین
جو ابہی آغاز ہوا ہے معرض وجود مین آئینگے ۔

سمجھیے مجھے

اپنا محب خالص

سالیسبری

کارلٹن کلب

۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۵ع

میرے شفیق سر آسمان جاہ

انڈیا آفس — ۷ جنوری ۱۸۹۶ء

وایٹ ہال - اس - ڈبلو

مہربان سر آسمانجاہ

مجھے آپکا نامہ گرامی موصول ہوا جس مین ایک کارڈ ملفوف ہے اور جس مین سال نو کی بابت تہنیت آمیز مضمون میری نسبت ہے مین اسکا دل سے مشکور ہون اور یقین کرتا ہون کہ اس سال کے درمیان جو نئی امال شروع ہوا ہے جناب کی بہی تمام آرزوئین معرض ظہور مین آئینگی ۔

سمجھئے مجھے

اپنا مخلص

ڈبلیو ۔ ل ۔ وام

چٹھی لارڈ سالیسبری نمبر ۱۴

کلنڈی بو آے　　　　　　　　　　　　　　　　۲۰ جنوری ۱۸۹۰ء

ایرلنڈ

میرے شفیق سر آسمانجاہ

یہہ آپ کی بڑی خوبیان ہین کہ آپ سال کے اس
موسم پر مجھے اکثر یاد فرمایا کرتے ہین اور مین آپکے
عنایت نامہ موٗرخہ ۱۶ - ڈسمبر اور دعائیہ تحریر کا
جسکا کہ مین بمسرت اعادہ کرتا ہون تہ دل سے شکرگذار ہون

سمجھئے مجھے

اپنا محب خالص

ڈفرن اور آوا

چٹھی لارڈ لانسڈون نمبر ۱۷

ہم سب آپ کی یادآوری اور بڑے دن کی کارڈ کے
بہت بہت شکرگذار ہین -

عرض التماس ہی کہ ہم سب بہی جناب کی صحت وتندرستی
اور اقبالمندی کے خواہان وجویان ہین شاید آپکو معلوم ہوگا
کہ وِنڈلی گولڈ مائننگ کمپنی کا مین ممبر مجلس ہون مین یقین
کرتا ہون کہ اسکے کامیابی ہوگی جناب سے کوئی مدد ملسکتی
ہو تو اوسکی بڑی قدر کیجائیگی -

آپکا محب خالص

فرانسس

چٹھی آرل آف ڈفرن اینڈ آوا
سابق گورنر جنرل ہند نمبر ۱۶

امور رفاہ عام کے علاوہ خاص کفایت سرکار و معموری خزانہ و فلاح و بہبود رعایا وغیرہ کے جو کام آپ نے اپنے زمانہ مدار المہامی مین کئے ہین وہ بھی اظہر من الشمس ہین۔

آپ کے زمانہ مین باوجود اسقدر غیر معمولی اخراجات کثیر مثل خرچ مہمانی وغیرہ شاہزادگان والا تبار و دیگر احکامات حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے جسکا اجرا آپ بلادرنگ بصیغہ ضروری فرماتے تھے۔

خزانہ معمور اور کافی و وافی بچت خزانہ مین مہیا و موجود رہتی تہی جسکا ثبوت دفاتر سرکاری سے باسانی ملسکتا ہے۔ جسطرح کہ آپ کے زمانہ وزارت مین خزانہ مالامال تہا کبہی پیشتر تہا اور نہ بعد کے

لنڈن وار افس　　　　　　۲۶ جنوری ۱۸۹۸ء

میرے شفیق نواب

سال نو تقریب کی بابت آپکی دعائیہ تحریر کا مین بدرجۂ نہایت شکر گذار ہون آپنے جو لیڈی لینسڈون صاحبہ اور میرے اقربا کا ذکر فرمایا ہی اسکی مین بدرجۂ کمال قدر کرتا ہون ۔

سمجھئے مجھے میرے شفیق نواب

اپنا وفادار لینسڈون

پڑا اور مالا مال رکہنے کے ساتہہ آپنے پچھلے قرضہ ریاست
کو بہی ادا کرنے کے جانب کچھہ کم توجہ نہین فرمائی
چنانچہ (ڈٹ کمیشن) یعنے کمیشن دریافت قرضہ سرکاری
بہی آپ ہی کے زمانہ مین مقرر ہوئی تاکہ جن جن
ساہوکارونکا دعوے سرکار مین ہو اوسکی پوری
پوری واجبی تحقیقات اور دستاویزات وغیرہ
کی جانچ و تنقیح کر کے سرکار مین اپنی رائے در پورٹ
پیش کرے۔ کہ اسقدر رقم فلان ساہوکار کی ازروے
تحقیق واجب ولایق اداہے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک
کمیشن نے اپنا کام نہایت جفاکشی و دیانت سے ادا
کیا۔ اور بہت سے واجب الادا رقوم سرکاری قرضہ
کے ادا ہوئین جس سے ساہوکارون کو بہی بہت بڑا
اطمینان ہوا اور ریاست کے ساکہہ مین دوگنی وچوگنی

زمانہ مدار المہامی مین اسقدر بچت اور سلک خزانہ
مین رہی۔
بعض اوقات آپ مبادلتہً اپنی ذات سے لکھوکھا روپیہ
بغرض اجرائی کار خزانہ عامرہ مین روانہ فرمایا
کرتے تھے بڑے بڑے ساہوکار وغیرہ آپ پر
اسقدر اعتبار واعتماد رکھتے تھے کہ آپکے ادنےٰ ایما و
اشارہ پر لکھوکھا روپیہ خزانہ سرکاری مین بوقت
ضرورت داخل کرنے کے لئے مستعد وآمادہ رہتے
کبھی آپ نے خلاف حکم عمل نہ کرتے کیونکہ اُن لوگونکو
خوب معلوم تہا کہ ہماری رقم جسوقت ہمکو ضرورت
ہوگی برابر مل جائیگی۔ الحاصل رقمی معاملات مین آپکی
اسقدر ساکھ تھی کہ کسی غیر کو یہ بات نصیب نہین ہوئی
ریاست کی مالی حالت درست کرنے اور خزانہ

مین تخفیف مین آسئے تھے اور بیچارے نالان و پریشان
تھے اونکی نسبت آپنے عام حکم تمام دفاتر پر جاری
فرما دیا تہا کہ جو جائیداد خالی ہوا وسپر پہلے تخفیف
یافتہ ماموُر کیا جائے اور بجز تخفیف یافتون کے
کوئی جدید شخص بغیر حکم خاص کے ماموُر نہو۔ اور
تاماموری ان تخفیف یافتون کو صیغہ تخفیف سے
نصف تنخواہ دیجایا کرے یہہ ایسا انصافانہ ورحیمانہ
حکم تہا کہ جسقدر تخفیف یافتہ ملازمین اوسوقت
موجود تھے سب آپکے حق مین دست بدعا ہوے
اور آپ کے اس عادلانہ و کریمانہ برتاوے سے اونکی
مردہ دلون مین از سر نو جان تازہ آگئی۔ اور عہدہ داران
ومعتمدین متعلقہ کو حکم دیا گیا کہ اس حکم کی پوری پابندی
کرین اور تاماموری تخفیف یافتگان کل ترقی و تقرر

ترقی ہوگئی۔ مدار المہامی سے سبکدوش ہونے کے بعد
بھی اکثر ساہوکار وغیرہ از خود اس امر کی خواہش
رکھتے تھے کہ نواب صاحب ممدوح کو کچھ روپیہ کی ضرورت
ہو تو ہم نہایت ہی کم شرح سود پر دینے کے لئے
آمادہ ہین۔ لیکن بفضل خدا آپکو کبھی اس قسم کی ضرورت
ہی نہ پیش آئی۔ بخلاف دوسرے امرا کے کہ باوجود
عہدہ ہائے جلیلہ ریاست پر ہونے کے ساہوکار قرضہ
دینے سے انکار کرتے تھے۔

انتظام تخفیف یافتگان

آپکے زمانۂ وزارت مین جو تخفیف یافتون کی نسبت
انتظام کیا گیا وہ بھی حد درجہ قابل تعریف ہے۔
اصلاح مصارف ریاست یا اور کسی وجہ سے جو اہلکار
یا عہدہ دار آپ کے زمانۂ وزارت مین یا زمانہ نائب

روبرو جب یہہ مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے اسکو ناپسند
فرمایا کہ جب سرکار عالی ایک کار خیر فرماتی ہے تو
اوسکا ادہورا رکھنا بالکل ناموزون ہے محتاجون کو
جانے کے ٹکٹ تو سرکار سے ملجائین لیکن غریب
جاکر واپس نہو سکین اور ناحق پریشانی اوٹھاوین
اسلئے آپنے اوس قاعدہ کی ترمیم فرماکر یہہ حکم
صادر فرمایا کہ حاجیان محتاج کو آمد و رفت کے ٹکٹ
میسر ہوا کرین اور ایک خاص جہاز کا سرکار عالی کی
جانب سے بندوبست کیا جائے جسمین کل حاجیان
محتاج جو سرکار عالی کی جانب سے بہیجے جاتے ہین وا
ہون اور ایک قافلہ سالار و ڈاکٹر سرکار کے جانب
سے مقرر کیا گیا جو اس قافلہ کا خبر گیران رہتا اور
آسایش و آرام سے اونکو لیجاتا اور پہر اوسیطرح واپس

جدید وغیرہ موقوف کئے گئے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند ہی
روز مین کل تخفیف یافتے مامور ہوگئے۔ اور اون کے
ذریعہ سے اون کے متعلقین و متوسلین کی پرورش ہوئی
گویا کہ ایک ایک متنفس کے ساتھہ دس دس بارہ بارہ
جانین بچین۔ آپکی ذات مجسم خیر تھی اور غربا کی تکلیف
سے آپ خود متاثر ہوتے تھے۔ اور ہمہ تن اونکی
رفع تکالیف مین ساعی رہا کرتے جسطرح تخفیف یافتوں کے
لئے آپنے یہہ شاہانہ حکم جاری فرمائے تھے اسیطرح آپکے
ہر کام سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ کو رعایا
و ملازمین کی آسایش و آرام کا بے حد خیال تھا۔
آپ ہی کے زمانہ مین حاجیان محتاج کی آسایش و
آرام کا کافی بندوبست ہوا۔ اسکے قبل صرف حاجیان
محتاج کو جانے کا ٹکٹ سرکار عالی سے ملا کرتا تھا۔ آپکے

رہتے تھے اور اپنے فرایض دینی ادا کرنا چاہتے تھے
بڑی بڑی دقیتن اور دشواریان پیش آتی تہین اور بیحد
دوڑ دہوپ کرنی پڑتی تہی جب کہین جاکر رخصت نصیب
ہوتی تہی یہہ حکم عام ایسا جاری ہوا جس سے ہزارون
اشخاص کی آرزوی دلی برآئی اور حج بیت اللہ وزیارت
مزار اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
اور آپ کے اور حضرت اقدس واعلیٰ بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کے حق مین دست بدعا ہوے۔
سنہ ۱۸۹۳ عیسوی مطابق سنہ ۱۳۱۰ ہجری حیدرآباد مین سب سے ہوم
یعنی اوکالی بارش ہوئی جس مین بڑے بڑے اولونکے
برسنے سے مکانون کی سفال پارہ پارہ اور ہزارون
غربا کے مکانات مسمار ہوگئے۔ ناظرین اون غربا کی
تکالیف و پریشانی کا اندازہ کرسکتے ہین جو اپنے عیال و اطفال

لاتا ہے۔ اور اثنائے سفر مین کل قافلہ محتاج کے ضروریات
کو پورا کرتا ہے۔
یہہ تو حاجیان محتاج کے لئے نواب صاحب ممدوح نے
بندوبست فرمایا لیکن اور ملازمین سرکار کی نسبت
جو مشتاق حج و زیارت مدینہ شریف ہوتے تھے
آپنے ازراہ حق پرستی و ہمدردی دینی ایک گشتی
جاری فرمائے جسکا مضمون یہہ تہا کہ ایسے ملازمین کو
جو مشتاق حج بیت اللہ و زیارت رسول اللہ صلعم
ہون بجبر دیش ہونے درخواست کے چہہ ماہ کی رخصت
مع تنخواہ پیشگی دیجایا کرے۔ ناظرین اس سے اندازہ
فرماسکتے ہین کہ آپکو کسقدر اسلامی ہمدردی تہی اور
ملازمین عازم حج کے لئے کسقدر سہولت پیدا کردی
اسکے قبل بیچارے ملازمین کو جو ایسے نیک ارادے

از سرنو درست کرنے مین بہت مدد ملی۔ درحقیقت آپکی
ذات والا صفات مجسم ہمدردی تھے اور بنی نوع خصوصًا
غربا و مساکین کے سچی تکالیف کے دور کرنیوالے تھے
آپ ہمیشہ خیرات کیا کرتے لیکن اونہی کو عطا فرماتے
جو اسکے مستحق ہوتے تھے۔ ناظرین سے جس شخص کو آپکی
سواری کے ہمراہ رہنے کا اعزاز حاصل ہوا ہو وہ اچھی
طرح سے واقف ہونگے کہ آپ کسی ہٹے کٹے فقیر
یا دریوزہ گر کو کبھی خیرات نہ دیتے تھے گو وہ کتنی ہی
دور گاڑی کے ہمراہ چلاتا اور شور مچاتا دوڑا کرے
لیکن جو بوڑھے ضعیف یا معذور فقیر اثنائے راہ مین بوقت
رونق افروزی سواری آپکو نظر آتا اوسکو بلا طلب
اوسکے مقام پر پہنچ دیتے یا خود اپنے ہاتھ سے عطا فرماتے
باغ سرور نگر سے بلدہ اور بلدہ سے سرور نگر مین جب

کے سر چھپانے کے لئے ایک ہی جھونپڑا یا مختصر سا سفالی
مکان رکھتے ہون اور اس آفت آسمانی کیوجہ سے
اوسکی یہہ حالت ہو جائے جسوقت ان بے سر و سامان
و بی خانمان غربا کی تکالیف نواب صاحب ممدوح کے
گوش گذار ہوئی آپکا دریائے رحم و کرم جوش زن ہوا
اور آپ نے فوراً ذی اختیار مجلس عہدہ دارون کی
منعقد ہونے کا حکم فرمایا کہ ان بیچارے غریبون کو
جن کے مکانات اس شدت بارش سے نہایت تباہ ہوے
ہون رقم امدادی علاوہ نقصان عطا کیجائے اس
کار نیک کے لئے خزانہ سرکار عالی سے مبلغ پانچہزار
روپیہ حالی اور اپنے جیب خاص سے مبلغ چار ہزار
روپیہ حالی مرحمت فرمایا ہیں سے اون غربا کو جنکے
مکان اس قہر آسمانی سے تباہ ہوے تھے اپنے مکانونکی

حکم صادر فرمایا تہا۔ چنانچہ روزانہ کئی ہزار غربا و فقرا و
مساکین و فاقہ کشان و قحط زدگون کا مجمع ہوا کرتا تھا
اور سب اس فیض عام سے مستفید ہوتے تھے
علی ہذا اپنے ملازمین و متعلقین کا بہی آپکو ایام قحط مین ایساہی
خیال تہا آپ نے علاقہ پائیگاہ مین سخت تاکیدی حکم
نافذ فرمائے تھے کہ ایام قحط مین ماہ بماہ تنخواہ جمعیت
وغیرہ کی تقسیم ہوا کرے۔ ہرگز توقف و دیر نہونے
پاوے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ بغرض تبدیل
آب وہوا مہابلیشر تشریف فرما ہوے تہے اور
وہان آپ کو خبر معلوم ہوئی کہ بلدہ حیدرآباد مین
بسبب گرانی و قحط کے بلوہ ہوا اور دو ایک بازار
بہی لوٹے گئے رہیہ اوسوقت کا ذکر ہے جب
آپ خدمت مدار المہامی سے سبکدوش ہوچکے تھے۔

سواری رونق افروز ہوتی تہی توکئی بیوہ ضعیفہ یا معذور کے
لئے خیرات کا تقرر تہا جو اپنے جیب خاص سے آپ بلا
سوال مرحمت فرماتے تہے اس سے صاف ظاہر ہے
کہ آپ خیرات کی اصل غرض سے بخوبی واقف تھے
اور اونہین کو پہونچانا ضروری خیال فرماتے تھے
جو دراصل اوسکے مستحق تھے۔ آپ سالانہ ماہ رمضان
المبارک مین ذکاۃ بہی غربا کو تقسیم فرماتے تہے اور علی ہذا
عشرہ ماہ محرم الحرام مین روزانہ تخمیناً دو ہزار غربا کو
حلیم و خیرات تقسیم ہوا کرتی تہی چند سال کے قبل جب
حیدرآباد مین بلای قحط نازل ہوئی تہی اور غربا فاقہ کشی
سے ہلاک ہو رہے تہے آپنے کئی ہزار پلہ جوار اپنے
اضلاع سے طلب فرما کر سرونگر مین جہان آپ
تشریف رکہتے تہے غربا کو فی کس ایک سیر تقسیم کرنیکا

انتظام تقسیم تنخواہ فوج بقاعدہ دست بدست در محکمۂ نظم جمعیت سرکار عالی

آپ کے زمانہ وزارت مین جو انتظامات و اصلاحین ہوئین منجملہ اونکے یہہ انتظام بہی نہایت اہم اور ضروری ہوا اور اس انتظام سے آپکو ہر دو امور کی اصلاح منظور تھی اسمین سپاہ اور سرکار دونو کا فائدہ عظیم ہوا جو ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے۔ سابق مین سالہا سال سے یہہ دستور رہا کہ تمام جمعدار پیشہ و افسران فوج اپنے اپنے ماتحت سپاہ کی تنخواہ سرکار سے سربستہ حاصل کیا کرتے تھے اور جمعیت کو اپنے من مانے جسطرح چاہتے تقسیم کرتے تہے۔ سپاہ کی مجال نہ تھی کہ

بمجرد سننے اس خبر کے آپنے اپنے علاقہ کے معتمد کے نام
بذریعۂ تار برقی حکم صادر فرمایا کہ فی الفور جمعیت
وغیرہ متعلقہ پائیگاہ کی تقسیم کردیجائے اور کمانڈر
فوج پائیگاہ کے نام آپنے حکم جاری فرمایا کہ اپنے
علاقہ کی فوج وغیرہ کی پوری نگرانی رکھین اور کسی کو
اس غارت گری وغیرہ کے جرم کا ارتکاب نکرنے
دین ورنہ سخت تدارک کیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے
کہ آپ غریب سپاہیون کے ساتھہ ہمدردی رکھنے
کے ساتھہ ہی اون کے افعال و عادات پر بھی پوری
نگران رہتے تھے اور کبھی اسکو پسند نہین فرماتے
تھے کہ اپنے علاقہ کے فوج کے سپاہی ایسے جرائم
مین شرکت کرین ـ

تھی وہ حاصل نہین ہوئی تھی۔ نواب صاحب ممدوح اپنے
گذشتہ تجربہ سے پورے طور پر واقف تھے کہ جب تک
سپاہ کی تنخواہ دست بدست محکمہ سرکاری مین تقسیم
ہوگی اور عہدہ داران سرکار او سپر نگران نرہینگے
اُسوقت تک اوس مشہور مدبر سالار جنگ اول کے
غرض جو محکمۂ نظم کے تقرر سے تھی حاصل نہوگی۔ پس آپنے
بلاپس وپیش اور بغیر اس اندیشہ کے کہ کوئی جمعدار
یا افسر سپاہ آپسے ناخوش یا ناراض ہوگا یا کوئی شورش
یا وقت پیدا ہوگی (کیونکہ بڑے بڑے جمعدار عرب
وغیرہ ہمیشہ سے تنخواہ سرشتہ لینے کے عادی تھے)
ایک عام حکم صادر فرمایا کہ آیندہ کل سپاہ بقاعدہ
کی تنخواہ دست بدست محکمۂ نظم جمعیت سرکار عالی
مین تقسیم ہوا کرے۔ گو پہلے پہلے اکثر جمعدارون نے

اپنے افسرون کے خلاف کوئی بات زبان سے نکالتے
الحاصل افسران سپاہ کو پورے طور پر سیاہ وسفید کا اختیار
حاصل تہا۔ سرکاری عہدہ دار وصدر محاسب وغیرہ
کو نہ کوئی ذریعہ تنقیح کا تہا اور نہ گرفت کا۔ اور یہہ ایسا
قدیم دستور تہا کہ کسی وزیر نے اپنے زمانہ مین اسکی
اصلاح کیجانب توجہ کرنے کی جرأت نہین کی کیونکہ انکو
اندیشہ تہا کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو سخت شورش برپا ہوگی
اور بڑے بڑے جمعدارون و افسران سپاہ کی ناراضی
و بیدلی کا موجب ہوگا۔ اسلئے یہہ قدیم دستور برابر
جاری رہا تہا۔ اگرچہ کہ مختارالملک مرحوم اول نے
سپاہ بتقاعدہ کی نگرانی و انتظام کے لئے محکمہ نظم جمعیت
قایم کیا اور ایک افسر اوسپر بنام ناظم نظم جمعیت مقرر
فرمایا لیکن اونکی اصلی غرض جو تقرر محکمہ مذکورہ سے

اسے اعلے جمعدار پر اگر وہ ستایا جائے سرکار مین شکایت
کر سکتا ہے اور اپنی داد کو پہونچ سکتا ہے اور اسے اعلے
سے اسے اعلے جمعدار بہی بلا وجہ موجہ ایک ادنے سپاہی
کو نہ برطرف کر سکتا ہے اور نہ اوسکی تنخواہ مین غبن کر سکتا ہے
یہہ سب خوبی اوس مدبرانہ انتظام کی ہے جو نواب
صاحب ممدوح نے ازراہ عدل و انصاف جاری
فرمایا تہا۔ درحقیقت یہہ آپ ہی کا کام تہا جو ایسا
حکم جاری فرماکر آپ نے اوسکی تعمیل کرائے ورنہ
دوسرونکو اس قسم کی ہمت کہان تہی جو ایسے دستور
قدیم کو توڑنے کی جرأت کرتے جس سے تمام جمعداران
و افسران سپاہ کے ناراضی و بد دلی بلکہ بلوۂ عظیم کا اندیشہ
تہا آپ ہمیشہ ادائی فرائض اور کار سرکاری مین
کسی امر کا اندیشہ و خیال نہین فرماتے تہے اور بیخوف

بہت کچھہ حیلہ حوالہ و عذرات کئے لیکن آخر کو اس انصافانہ و مدبرانہ حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا اور ابتک اوسیطرح تنخواہ جمعیت بقاعدہ محکمہ سرکار مین دست بدست تقسیم ہوتی ہے۔ اس انتظام سے بیچاری سپاہ بیحد خوش و مسرور اور حضرت اقدس و اعلے پر جان فدا کرنیکو مستعد ہوگئے کیونکہ یہہ بیچارے جان فروش سپاہی اکثر اپنے بعض افسرون و جمعدارون کے ہاتھہ سے سخت نالان رہتے تھے۔ لیکن مجبوراً اپنی زبان اونکی شکایت مین کھولنے کی قدرت نہین رکھتے تھے۔ تنخواہ اونہین کے ہاتون مین تھی اور بحالی و برطرفی کے وہ پورے مقتدر تھے۔ پس یہہ غریب اونکی شکایت سرکار تک پہونچا کر کیا پاتے۔ آپکے انصافانہ و مدبرانہ انتظام کا یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ ایک ادنے سپاہی بہی اعلے

دوڑ دوڑ کر پریشان ہوتے تھے اور سالہا سال تک
بیچارے اسی تک و دو مین حیران رہتے تھے جب
آپ کو ان بیچارون کی حیرانی و پریشانی کے حال کی
خبر ہوئی تو آپ نے ایک گشتی جاری فرمائی جسکا خلاصہ
یہہ تہا کہ اگر کوئی انعامدار زمین انعام پر اپنا قبضہ
چہل سالہ علی الاتصال ثابت کر دے تو بلحاظ بہگوچہل سالہ
زمین انعام لایق بحالی متصور کیجائے۔ اور اسی حکم کے
لحاظ سے سابقہ مثلین بہی طے کیجاوین اور اسکی دریافت
وغیرہ کے لئے آپ نے محکمہ جات کمشنری و ڈپٹی کمشنران
انعام کا تقرر فرمایا کہ بیچارے انعامدارون کو اپنے
حق رسی مین سہولت ہو واقعی یہہ مدبرانہ و انصافانہ
حکم تہا کہ جس سے ہزارہا انعامدار اپنے حقوق کو پہونچکے
رئیس و وزیر کے حق مین دست بدعا ہوئے۔

وخط ایسی اصلاحین و احکام جو ریاست کے لئے
مفید ہوتے صادر فرمایا کرتے تھے اور کسی خوردہ گیر
یا معترض کی پروا نہین فرماتے تھے جسطرح آپ کو غریب
سپاہی و اہالیان فوج کے ساتھہ ہمدردی تھی اوسیطرح
دوسرے فرقون کے ساتھہ بھی تھی چنانچہ جو احکام آپنے
انعامدارون کے متعلق صادر فرمائے ہین وہ ایسے ہین
کہ آپکی ذات والا صفات کو مجسم ہمدردی خلق خدا کہا جائے
تو مبالغہ نہین ہے ۔ بیچارے انعامدار وغیرہ سقدر
پریشان ہوا کرتے تھے کہ جسکی حد و انتہا نہ تھی ابتداءً
اضلاع مین ان بیچارے انعامدارونکی تحقیق و دریافت
ہوتی تھی اوسکے بعد بلدہ مین دفتر کمیشن دریافت
حقوق انعامدارون مین مثلین برسون پڑے رہتی تھین
اور انعامدار پیروکاری کے لئے ضلع سے بلدہ مین

مین مددگاران عدالت ہی رجسٹرار ضلع ہین باستثناء ضلع گلبرگہ شریف و رایچور و اطراف بلدہ صرفخاص جہان حال مین بطور خاص جدید رجسٹرار مامور کئے گئے ہین۔ اون تعلقات مین جہان کہ منصفین عدالت دیوانی کا تقرر رہی وہان منصفین باقی مین تحصیلدار و نائب تحصیلداران سب رجسٹرار مقرر کئے گئے اسوقت ممالک محروسۂ سرکار عالی مین اٹھارہ دفتر رجسٹرارون کے اور تخمیناً ایکسو دفتر سب رجسٹرارون کے ہین اس انتظام سے حق الخدمت عہدہ داران رجسٹری وضع ہوکر بہی ایک معتد بہ رقم کی آمدنی سرکار کو ہوئی جس سے سراسر نفع سرکار کا رہا۔ اسیطرح بہت سی اصلاحین وغیرہ آپ کے عہد مین ہوئین جو خارج از تحریر ہے۔ نئے نئے قواعد و قوانین و رزولیوشن

آپ ہی کے زمانہ وزارت مین قواعد و قانون جسٹری
واسٹامپ جاری ہوے۔ رجسٹرار وسب رجسٹرار
مقرر ہوے جس سے باضابطہ دستاویزات وغیرہ
کی تصدیق ہونی شروع ہوئی اضلاع مین بھی یہہ طریقہ
جاری ہوا جس سے سرکار اور رعایا ہر دو کا فائدہ
ہوا اور مقدمات داد وستد مین جو پیچیدگیان پڑجایا
کرتی تھین رفع ہوئین جملہ ممالک محروسہ سرکار عالی
مین عہدہ داران رجسٹری اور اون سب پر ایک
انسپکٹر جنرل رجسٹریشن مقرر کیا گیا۔
بلدہ و بیرون بلدہ حیدرآباد کے لئے ایک خاص محکمہ
رجسٹرار بلدہ کا مقرر ہے۔ اضلاع صوبہ غربی مین
باستثنا اورنگ آباد کے ناظمان عدالت دیوانی
کو ہی رجسٹرار بھی مقرر کیا گیا ہے۔ باقی ہر سہ اسمات

جاری ہوے اوسی انتظام کا نتیجہ ہے جسکا ثمرہ آج ملک کو
حاصل ہورہا ہے یعنے اوس زمانہ کے وارڈس آج
نوجوان لایق اور ہوشیار ہوکر ملک کی خدمت کے لئے
تیار ہین نظیر کے لئے مین صرف راجہ رائے رایان بہادر
اور راجہ کہانڈی راو راؤ رنبہا بہادر کو پیش کرنا کافی
خیال کرتا ہون۔
جسطرح آپ قواعد و قانون و احکام نافذ فرماتے تہے
اوسیطرح خود بہی اون قواعد و قانون کے پابند رہتے
تہے۔ ذیل کے واقعہ کے ملاحظہ سے اس امر کا پورا ثبوت
ناظرین کو ملیگا۔
(جناب مدار المہام کی خدمت مین کمیشن کا بہیجا جانا)
سرکار عالی کے شہر کی کسی عدالت نے ایک کمیشن
بہیجا کہ وہ جناب نواب صاحب ممدوح کی شہادت

جاری ہوے جو مفید ملک ورعایا متصور کئے جاتے ہین
مالگذاری و عدالت مین جدید قوانین و گشتیات جاری
ہوئین۔ تعمیرات و صفائی و آبکاری وغیرہ صیغہ جات
مین نمایان ترقی ہوئی۔ اضلاع مین لوکل فنڈ جاری کیا گیا
اور ہر ایک ضلع مین ایک مجلس نام مجلس لوکل فنڈ
مقرر کی گئی جسکے سپرد ضلع کا سب کام بابتہ رفاہ عامہ
کیا گیا۔

ایتام اور نابالغون کی ملک و املاک و جاگیرات کی
حفاظت کے لئے سرکار سے محکمہ کورٹ آف وارڈس
قایم ہوا جس سے سیکڑون یتیمون و نابالغون کی جائداد
و ملک و املاک بیجا دستبرد سے محفوظ ہوے اور سرکار
کی حفاظت مین رہے اور وارڈس کی تعلیم و تربیت
اور اونکی درستی اخلاق کی نسبت سخت تاکیدی احکام

شہادت کے قلمبند ہوتے وقت آپ سے عرض کیا گیا
کہ آپکا صرف اسقدر فرمانا کافی ہے کہ مین از راہ دیانت
بیان کرتا ہون۔ اسکے جواب مین نواب صاحب ممدوح
نے فرمایا کہ اگر میرے حلفی شہادت لیجائیگی تو اوس سے
دونون فریقون کو زیادہ اطمینان ہوگا اسلئے
مجھکو حلف کرنے مین کوئی عذر نہین ہے جب آپ کی
شہادت قسم کہلانے کے بعد ہوئی تو وکلا اور فریقین
مقدمہ کا ایک ڈپوٹیشن بعلی القاب نواب مہر آسمانجاہ
بہادر کی خدمت مین شکریہ ادا کرنے کی غرض سے
حاضر ہوا اور اوس ڈپوٹیشن نے عرض کیا کہ سرکار کو
معلوم ہے کہ مدار المہامان سابق کا یہہ دستور رہا ہی
کہ بند سوالات کا جواب بذریعۂ معتمد بھیجدیا کرتے تہے
سرکار نے آج بہت عمدہ نظیر قایم فرمائی کہ ہر شخص کو

قلمبند کرے اتبک یہہ معمول تہا کہ مدار المہاموں کی شہادت بذریعۂ روبکار عدالت دریافت کنندہ مقدمہ طلب ہوا کرتی تہی اور اوس روبکار کے جواب مین جو روبکار مدار المہام کے معتمد عدالت کے پاس سے آتا تہا وہ روبکار بمنزلہ ویسے ہی معتبر شہادت کے تصور کیا جاتا تہا گویا کہ خود مدار المہام نے عدالت مین تشریف لاکر شہادت دی ہو بلدہ کی ایک عدالت نے آپ سے دریافت کیا کہ سرکار کی شہادت ایک مقدمہ مین درکار ہے ایا سرکار سے حسب معمول بذریعۂ روبکار پوچہا جائے یا کیا اوس کے جواب مین آپنے فرمایا کہ جب میرے آقا اور خداوند نعمت نے وکلار کی موجودگی مین شہادت دی تو مجہکو کیا عذر ہو سکتا ہے ۔ وکلار اور فریقین کو بہیجدیا جائے کہ وہ میری شہادت قلمبند کرکے لیجاوین

سنا کرتے تہے اور ریاست کے متعلق اصلاحون کے
طرف آپ کی آنکہہ ہمیشہ تیز رہا کرتی تہی مختصر یہہ کہ
من جمیع الوجوہ آپ کی ذات بابرکات مغتنمات سے
تہی آپ امیر ابن امیر اور عزت وآبرو کی جان تھے
آپ کے پاس اسقدر دولت تہی جو شاہانہ شان وشوکت
اور خودمختاری کے لئے کافی تہی۔ آپ کو یورپین اور
دیسی دونو چاہتے تھے اور آپکی ذات ہردل عزیز تہی
لیکن بیجا دخل دینے والے لوگ جو ہر چیز اور ہر راستباز
شخص سے نفرت رکہنے کے عادی ہوتے ہین اور وہ
سازشی بندے جو اپنی قدح کے خیر مناتے ہین آپ کو
پسند نہین کرتے تھے۔ بیت

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ✣ گل است سعدیؔ ودر چشم دشمنان خار است

بلا مبالغہ آپ کا زمانہ وزارت امن وراستی کا زمانہ تہا

قانون کی اطاعت ضرور ہے اس کے جواب مین آپنے
فرمایا کہ اس سے میری غرض رفتہ رفتہ حکومت شخصی کے
مراسم کو کم اور باقاعدہ قوانین اور دستورات کو
جاری کرنا ہے آپ کی اس شکریہ کے بہ نسبت مجھکو
زیادہ خوشی ہوگی اگر حیدرآباد کے اور امراء جنکو
اسطرح کے حقوق حاصل ہین میرے ہی طرح عمل آوری
فرماوین اور قانون عدالت کی پابندی پر ہرطرح
مدد کرین۔

الحاصل آپکا زمانہ وزارت اصلاح انتظامات ریاست
حیدرآباد و محافظت خزانہ سرکار کے لئے ہمیشہ یادگار
رہیگا آپ مین انتہا درجہ کا تجربہ اور نیک نہادی
اور خلق تھا۔ ریاست حیدرآباد کی بہبودی ہمیشہ آپکا
دلی منشا رہا ہے آپ ہمیشہ رعایا کی شکایتون کو گوش دل سے

ناموری یا دولت کی آپکو کوئی ہوس نہ تھی یہہ باتین
آپکو بفضل خدا پہلے ہی سے حاصل تہین۔ بہت ہی قریب
زمانہ تک ملک کی حکومت کا کام نہایت عدل اور انصاف
سے چلتا رہا بددیانتی و ناراستی کا جہان تک اوسوقت
کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ممکن تہا سد باب کیا گیا
اور اوسکی عمل آوری کا موقع نہین دیا گیا اہل ملک کے
ترقیون کے مفید کام تبدریج جاری کئے گئے لیکن حیدرآباد
کے بعض مخرب ملک اشخاص یہی ظاہر کرتے رہے کہ اونکو
یہہ باتین مطلوب نہین ہین۔ اور اونہون نے آپکی وزارت
کو تہہ و بالا کرنیکا بیڑا اُٹہایا تہا۔ اور یہہ خطرناک امر
اون خود غرضون نے کچھہ فائدہ رسانی خلایق کے لحاظ سے
نہین اختیار کیا تہا۔ بلکہ اصل مین اس سازش وغیرہ کی
اصلی غرض طلب جاہ و منصب اور اپنا عروج تہا جس سے

او آپ کا سار استباز و ایماندار وزیر شاید کوئی ہوا ہو آپکی ہر دلعزیزی کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ جب آپ سے نے خدمت مدار المہامی سے سبکدوشی حاصل کر کے رخصت حاصل فرمائے تو رعایائے دکن سے نے کف افسوس ملنا شروع کیا اور آپ کے انتقال تک یعنے پانچسال کے بعد تک بہی رعایائے دکن کی یہہ خواہش و آرزو رہی کہ پہر وزارت مین تغیر ہوا ور آپ اس عہدۂ جلیلہ پر پہر مقرر فرمائے جاوین لیکن آپ سے نے کبہی اسکی خواہش نہین کئے آپ ہر حال مین اپنے مالک اور خداوند مجازی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے منشاء کے موافق عمل کرنے کو اپنا دین اور ایمان سمجہتے رہے اور اپنے آقا کے ادنے اسے اشارے پر آپ فوراً اس خدمت سے دستکش ہو گئے ۔ کیونکہ

وجہ سے فرمان واجب الاذعان مین انتظام جدید کی بنا
قایم کی گئی تھی بالکل مغالطہ دہی تھی ورنہ دراصل کوئی
بدانتظامی نہ تھی اس مین شک نہین کہ انتظام ریاست
مین بہت سے ایسے امور اوسوقت بھی باقی رہ گئے ہونگے
جن مین اصلاح کی ضرورت ہو لیکن اس جدید انتظام
مین اون اصلاحات کا کوئی ذکر نہ تھا اور نواب صاحب
ممدوح نے جو رپورٹ پیش فرمائے تھے اوس سے
ہر طرح کی ترقی ثابت تھی۔ لیکن جبس انتظام جدید کے
نافذکرانے مین مخالف پارٹی کو کامیابی ہوئی اوس سے
آپ کی وزارت بالکل بیکار ہوگئی۔ اور انقلاب پسند
طبیعتین جو خود غرضی کے خیالات مین مستغرق تھین
اونہون نے خوشیان منانا شروع کیا۔ آپ نے
ان تمام مخالفتون کا بھی ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور

ناظرین پورے طور سے واقف ہون گے رنگ آمیزی
اور چرب زبانی کی ساری لیاقتین حسد اور عداوت
پیدا کرانے کے لئے کام مین لائی گئین - بڑی ہوشیاری
اور چالاکی سے آقا و فرمانبردار وزیر کے درمیان
کشیدگی پیدا کرانے مین اس سازشی گروہ نے کامیابی
حاصل کی اور مدار المہام کے اختیارات محدود کرنے کی
نسبت احکام جاری کرائے جس کے جواب مین نواب
صاحب ممدوح نے ایک رپورٹ اعلیحضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی پیشگاہ اقدس مین گذرانے
جس مین نواب ممدوح نے وہ ترقیان تبلائین جو مختلف
صیغہ جات مین بعہد وزارت نواب صاحب ممدوح
ہوی تہین جس تفصیل و دلایل سے یہہ رپورٹ لکہی گئی تہی
اوسکے دیکہنے سے واضح ہوتا ہے - کہ وہ بد انتظامی جسکی

بدلنے کا ھے ان تفصیلی ابواب سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ھی
کہ وہ بدترین یا آنکہ انکی بدتر رہنے کی وجہ سے نارضامندی
ظاہر کئے جانے کے قابل ہین ہم صرف واقعہ کو بیان
کرتے ہین۔ ہم گورنمنٹ کی خوفناک حالت کا بخوبی اندازہ
کر سکتے ہین خوفناک بیماریون کو اکثر موثر علاجون کی
ضرورت ہوتی ہے اور اگرچہ کہ موثر تدابیر یک لخت
ترک کر دئے جانی چاہیئن۔ لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے
ہین جہان موثر تدابیر سے ہی علاج ہو سکتا ہے اور وہ لوگ
جنکا یہہ کام ہے کہ حیدرآباد کو اوسکی مدت دراز کی ابتر
حالت سے نجات دین برملا یہہ خیال کرتے ہین کہ قدامت پر
لحاظ کئے جانے کے دن جا چکے ہین۔ جدید اسکیم کے
خاص اغراض یہہ ہین۔

(۱) جناب مدارالمہام اپنے ذمہ داریون سے سبکدوش

ہر طرح اپنے مالک و آقائے ولی نعمت کے احکام کی تعمیل مین سرگرم رہے۔ اس انتظام کی نسبت جو اب جاری ہوا تھا ایک انگریزی اخبار کی رائے کو بجنس ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جس سے ناظرین کو پورے واقعات معلوم ہو سکین گے۔

ترجمۂ اخبار دکن بجٹ مطبوعہ بمبئی واقع

۱۰ ماہ فبروری سنہ ۱۸۹۳ع

هم آج کے روز جدید اسکیم انتظام حیدرآباد کے تفصیلی ابواب کو شائع کرتے ہین جبکا خاکہ ہم نے گذشتہ پرچۂ اخبار مین تبلایا تھا۔ جسقدر زیادہ اسکیم مذکور منکشف کیجاتی ہے وہ اسقدر زیادہ پر انقلاب نظر آتی ہے اور زیادہ تر اس کا مدعا اس ریاست کے قدیم انتظامونکو

کی جائے۔ بھر کیف انکو فی الفور عملدرآمد کرنے مین زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ گورنمنٹ مین امرا مملکت کو شریک کرنا بہت اچھا ہے لیکن انکی شراکت وہین تک درست ہوگی جہان تک کہ وہ موافق عمدہ گورنمنٹ ریاست کے ہون حیدرآبادیون کو جائدادون پر مقرر کرنا مناسب ہے لیکن مناسب تر تو یہہ ہے کہ لایق لوگ مقرر کئے جائین۔ یہہ ابتدائی اصول ہین جنہین حیدرآباد ہی فراموش کر دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔ دیکھا چاہیئے کہ ایا کینبٹ کے تقرر سے جسکے ممبر روسائے ریاست ہین پہلے اور دوسری غرضین حسب بہبودی گورنمنٹ پوری ہونگی یا نہین جبکہ اس مجلس کی ساخت اور اوس کے اراکین کے اقتدارات پر جو اون احکام سے منکشف ہوتے ہین جنکو ہم آج شائع کرتے ہین نظر ڈالی جاتی ہے تو اس

کر دئے جائین۔ لیکن صاف گو لوگ اوسکو یہہ تبلائینگے کہ آپکے اقتدارات کم کر دئے گئے ہین۔

(۲) گورنمنٹ مین امرار ریاست کو زیادہ عہدے دئے جائین۔

(۳) عہدون پر زیادہ ترحیدرآبادیونکا تقرر ہو۔

(۴) خزانہ کی اصلاح۔

(۵) گورنمنٹ اور علے العموم لوگون کی درستی اور آخرالامر انتظام مین کفایت شعاری۔

اسمین کوئی شک نہین ہوسکتا کہ یہہ سب باستثناً دوم وسوم اغراض کے موجودہ حالت کے لئے نہایت عمدہ اغراض ہین اور یہہ اس قابل ہین کہ بعوض دستورالعمل بنائے جانے کے اصول قرار دئے جائین اور فی الفور عملدرآمد کئے جانے کے عوض انپر کوشش

اسکے بعد آپ نے ایک ایسی پالسی کے خلاف مین
جو عملی گورنمنٹ کے متعلق مدت دراز کی روایتون کو
فراموش کر دیتی ہے اور حضور نظام کی ریاست
کے سرزمین مین ایسے جدید دستورون کو پیدا کرتی ہی
جو آپ کی رائے مین نہ تو ریاست کی تاریخ کے مطابق
ہین اور نہ تو اسکے رواج کے اور ضروریات کے مناسب
ہین اپنے اغراض کو فصیح اور پرزور الفاظ مین قلمبند کیا
آپ نے اوسوقت ایک اسی طریقہ کے خلاف مین
اعتراض پیش کیا تہا جس سے آپ کے اطراف ایسے
عہدہ دار گہرے ہوے رہتے جنہین آپ کے ہم پلہ
رائے زنی کا اقتدار حاصل تہا اور جس سے آپ کو مجبورا
انکی آرا کو اپنی خاص رایون کے مساوات کے ساتہ
سُنا پڑتا اور اون کو حضور نظام کو پیش کرنا ہوتا تہا

آزمایش کی دقیتین ہمارے ذہن نشین ہوتے ہین۔ جبکہ یہہ
باتین ہمارے ذہن نشین ہو جاتے ہین تو اور ایک
بات کا ہمارے دلپر نقش سا ہوتا ہے اور وہ یہہ کہ
سرآسمانجاہ بہادر کا اپنی خدمت پر رہنے کا ارادہ۔
یہہ ارادہ انتہاے درجہ کی حب الوطنی ہے یا اقتدار
کی حرص کا نتیجہ ہے۔ تاوقتیکہ آپ کے خیالات
مین ایک بڑا سا تغیر واقع نہوگیا ہو یہہ تصور نہین کیا جاسکتا
کہ جدید انتظامات سے آپ خوش ہین۔ جبکہ ۱۸۸۸ء
مین جناب مدارالمہام کی تائید کے لئے ایک کیابنٹ
معتمدین وہی کیابنٹ موجودہ کی ایسے نہین بلکہ مدارالمہام
کے ایسے وسیع اقتدارات کے ساتہہ قایم ہونیکی
تجویز ہوئی تہی تو آپ نے اوسکی سخت مخالفت کی تہی
اور اسی مخالفت کی وجہ سے تجویز مذکور موقوف ہوگئی

اور کیا نسبت جسطرح پر کہ اب قایم ہوتی ہے اس سے
احتمال نہین ہوتا کہ حالات کو درست کریگی اور اسکا قیام
مدار المہام کو ضرور ناگوار گزریگا گو وہ کوئی بہی رہین -
اگر سر آسمانجاہ بہادر اسوقت اپنی مخالفت مین تیز تہے
تو ہم قیاس کر سکتے ہین کہ آپ کے احساس اب کچہہ
کم تیز نہین ہین کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ آپ کے حالات
آپ کی نظرون مین آپ کے اقتدارات مین اور دوسرونکو
شریک کردینے کی وجہ سے فطرتاً سخت شاق
معلوم ہوتی ہوگی) بہرکیف باوجود اسکے نواب سر
آسمانجاہ بہادر اپنی خدمت پر ٹہرے ہوے ہین اگر
آپکا خدمت پر ٹہرا رہنا خود فراموشی اور خیال بہبودی
ریاست کیوجہ سے ہی تو آپ اور زیادہ اعزاز کے
قابل ہین آپ کے عہدہ کے متعلق تنخواہ آپکے لئے

اور جس سے صدر گورنمنٹ کسی مسئلہ پر بہی جسکی نسبت گیانٹ
مین اتفاق نہوز یادہ رائین حاصل کر سکتا تہا جیسا کہ آپنے
تبلا دیا ہے اس سے انکار کیا نہین جاتا کہ ایسی پالسی سے
جسکی بنا اب پڑی ہے (ممبرون کے اختلاف رائے
اور مدار المہام سے اختلاف کرنیکی وجہ سے ضرورًا اور
لازمًا حضور نظام کے پاس پیش ہونی چاہئے) وہ طریقہ
جو ریاست حیدرآباد مین سالہا سال سے مروج تہا اب
اسکا خاتمہ ہوگیا ہے اور ممبر گواون کے نام کچہہ بہی رہین
گو یا در پردہ مدار المہام بنگئے ہین اور ان کے حقوق اور
فرایض قریب قریب جناب مدار المہام کے حقوق
اور فرایض کے یا اس سے زیادہ اور سنگین ہوگئے ہین
اس مین کوئی شک نہین کہ اس ریاست کی خدمت
دیوانی کے قدیم حقوق اور اقتدارات چہین لئے گئے ہین

اور آیندہ کے بجٹ کو تبلاتی ہے۔ انتظامی کل کے اخراجات نو لاکھہ ہین اور حال کے تبدلات سے عہدون کی موقوفی اور تنخواہون کے کم کر دئے جانے سے دو لاکھہ کی تخفیف ہوئی۔ لیکن جدید اسکیم اس سے بڑہکر اصلاحات کرنے کا دعوے کرتی ہے۔ حکومت مین کفایت شعاری پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف کوششین کی گئین لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کوششونکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ماتحتون کی تخفیف سے تو کسیقدر بچت ہوئی لیکن اعلےٰ عہدہ دارون کی تنخواہون کی ترقیان اس بچت سے بڑہ گئین اور سرکاری مصارف مین اور افزائش ہوگئی اسمین کوئی شک نہین کہ اس قسم کا الزام بے بنیاد نہ تہا اور اس مین بہی کوئی شک نہین کہ جدید اسکیم کے مطابق جو تخفیف تجویز کی گئی ہے

ترغیب کا باعث نہین ہوسکتے کیونکہ یہہ بات دیکھی جاتی
ہے کہ آپ کی آمدنی قریب بیس لاکھہ روپیہ سے
ہے اور علاوہ اسکے آپ ہندوستان بھر مین متمول
ترین لوگون مین سے گنے جاتے ہین - بیشک یہہ کہا جا سکتا ہے
کہ آپ کا خدمت پر ٹھہرا رہنا محبت اقتدار کیوجہ سے
ہے لیکن اس قیاس کے لئے ہمارے پاس کوئی
تصدیق موجود نہین ہے لیکن یہہ کچھہ ہی ہو ہمین اس
امر کا یقین ہے کہ جناب مدار المہام کے احساس کچھہ ہی
رہین لیکن جب تک کہ وہ حکومت کی کرسی پر رہین گے
وہ جدید اسکیم کی کامیابی کے لئے وفاداری سے
کام لیا کرین گے - آپ طبعًا وہمی اور وسواسی رہا کرتے ہین
لیکن آپ ایک نوبل مین ہین اور اپنے آقائے
نامدار کے خیر خواہ ہین جدید اسکیم بالفعل تخفیف مصارف

خدمت مدار المہامی کو اوسی اطاعت و فرمان بداری
کے ساتھہ ادا کیا جو آپ کا قدیمی شیوہ و طریقہ تہا
لیکن مخالف گروہ نے تو آپ کی وزارت کو تہ و بالا
کرنے کا بیڑا اوٹہا لیا تہا اور اسوجہ سے اونکو کب
چین آتا طرح طرح کے جوڑ توڑ کئے گئے مختلف قسم کے
مقدمات ایجاد ہوے۔ مثلاً مقدمہ جوادحسین و مقدمہ
پمفلٹ وغیرہ جو ناظرین سے پوشیدہ نہین ہین اور
ہر طرح سے آپ کی مخالفت پر آمادگی ظاہر کی گئی
جو لوگ خود آپ کے ساختہ و پرداختہ اور کسی زمانہ مین
اپنے کو آپکا بہی خواہ و خیر خواہ کہنے مین اپنا فخر تصور
کرتے تہے مخالف گروہ کے شامل ہوے الحاصل
طرح طرح کی سازشین ہوئین اور بالآخر آپ نے بتاریخ
۶ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۱ہ ہجری مطابق ۱۱ اسفندارمذ ماہ الٰہی
سنہ ۱۳۰۳ ف

پیشتر کی سی نہین ہے کیونکہ یہہ بات دیکھی جاتی ہے
کہ تخفیف جناب مدار المہام سے شروع ہو کر معتمدین
اور دیگر زیادہ تنخواہ یاب عہدہ دارون تک پہونچی
ہے۔ ہم عہدہ دارون کو بڑی تنخواہین دے جانیکے
طرف داری کرتے ہین لیکن اسکی کوئی حد ہونا چاہیئے
حیدرآباد مین تو چند سال سے اس حد سے تجاوز کرنیکا
میلان رہا ہے ہمارا خیال ہے کہ جدید اسکیم کی تجویز
کی ہوئی تخفیفون سے بڑھ کر غیر ضروری مصارف
کی تخفیف ہو سکتی ہے۔ جس سے انتظام کو مستقل فائدہ
پہونچ سکتا ہے۔

اس جدید اسکیم کے اجرا کے بعد بھی نواب صاحب
ممدوح نے حتی الامکان حسب خواہش آقاے ولینعمی
حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی ایک سال تک

فرماتے۔ ہمیشہ آپ کا قول تہا کہ جو مالک کا حکم ہو گا
اوسکی اب اور ہمیشہ تا زندگی پوری تعمیل کرتا رہونگا
اطاعت و فرمان برداری بندگا نعالی مین آپ
پورے ثابت قدم تھے۔ مالک سے وفاداری کی
خاص صفت آپ مین موجود تہی۔ اپنے ملک و مالک
کی خیرخواہی کے مقابلہ مین آپ رزیڈنٹ سے حتےکہ
برٹش گورنمنٹ کی بہی پرواہ نہین فرماتے تھے
اپنے قیام یا استحکام کے لئے کبہی آپ نے برٹش
گورنمنٹ یا رزیڈنٹ کے تائید نہین چاہی مدارالمہامی
سے سبکدوش ہونے کے بعد بہی آپ ہمیشہ بلکہ تا
زندگی حضرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی کے سچے
بہی خواہ وخیرخواہ رہے جس سے خود حضرت
اقدس و اعلےٰ پورے طور پر واقف ہون گے۔ آپکے

حسب خواہش حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
چھہ ماہ کی رخصت کی درخواست پیش فرماکر خدمت
مذکورہ سے سبکدوشی حاصل فرمائے اور بجائے
آپ کے امتحاناً چھہ ماہ کے لئے نواب وقارالامرا
مرحوم کا تقرر عمل مین آیا حضور پر نور نے جون ہی
اپنا منشاء آپ کی علٰحدگی کی نسبت ظاہر فرمایا آپ نے
بلا پس و پیش فی الفور استعفا روانہ فرما دیا
کیونکہ آپ نے نہ مدارالمہامی کی کبہی خواہش کی تہی
اور نہ کوشش - بلا سعی و خواہش جب آپ ولایت
مین رونق افروز تھے آپ کا تقرر عمل مین آیا تہا
اور خود حضرت اقدس و اعلے نے انتخاب فرمایا تہا
اسکے علاوہ آپ کو دولت و اقتدار کی تمنا نہ تہی - جو آپ
استعفا پیش فرمانے یا علٰحدگی اختیار کرنے مین تامل

پر وہ بندگان حضرت کو ترغیب دیتے رہے کہ
مدار المہامی کے غیر محدود اقتدارات کو ضرور محدود
کردیا جائے نیز یہہ رائے دیتے رہے کہ معین المہامان
ریاست کے تفویض عام انتظام سپرد کردیا جائے
اور مدار المہام کو یہہ ارشاد ہو کہ بنفس نفیس صرف
فینانس پر نگران رہین اور اپنی پوری توجہ خاص
اسی کام کے طرف مصروف رکہین۔ اور ذرائع
ترقی فینانس اور تخفیف مصارف کی نسبت
مسٹر پلوڈن اعلحضرت کو یہہ رائے تبلائے کہ ان کا میمن
نواب مدار المہام کو اراکین کیبنٹ کونسل سے مشورت
کرنے کی ہدایت فرمائے جاوے برخلاف اسکے
بفور تقرر عالیجناب نواب سر وقار الامرا
جو خاص مسٹر پلوڈن کے منتخب کردہ تھے

بعد جو تقرر که مدار المہامی پر ہوا اور اوس کے بعد
جو واقعات پیش آئے اگرچہ اوس کو اس سوانح عمری
سے تعلق نہین ہے لیکن اُس سے خاص اس جدید اسکیم
اور قانونچہ مبارک کے متعلق کچھہ حالات ناظرین پر
منکشف ہون گے لہذا یادداشت انگریزے
(مرتبہ و مدخلہ نواب سرور جنگ بہادر سے جو
حیدرآباد کرانیکل مطبوعہ ۱۸ ۔ سپٹمبر ۱۸۹۷ عیسوی مین
شائع ہوئی تھی ذیل کا اقتباس درج کیا جاتا ہے)
جو خالی از دلچسپی نہ ہوگا ۔

جب تک کہ عالیجناب نواب سر آسمانجاہ بہادر
بعد نفاذ قانونچہ مبارک مسند وزارت پر قایم رہے
نہ صرف حضرت اقدس و اعلےٰ مدظلہ العالی کی رائے
کے ساتھہ مسٹر پلوڈن متفق و موافق رہے بلکہ بروقت

جدید پر آپ پورا اعتبار و اعتماد رکھئے اور خاص اوہنین
پر ریاست کا ہر کام چھوڑ دیجئے - حق تو یہہ ہے کہ
کہ مسٹر بلوڈن نے بندگان حضرت پر جبریہ زور ڈالا
کہ نواب مدار المہام جدید کونسل کے اتباع و اتفاق
سے بالکل آزاد کر دئے جائین اور ایسے خود مختار
اور مطلق العنان بنا دئے جائین کہ جس کسی فیصلہ کو
جو کونسل سے تصفیہ پایا ہو آپ ہی بالذات منسوخ
کر سکین خواہ ایسا فیصلہ باتفاق آراء جملہ اراکین
کونسل صادر ہوا ہو یا غلبۂ آرا سے - اور اپنی اس
رائے کی تائید مین بیان کیا کہ عالیجناب نواب
ویسراے و گورنر جنرل بہادر کو بھی ایسی نامنظوری
کا اختیار حاصل ہے مسٹر بلوڈن کا یہہ پر مکر استدلال
اون کے چال بازیون کو ثابت کرنے کے لئے

اور جو بلحاظ اُن کی خوشنودی و سفارش کے مسند وزارت
پر مسلط کر دئے گئے تہے وہ سب اصول جنکے اختراع مین
مسٹر موصوف نے بذات خود ایسی محنت و سرگرمی
سے کوشش کی تہی اور جنسے اونکا دلی مقصد یہہ تہا
کہ عالیجناب نواب سر آسمانجاہ بہادر کے اختیارات
بہر صورت کم ہو جائین ایسے بالائے طاق رکہدئے گئے
کہ گویا نسیاً منسیاً ہو گئے اور طرہ بر آن اون اپنے
قایم کردہ اصول سے ہی مسٹر بلوڈن انجان نہین ہو گئے
بلکہ اون کے برعکس اور متضاد نواب سر وقار الامرا
کی تائید مین رائے دینے لگے بات درحقیقت یہ تہی
کہ بڑی سرعت کے ساتہہ مسٹر بلوڈن نے کایا پلٹ
دی اور مزید بران ایک طول وطویل خط مین اونہون نے
بندگان حضرت اقدس کو یہہ تحریر کیا کہ اپنے مدار المہام

کارروائی کو درجۂ کمال کو پہونچا چکا تہا اپنے مالک وآقا
کی اطاعت وفرمان برداری کا سرٹیفکیٹ اورعوام
کی ہر دلعزیزی کا تمغہ لئے ہوے علیحدہ ہوے اور
حضرت اقدس واعلےٰ کو اسی پارٹی فیلنگ وسازش
کیوجہ سے اپنے ایک اطاعت گزار وفاشعار۔ وفرمانبردار
نیک نفس خیرخواہ ملک ورعایا وزیر کی علیحدگی سے
سخت صدمہ پہونچا یا گیا جس سے ملک کا بجائے نفع
کے سراسر نقصان ہوا۔ ریاست زیربار خزانہ خالی
ہوگیا اور بجز اسکے کہ اس سازش مین جو شریک تھے
اون کی ترقیان ہوئین ہون اور کوئی فائدہ نہوا۔
بعوض اسکے نواب صاحب ممدوح کو کوئی نقصان نہین پہنچا
آپ جسطرح پہلے امیر تھے اوسیطرح تا بہ زندگی امیر رہے
نہ آپ کو مال ودولت کی پروا تہی کیونکہ آپ بفضل خدا

کافی و وافی ہے۔

مذکورۂ بالا اقتباس جو سر ورجنگ بہادر کے میمورنڈم کا ہے دیکھنے سے ناظرین قیاس فرما سکتے ہین کہ خود آپ کے مخالف اس امر کے معترف تھے کہ یہہ سب جو کچھہ کیا گیا محض آپ کا اقتدار گھٹانے کے لئے ورنہ اصلی منشا اونکا کچھہ اور ہی تہا چنانچہ اوسیطرح ظہور مین آیا کہ بعد یہہ سب کارروائی کالعدم ہو گئی۔ اور وقارالامراء مرحوم نے بہ تائید برٹش رزیڈنٹ جسطرح کے اقتدارات کو استعمال کیا وہ پوشیدہ نہین ہے۔ خیر ہمکو یہان اُس بحث سے کوئی واسطہ نہین ہے صرف ناظرین کو یہہ بات ثابت کر دکھانا مقصود تہا کہ آپ باوجود ایسے مخالف و سازشی گروہ کے جو اپنا عروج چاہتا تہا اور جو ہر طرح اور ہر جانب سے اپنی سازشی

شعر

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت ٭ نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

نواب صاحب ممدوح نے ایسے ایسے نیک کام کئے ہین
کہ جسکی نظیر مشکل سے ملسکتی ہے۔ اور آپ فخر خاندان
شمس الامراء کہلائے جانے کے بلا شبہہ مستحق ہین۔ آپنے
بصرف زر کثیر ایک سماع خانہ اجمیر شریف مین حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ مین
تعمیر کرایا یہہ سماع خانہ ایسا ہے جو اپنی نظیر نہین رکھتا
اس سے درگاہ شریف مین سماع وغیرہ کے لئے نہایت
آسایش و آرام ہوا۔ مسافر و زائرین کو درگاہ شریف
مین ٹہیرنے کی جو جو دقیتن اور تکلیفین ہوتی تہین رفع
ہوئین یہہ خدمت آپ نے ایسی درگاہ شریف مین
کی ہے کہ شاہان دہلی کو بہی نصیب نہین ہوئی۔

ریاست دکن مین سب سے بڑے مالدار امیر تھے اور
شہرت اور نیکنامی جو آپ کو زمانہ مدارالمہامی مین حاصل
تھی اوس سے زیادہ علحدگی کے بعد ہوئی۔ جو ایک خداداد
بات تھی۔ بمصداق اسکے (قدر نعمت بعد زوال)
مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اب ہم
ناظرین کو اون چند نیک کامون سے آگاہ کرنا چاہتے ہین
جو نواب صاحب ممدوح نے اپنے جیب خاص اور
خزانہ پائیگاہ سے زر کثیر صرف کرکے رفاہ و آسایش
خلق اللہ کے لئے آپنے کئی یادگار صفحہ ہستی پر چھوڑ گئے
فی الحقیقت اس دار ناپایدار سے امیر ہو خواہ غریب
غنی ہو یا فقیر سوائے نام نیک کے اور کوئی چیز اپنے ساتھ
نہین لیجا سکتا اور نہ کوئی دوسری چیز سوائے نام نیک
کے حاصل زندگی ہوسکتی ہے۔

ومدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً مین بہی آپ کے علاقہ کا
ایک باغ وعمارت موجود ہے جسکا نام باغ شمسیہ ہے
اورجہان حاجیون وزایرین کے آرام وآسایش کا
پورا بندوبست ہے سالانہ کئی ہزار کے صرفہ سے
وہان عملہ وڈاکٹرخانہ مقرر ہے جو ہرطرح پر مسافرون
وغیرہ کی جو آپ کی عمارت مین فروکش ہوتے ہین
نگرانی وغیرہ وعلاج معالجہ کیا کرتے ہین سالانہ کئی ہزار
روپیہ بطریق سبیل خیرات کئے جاتے ہین جسکے مہتمم
نواب معزز یار الدولہ بہادر ہین اور انہین کے
ذریعہ سے اسکا انصرام ہوتا ہے۔
آپ کے جانب سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے روضۂ مبارک مین روشنی ہوتی
ہے جو شرف پادشاہون کو بہی حاصل نہین ہے۔ اسیطرح

اسیطرح آپ نے مسافرون وغیرہ کے آرام وآسایش
کے لئے قریب درگاہ حضرت اوجالہ شاہ صاحب
قدس سرہ جو سرا تعمیر فرمائی ہے وہ بہی بہت
ہی آرام دہ ہے۔ کسی کار خیر کے لئے کبہی آپ
دریغ نہین فرماتے تہے اور آپ کا خزانہ ہمیشہ رفاہ
عام کے کامون کے لئے کہلا رہتا تہا۔
تعمیر گنبد درگاہ حضرت شاہ خاموش صاحب
قدس سرہ وتعمیر سائبان وغیرہ درگاہ حضرت
یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ قدس سرہ
آپ ہی کے جانب سے ہوئی ہے بزرگان دین و
اولیائے کرام سے آپ کو بیحد اعتقاد تہا اور اون کی
خدمت آپ نہایت ہی شوق و فراخ حوصلگی سے
فرماتے اور اوسکو اپنا فخر تصور کرتے تھے۔ کہ معظمہ

بہت ہی چہوٹا اور غیر مکتفی تہا نہایت مستحکم و پائیدار تیار کرایا اس تالاب وغیرہ کی تیاری اور اہتمام مسٹر کاؤسجی مہتمم تعمیرات پائیگاہ کے ذمہ تھے جنہوں نے نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے اس سترگ کام کو انجام دیا۔ صرف تالاب ہی تیار نہین کیا گیا بلکہ اوس تالاب سے نلون کے ذریعہ سے بلدہ مین پانی لایا گیا اور اون مقامات بلدہ مین پہونچایا گیا جہان دوسرے تالابون یعنے تالاب میر عالم وحسین ساگر سے پانی پہونچنا دشوار بلکہ غیر ممکن تہا۔ مثلاً دروازہ علی آباد۔ شاہ علی بنڈہ وگولی پورہ وغیرہ مقامات اس قسم کے بلند ہین کہ جہان دوسرے تالابون سے پانی پہونچنا غیر ممکن ہی۔ پس اس سے آپ نے باشندگان حیدرآباد پر عموماً اور اون مقامات کے باشندون پر خصوصاً احسان عظیم

ہندوستان کے بھی اکثر بزرگان دین و اولیائے کرام
کی خدمت کا شرف آپ کو حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت
نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی درگاہ
مین بھی آپ کے جانب سے روزانہ روشنی کا اہتمام
ہے اور اکثر دوسری درگاہون وغیرہ مین بھی عرس وغیرہ
کے لئے کچھہ رقوم مقرر ہین جو سالانہ دئے جاتے ہین
سب سے بڑا رفاہ عام کا کام جو آپ نے کیا وہ
تعمیر تالاب عمدہ ساگر ہے جب تک اوس مین پانی
اور اوس پانی مین روانی اور اوس سے لوگ سیراب
ہوتے رہینگے اوسوقت تک آپ کا نام صفحہ ہستی پر
پائیدار اور آپکا یہہ کار خیر اس دنیا مین یادگار رہیگا
خلق اللہ کے آسایش و آرام کے لئے آپ نے لکھو کہا روپیہ
صرف کرکے ایک تالاب جدید قریب تالاب جلپلی جو

وبیگم بازار اور کہین کہین بلدہ مین لایا گیا۔ اگرچہ سرکار عالی
کے صرفہ سے بنا۔لیکن آپ ہی کے زمانہ وزارت مین
اسکا آغاز ہوا۔آپ کا رجحان اور توجہ ہمیشہ خلق خدا کی
آسایش وآرام وراحت رسانی کے جانب مائل رہتے
تھے آپ کی نیت ہمیشہ نیک تھی آپ کا ہمیشہ مقولہ تھا
کہ خلق خدا کے ضروریات وحاجات کے نکالنے مین
جو ہماری دولت کام آئے وہی ہمارا توشۂ آخرت
ہے۔انہین نیک کامون کا ثمرہ وبزرگان دین واولیائے
کرام کی خدمات کا نتیجہ تھا کہ خدائے عزوجل نے آپکے
گھر کا چراغ روشن کیا۔جسکو خداوندکریم تا قیامت
روشن ومنور رکھے۔آمین ثم آمین۔

اس مہر درخشان وماہ تابان آسمانجاہی کا نام نامی واسم
گرامی نواب محمد معین الدین خان بہادر اطال اللہ عمرہ

فرمایا۔ کیونکہ اور مقامات کے باشندی توخیر دوسرے تالابون سے بہی مستفید ہو سکتے تہے لیکن خصوص اس نواح کے ساکینن اس نعمت عظمی سے بالکل محروم تہے یہ صرف نواب صاحب ممدوح کی دریا دلی کا طفیل تہا کہ وہ تشنہ دہن لطیف وخوشگوار پانی سے شیرین کام ہوے اس تعمیر تالاب عمدہ ساگرا ورنمون کے ڈالنے مین لکہوکہا روپیہ کا صرفہ ہوا اور وہ سب صرفہ آپنے اپنے جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔

اس تالاب اور نلون کی نگرانی اور شکست وریخت کی درستی کے لئے ایک خاص عملہ مقرر رہتا ہے جسکا صرفہ بہی سالانہ دوتین ہزار روپیہ کی قریب ہے اور نواب صاحب ممدوح کے خزانہ خانگی سے جاری ہے اسکے علاوہ تالاب حسین ساگر سے جو نل چادر گہاٹ رزیڈنسی

پیدا کیا تہا۔ خوشی کے شادیانی بجنے شروع ہوے اور
مبارک سلامت کا شور رہا۔ یہہ چراغ کیا روشن ہوا
گویا مملکت وریاست پائیگاہ کا مہر درخشان طلوع ہوا
جسکے نور عالم افروز سے یہہ ریاست پائیگاہ اتبک
منور وروشن ہے۔ اور خداوند عالم حشر تک اسکو
اسیطرح روشن ومنور رکہے۔ اسی تقریب سعید مین تاریخ
۲۲ ربیع الآخر ۱۳۰۹ہجری عالیجناب نواب وقار الامرا
بہادر نہایت تزک واحتشام سے ایوان فلک نما سے
رسم گہوارۂ مبارک سرور نگر لائے جسکے ساتہہ کل ہم
فوج دیوانی وپائیگاہ وغیرہ کی حاضر تھی جب یہ جلوس
مع فوج وغیرہ فلک نما سے روانہ ہوا ارشاد حضرت
اقدس واعلے بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی شرف صدور
پایا کہ مابدولت کی برآمدی تک فوج کا نشان پنج محلہ کے

واقبالہ ہے خداوند جلشانہ اونکو قیامت تک اوسی جاہ
وجلال وحشم واقبال سے سلامت باکرامت رکھے
جیسے کہ اونکے پدر بزرگوار تھے۔ اور خداوند تعالےٰ
حوادث زمانہ سے اوس ذات پاک کو مصنون و مامون
رکھے۔ امین ثم آمین
آپکی تاریخ ولادت ہفتم ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ ہجری ہے
جس روز آپکا تولد مبارک ہوا ہے اوس روز کی
حالت مسرت خارج از تحریر ہے۔ ہزارہا روپیہ
محتاجون ومساکین کو تقسیم کیا گیا تمام ملازمین ومتعلقین
پائیگاہ کے گھر عید ہوگئی۔ سبھون نے نذرین پیش کین
اور خوشی ومسرت سے جامہ مین پہولے نہین سماتے تھے
کیون نہوا ون کے اور اونکی اولاد واحفاد کے مالک
وپرورش کنندہ ووسیلۂ معاش کو خداوند تعالی نے

ہوتا تھا۔ رقص و سرود کی محفل گرم ہوئی۔ جسقدر مہمان
ہمراہ رسم سے تھے اونکو پھول و پان وغیرہ کی حسب دستور
ومراتب تواضع کی گئی۔ قریب ایک بجے کے سب
مہمان مرخص ہوے۔
گو نواب صاحب ممدوح کے زیر سایۂ عاطفت صاحبزادۂ
بلند اقبال آٹھہ مبارک سال اپنی عمر کے طے فرمائے
لیکن نواب صاحب ممدوح کے دل مین جو بڑے بڑے
حوصلے آپکی مبارک تقاریب وغیرہ کے کرنے کی تھی
فلک تفرقہ پرداز نے کسی کو نکلنے نہین دیا اور دل کی
دل ہی مین رہ گئی۔ اگرچہ رسم بسم اللہ خوانی آپ نے
اپنی حیات ہی مین ادا فرمائی اور تمام شہر کے امرا و عزیزن
کو تورہ وغیرہ تقسیم ہوے۔ لیکن آپ کے دل مین جو
اس تقریب سعید مین اپنے آقاے ولی نعمت حضرت

روبرو ٹھرایا جائے چنانچہ حسب الحکم اقدس تعمیل ہوئی۔قریب
آٹھ بجے شب کے حضرت بندگانعالی رونق افروز
بنگلہ پنج محلہ ہوئی جلوس و جمعیت و رسم مبارک ملاحظۂ
اقدس سے ہوتا ہوا سرورنگر کے جانب روانہ ہوا۔
رسم کے ہمراہ عماریوں مین عالیجناب نواب وقارالامرا
بہادر و نواب آصف یاورالملک بہادر و نواب امام جنگ
خورشید الملک بہادر و نواب ظفر جنگ شمس الملک
بہادر مع اپنے ملازمین وہمراہیون کے تھے۔اسکے
علاوہ اکثر معتمدین وغیرہ علاقہ دیوانی ہاتیون پر سوار ساتہ
تھے۔قریب گیارہ بجے شب کے جلوس محل سرورنگر مین
پہونچا جہان ایک میدان کشادہ مین شامیانی وغیرہ
نصب کرکے اسقدر آراستہ کیا گیا تہا اور روشنی وآرایش
وغیرہ کا اسقدر اہتمام تہا کہ بے تکلف روز روشن کا گمان

لیکن وہ سب قادر مطلق نے واپس بلالین - صرف یہی
ایک چشم و چراغ خاندان شمسیہ سے ہے خداوند تعالی اسکو
تا قیام شمس و قمر روشن رکھے - نواب صاحب ممدوح
کو آپ جسقدر عزیز تھے جتنے صاحب اولاد ناظرین ہین
اسکا بخوبی اندازہ کر سکتے ہین - ایام طفولیت ہی مین
آپ کی تعلیم و ترتیب کی نسبت طرح طرح کے خیالات
و منصوبے نواب صاحب ممدوح کے تھے - اکثر آپکا
خیال اعلے تعلیم کی نسبت تہا اور فرماتے تھے کہ امرا
کے بچون کو اعلے تعلیم دیجانی ضرور ہے اور انگریزی
تعلیم بہی لازمی خیال فرماتے تھے - چنانچہ شروع ہی سے
ایک انگریزی تعلیم یافتہ دایہ کا تقرر کیا گیا تہا جو شب و روز
حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ کی خدمت مین رہتی تھی
اور کل خدمات ضروری جو بچون کے ہوتے ہین وہی

بندگانعالی کو مدعو کرنا اور جشن جمشیدی کا ترتیب دینا وغیرہ
تہا وہ حسرت اپنے ساتہہ لے گئے اور خطنہ کی شادی مینا نکلے
مہلت ہی اجل سے آپ کو نہ دی کہ اپنے دلی حوصلے
نکالتے۔ حاصل کلام صرف ایک گہوارہ مبارک کی ہی
تقریب تہی جو عام طور پر ہوئی۔ باقی تمام تقاریب خانگی
طور پر ادا ہوئین کیونکہ آپ کا قصد مبارک تہا کہ ان جملہ
تقاریب کو نہایت ہی شان و شوکت کے ساتہہ جو آپکے
رتبہ کے شایان ہو ادا کیا جائے۔ جس مین اپنے آقائے
ولی نعمت حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی
مدظلہ العالی کو بہی شرکت کی تکلیف دیجائے۔ لیکن
زمانۂ تفرقہ پرداز نے جسکا خاصہ یہی ہے کہ کسی کا دلی حوصلہ
نہ نکلنے پائے اس آرزو کو پورا نہونے دیا۔ اگرچہ
نواب صاحب ممدوح کو بہت سی اولاد خدا نے دی تہی

مولوی صاحب موصوف کے طریقہ تعلیم وغیرہ سے نوابصاحب
ممدوح اسطرح خوش تھے کہ جسکا بیان نہین۔ اکثر آپ کی
تعریف فرماتے تھے اور آپ کی حسن کارگذاری کی
نسبت اپنی کمال خوشنودی ظاہر فرماتے تہے اسوقت
جو ترقی تعلیم مین صاحبزادہ صاحب ممدوح نے فرمائی ہے
اگر نواب صاحب ممدوح زندہ ہوتے اور ملاحظہ
فرماتے تو بیشک مولوی صاحب معز کی کارگذاری
اور محنت کا کافی ووافی صلہ ملتا۔ لیکن بمصداق اسکے
کہ (آن قدح بشکست وآن ساقی نماند) جو دلچسپی نوابصاحب
ممدوح کو صاحبزادہ کے تعلیم مین تہی اوس سے زیادہ
اب علیا جناب حضرتہ پادشاہ زادی بیگم صاحبہ
قبلہ مدظلہا۔ کو ہے۔ چنانچہ انگریزی تعلیم کے لئے
(جسکا نواب صاحب ممدوح اپنی زندگی مین کچھہ انتظام

بجالاتے تھے جون جون سن شریف بڑھتا گیا دوسرے
ضروری انتظامات بھی ہوتے گئے اور جب رسم
بسم اللہ خوانی بعمر چہار سال وچار ماہ ادا ہوئی تو
اوسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ کی تعلیم کا انتظام
بھی کیا گیا۔ چنانچہ جب ہی سے تعلیم کا سلسلہ آغاز ہے
اور مشہور معروف اوستاد زمانہ وعالم یگانہ مولانا مولوی
محمد کامل صاحب کا تقرر آتالیقی وآدب آموزی حضرت
صاحبزادہ صاحب قبلہ ملبند اقبال کے لئے کیا گیا۔ چند ہی
عرصہ مین مولوی صاحب موصوف نے اسطرح سے
تحریص وترغیب تعلیم کی نسبت دلائے اور ایسے ایسے
نئے طریقون سے جو بچون کو بالعموم مرغوب ہوتے ہین
تعلیم کا سلسلہ شروع کیا کہ ازخود صاحبزادہ صاحب قبلہ
کو شوق پیدا ہوا۔

ریاضی وحکمت وغیرہ مین ثانی امیر کبیر اوّل ہونگے
آپ کے یعنی صاحبزادہ صاحب بلند اقبال کے عادات
واطوار وغیرہ بالکل نواب صاحب مرحوم مغفور کے
مشابہ ہین۔ اخلاق وترحم بہی آپ کی ذات ستودہ صفات
مین ویسا ہی ہے جیسا کہ آپ کے پدر بزرگوار مین تہا
اپنے ملازمین ومتعلقین کا آپ کو ویسا ہی خیال ہے
جیسا کہ مرحوم مغفور کو تہا۔

نواب آسمانجاہ مرحوم مغفور کو علاوہ دیگر امور کے
سیر وسیاحت وشکار کا بہی بے انتہا شوق تہا
اور فوجی لائف کو بہی آپ زیادہ پسند کرتے تہے
چنانچہ جسوقت جنگ افغانستان جہڑی آپ نے
اپنے ذاتی خدمات مع فوج سرکار گورنمنٹ آف انڈیا کے
سپرد کرنے کی خواہش ظاہر فرمائے جیسا کہ مسٹر ہادل

کرنے نہ پائے تھے) اب حضرت موصوف نے حسب
اجازت حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
مشہور و معروف معلم مسٹر کونی پروفیسر نظام کالج
کا تقرر فرمایا ہے اور اون کے امداد کے لئے
دو لایق مددگار مولوی سید مرتضی و مسٹر اسٹرمل
دئے گئے ہین کہ انگریزی تعلیم بہی بخوبی وحسب رواج
زمانہ ہوسکے۔ چنانچہ اب بفضل خدا روزانہ تعلیم
انگریزی و فارسی و ریاضی و تاریخ و جغرافیہ وغیرہ
نہایت ہی اہتمام سے بہ نگرانی ان معلمان کامل الفن ہوا
کرتی ہے اور یقین ہے کہ اگر اسی اہتمام اور نگرانی سے
تعلیم جاری رہے تو چند ہی عرصہ مین صاحبزادہ صاحب
ممدوح خدا اونکو عمر خضر عطا فرمائے۔ ایک لایق ہونہار
جوان امیر کبیر اس ریاست کے بنینگے۔ اور علوم

مین جب آپ علاقہ دیوانی و پایگاہ کے تعلقات کا دورہ
فرماتے ہوے مقام پانگلیر پہونچے جو ایک مشہور شکارگاہ
ہے اور جس مقام کو اگر شیرونکا مسکن کہا جائے تو بجا ہے
آپنے پانچ شیر اور ایک ریچہہ کا شکار فرمایا۔ وہی شکار مین
پانچ چہوٹے بچے شیر کے آپ نے زندہ گرفتار فرمائے
تہے جو بطور تحفہ شاہزادہ اسٹریا اور جناب پرنس
آف ویلز کو بہیجے گئے۔ اسیطرح بمقام پہولمدی آپنے
ایک بہت بڑے شیر اور دو بچونکا شکار کیا۔ اور نواح
سرور نگر مین اکثر ریچہ و تیندوی وغیرہ کے
شکار مین دلچسپی و تفریح حاصل فرمایا کرتے تہے۔ اوایل
مین آپ کو گہوڑے کی سواری کا بہی بے حد شوق تہا
اور بے انتہا مشق تہی میلون آپ گہوڑے پر تشریف
لیجاتے اور کبہی تہکاوٹ ظاہر نہین فرماتے تہے۔

رزیڈنٹ حیدرآباد کے اسپیچ سے جو صاحب معزز نے
بوقت عطائے خطاب کے دی تھی ظاہر ہوتا ہے کہ
اسکے علاوہ ہمیشہ آپ کو فوج کی آراستگی و قواعد
ومشق وغیرہ سے زیادہ دلچسپی رہتی تھی آپ کے
علاقہ پائیگاہ کی فوج جسطرح قواعد دان و آراستہ
تھی دوسرے پائیگاہوں مین اس کی نظیر نہین ہے۔
آپ خود خاندانی سپاہی اور سپاہ پرور و سپاہ دوست
تھے نشانہ اندازی وغیرہ مین بھی آپ کو کمال تھا
ہرطرح کے شکار کا آپ کو بے حد شوق تھا۔ اکثر شکار مین
بھی آپ اپنا وقت صرف کرتے اور دل بہلاتے۔
آپ نے کئی شیروں کا شکار اپنی ذات سے کیا تھا۔
ذیقعدہ ۱۳۰۸ہجری مین بمقام مادہ پور آپ نے ایک
بہت بڑا قوی ہیکل شیر شکار فرمایا اور ماہ رمضان ۱۳۰۹

تقرر فرمایا اور بذریعہ جریدہ غیر معمولی جلد ۲۸ نمبر ۲۵ واقعہ ۳۰ آبان ۱۳۱۶ف مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری یہہ فرمان نافذ ہوا کہ یہہ مجلس قرضۂ ریاست کی جانچ کرے اور وجوہ قرضہ دریافت کرکے اوسکے متعلق رپورٹ کرے اور اصلاح مصارف کی نسبت تجاویز سوچکر حضرت اقدس واعلےٰ کے ملاحظہ کیلئے پیش کرے۔ اس مجلس مین نواب صاحب ممدوح کو بھی حضرت اقدس واعلیٰ نے بلحاظ اسکے کہ آپکا وسیع تجربہ اور خیر خواہی و وفاداری مسلمہ تھی بحیثیت میر مجلس شریک فرمایا۔ لیکن اوس زمانہ مین چونکہ نوابصاحب ممدوح کی صحت بہت خراب ہوگئی تھی اور بوجہ مرض ذیابطیس آپ بہت نحیف ہوگئے تھے۔ اور چونکہ روزانہ مجلس کی شرکت اور کام کے آپ متحمل نہین ہوسکتے تھے

خدمت مدار المہامی سے سبکدوشی حاصل فرمانے کے
بعد آپ اکثر اپنا وقت سیر و شکار مین صرف فرماتے
تھے۔ یا امورات مملکت پائیگاہ کی اصلاح و درستی مین
گو آپ نے مدار المہامی کی خدمت سے علٰحدگی اختیار
فرمائے تھے لیکن تاہم حضرت اقدس و اعلے کو آپ پر
پورا اعتماد و بھروسہ تھا اور اکثر امور اہم مین آپ اپنے
وفادارانہ و خیرخواہانہ رائے سے ہمیشہ بذریعہ گذارش
حضرت اقدس و اعلے کی خدمت مین معروضہ کردیا
کرتے تھے اور اکثر آپ کے معروضات کو شرف اجابت
و قبولیت بھی حاصل ہوا کرتا تھا۔ جب بزمانہ وزارت
نواب سر وقار الامرا مرحوم ریاست کے قرضہ کی تعداد
بہت زیادہ ہوگئی اور حالت فینانس روز بروز
ابتر ہونے لگی تو حضرت اقدس و اعلے نے ایک مجلس امرا کا

جواب دے رہی ہے اور مین اپنے مین خود اس امر کی
قوت نہین پاتا ہون کہ روزانہ اس مجلس مین شریک
ہونے اور کام کرنے کی زحمت برداشت کرسکون۔
اور جب اس قسم کے بار کا مین متحمل نہین ہوسکتا ہون
تو بجائے فائدہ کے میری شرکت سے مجلس کا نقصان
وہرج ہوگا۔" اور دراصل نواب صاحب ممدوح کا ارشاد
بہت بجا اور درست تہا کیونکہ اوس زمانہ مین آپ کی
صحت بہت ہی خراب ہوگئی تہی اور مرض ذیابطیس
سے آپ سخت لاچار رہتے تھے اور سال بہر بعد ہی آپ کا
انتقال ہوا گو اس مرض نے آپ کو بے انتہا لاغر و
نحیف کر دیا تہا۔لیکن آپ ہی کی ہمت مردانہ تہی کہ باوجود
اسکے بہی اپنے روزمرہ کے کام اوقات مین ہمیشہ کی
طرح سرگرم اور پابند رہتے تہے زندگی بہر تک آپ نے

آپ نے بہی مناسب تصور کیا کہ اپنے ان تمام مجبوریونکے
وجوہ حضرت اقدس والا علے مین گذارش کرکے اس مجلس
کی شرکت سے معافی چاہون چنانچہ آپ نے اپنے آقا
کے فرمان کی تعمیل مین یہہ گذارش پیش کئے کہ مین اپنی
اس حالت پر بہی بطور خود تفصیلی حالات فنانس کی رپورٹ
علیحدہ بصیغۂ راز گذرانونگا جس سے روشن ہوگا کہ
کن وجوہ سے خزانہ کی حالت ابتر ہے جسپہ بذاتہ متوجہ
ہوکر آپ نے اس قسم کی رپورٹ گذرانی اور اکثر
اصحاب نے نواب صاحب ممدوح کو مجبور کیا کہ آپ
ضرور مجلس مصوفہ مین شریک ہون جسکا جواب
اون لوگون کو آپ یہی دیا کرتے تہے کہ جس کام کے لئے
حضرت ارشاد فرماوین میری مجال ہے کہ مین اوس سے
کنارہ کشی کرون لیکن کیا کیا جائے کہ میری صحت ہی

قسم سے ہے جو مرض ذیابطیس کا نتیجہ اور خطرناک ہی
حاذق طبیب و ڈاکٹر معالج ہوے بمبئی سے ایک خاص
ڈاکٹر حسب رائے ڈاکٹر لاری صاحب طلب کیا گیا جو
خاص مرض ہذا کے علاج مین ید طولے رکہتا تہا۔ روزانہ
ایک ہزار روپیہ فیس اوسکو دی جاتی تہی لیکن کچہہ افاقہ
نہین ہوا۔ ڈاکٹر دوچار روز رہکر اور مریض کی نسبت
اپنی رائے معالج سے ظاہر کرکے چلا گیا۔ من بعد ڈاکٹر لاری
مع ڈاکٹر اعتماد الحق وسیین خان اسٹاف سرجنان نوابصاحب
ممدوح کے معالج رہے۔ مرض کو روز بروز ترقی ہوتی گئی
بخار ایک حالت پر ہر وقت رہتا تہا۔ پہوڑا ترقی کرتے
کرتے تمام رخسار وگوش ونصف سر تک پہونچ گیا تہا
اور روزانہ برابر زخمون کا دہونا و پٹیون وغیرہ کا باندہنا
جاری تہا۔ لیکن کسیطرح مرض مین تخفیف ہی نہ ہوتی تہی

جادۂ اطاعت وفرمان برداری وشیوہ خیرخواہی و وفاداری کونہین چھوڑا اور ہمیشہ ہر موقع پر حضور پر نور پر سے جان و مال کو تصدق کرنے کے لئے امادہ تھے ۱۳۱۵ھ مین آپ نے تعلقہ فریدآباد و تعلقہ نرگنڈ د وبشیر ہیٹ ضلع کالگی علاقہ پائیگاہ کا دورہ فرمایا اور اوسی دورہ مین شکار شیر وغیرہ بھی ہوا - لیکن جب ان دورون سے فراغت حاصل فرماکر آپ بلدہ رونق افروز ہوئے تو آپ کے دشمنون کا مزاج روبصحت نہ تھا اور نقاہت روز بروز ترقی پذیر تھی بالآخر غرۂ محرم ۱۳۱۶ھ ہجری سے آپ کے چہرہ پرچشم راست کے جانب کچھ ورم سا نمودار ہوا جو ترقی کرتے کرتے ایک پھوڑے کی شکل ہوگیا جسکو چیرنے کی ضرورت واقع ہوئی اور بالآخر طبیبون نے تشخیص کیا کہ یہہ پھوڑا کاربنکل اور سرطان کے

خسوف قمر کا دن تہا راقم الحروف وہان اوسوقت موجود تہا
اوس روز کیا بلکہ ہمیشہ مجہے مرحوم مغفور کے حضور مین حاضر
رہنے کا فخر حاصل تہا - جب ڈاکٹرون نے چار بجے زخم دہوکر
اور پٹی وغیرہ باندہکر فراغت حاصل کی شام کے تخمیناً
پانچ بجے ہون گے آپ نے ڈاکٹر اعتماد الحق صاحب اسٹاف
سرجن سے یہہ ارشاد فرمایا کہ اسوقت کوئی فارسی
لکہنے والا ہو تو اسکو بلوایا جائے ڈاکٹر صاحب موصوف نے
راقم الحروف اور عالیجناب مولوی حسین عطاء اللہ صاحب
میر مجلس کا نام عرض کیا کہ یہہ موجود ہین -
فرمایا کہ مولوی صاحب بلوائے جائین حسب الارشاد
مولوی حسین عطاء اللہ صاحب اور اون کے ساتہہ مسٹر
دوسابہائی و راقم الحروف و دیگر حاضرین وغیرہ
حاضر ہوئے آپ نے نہایت استقلال سے مولوی صاحب

بالآخر دوسرے ڈاکٹر مثل محمد حفیظ الدین صاحب و نواب شفاء الدولہ وغیرہ بہی معالجہ و مشورہ مین شریک گئی لیکن حکم قضا و قدر کے سامنے کیا چارہ تہا۔ محرم کا تمام مہینہ اور قریب نصف مہینہ صفر کا بہی آپ کو پورا ہوش و حواس تہا اور ہر ایک امر مین آپ خود ہر ایک چیز کو استفسار فرما کر اوسکی نسبت احکام مناسب صادر فرماتے تہے۔ لیکن ۱۴ صفر کے بعد اس مین کسیقدر کمی واقع ہونے لگی تاہم ہر ایک شخص کو جو آپ کے روبرو آتا آپ اچہی طرح شناخت فرماتے تھے۔ ۱۳ صفر ۱۳۱۶ھ کی شام غضب کی دردانگیز تہی جو شخص اوسوقت وہان موجود رہا ہو وہی اس امر کو خوب سمجہہ سکتا ہے ان چند سطور کے مطالعہ سے اصل حالت کا سمجہہ مین آنا مشکل ہے ۱۳ صفر ۱۳۱۶ ہجری کو اوس سال کی تقویم کی رو سے

وعہد ہ داربحال خود وبرقرار رہین۔

ان تین باتون کو کہکر آپ نے فرمایا کہ میری وصیت ہے اسکو عمدہ طرح پر لکہا جاے۔ گو ان تین باتون کے کہتے وقت آپ کو انتہا درجہ کی نقاحت وضعف تہا۔ لیکن اس کے درمیان مین خود آپ نے دودھ وشوربا طلب فرماکر اوسکو نوش فرمایا اور اپنے کو قوی بناکر بہرحال آپکے دل مین جو تہا اوسکو آپ نے عام طور پر ظاہر فرمادیا اوسوقت کی حالت ناگفتہ بہ تہی ہر شخص ازخود رفتہ وخود فراموش تہا۔ اوس روز ہزارون روپیہ کے نقد وغلہ محتاجین ومساکین کو حضرت پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ نے خیرات فرمایا بلکہ ابتداء علالت سے اسیطرح خیرات کا سلسلہ برابر جاری تہا۔ لیکن سب امور پر حکم قادر مطلق حاوی ہے یہہ سب خیرات

موصوف سے کے جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ خدائے عزوجل کے احکام کی تعمیل سب پر فرض ہے۔ اوسوقت کی حالت کو اب بہی اگر تصور کیا جاتا ہے تو صبر و قرار باقی نہیں رہتا ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ جان نثاروں اور متعلقین کی حالت اوسوقت کیا ہوئی ہوگی اگرچہ سب ازخود رفتہ تھے لیکن نواب صاحب مرحوم و مغفور ہی نے سبکو جتلاکر حسب ذیل وصیت فرمائے اور مولوی صاحب موصوف کو ارشاد ہوا کہ اسکو قلمبند کیا جائے۔

(۱) جملہ محلات خصوصاً محل خاص و صاحبزادہ صاحب وغیرہ بالاتفاق رہیں۔

(۲) اپنے مدفن کے مقام کی نشاندہی آپنے فرمائے کہ اس مقام پر مجھے دفن کیا جائے۔

(۳) یہہ ارشاد فیض بنیاد ہوا کہ میرے جملہ ملازمین و متعلقین

ممدوح بستر بیماری پر مجبور و بے بس پڑے ہوے تھے
اس مین فوراً حافظ قرآن تعین کئے گئے۔ کہ اسوقت
آخر مین سورہ یٰسین پڑہکر سناوین تاکہ اوسکی برکت
سے خداے عزوجل یہہ سخت اور کٹھن گہڑی اپنے فضل
وکرم سے آسان کردے۔ قریب دس بجے صبح کے
مصاحبین ومتعلقین وخیر اندیشون کی امید ون آرزوون
پر پانی پھر گیا قیامت توٹی اور حشر برپا ہو گیا یعنی نوابصاحب
ممدوح کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کرکے داخل
خلد برین ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

اشعار

یہہ کیا الم ہے جو ہے چاک چاک جیب سحر
یہہ کیا الم ہے جو خورشید تک ہے برہنہ سر
ہے چاندنی مین دلا سیل اشک کا عالم

دوا و دہش و دعا وغیرہ کچھہ کام نہ آئے (روزیکہ قضا باشد وآن روز قضا نیست) کا مسلمہ مسئلہ پیش آیا۔ دس بارہ روز جو زندگی کے باقی تھے وہ گذر گئے۔ بالآخر ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری روز شنبہ کی صبح قیامت کا نمونہ تھی یہہ صبح دیکھنے والون کی نظرون مین تیرہ و تار معلوم ہوتی تھی صبح کیا تھی گویا روز ماتم کا پیش خیمہ تھی مزاج تو یون ہی دس بارہ روز سے بگڑا ہوا تھا لیکن اوس روز صبح ہی سے یاس کی بہیانک صورت پیش نظر ہونے لگی تھی ان پچھلے آخری دو چہار روز مین مشہور حکیم محمد اسحاق صاحب وحکیم رفیع الدین صاحب نے اپنے کمالات فن طبابت یونانی ہی تبلانے مین کوئی دقیقہ نچھوڑا۔ لیکن حکم قضا وقدر سے کیا چارہ تہا۔ نواب صاحب ممدوح کا آفتاب عمر زوال پذیر ہونا شروع ہوا۔ جس کمرہ مین نوابصاحب

پتہر کا کلیجہ بہی ہوتا تو پانی پانی ہو جاتا۔

شہر مین جسوقت یہہ خبر وحشت اثر پہونچی سناٹا سا چہا گیا عامۂ خلایق کیا امیر کیا غریب جوق جوق سرور نگر روانہ ہوے تمام دفاتر فوراً بند کر دئے گئے۔ اور سب عہدہ دار و اہل عملہ وغیرہ شرکت جنازہ کے قصد سے چل نکلے۔ حضرت اقدس و اعلےحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی شکار سے اوسی روز واپس ہو رہے تہے اثناء راہ مین بمقام لالہ گوڑہ جسوقت آپ کو یہہ اطلاع ملی فوراً آپ نے ٹرین کو ٹہیرانے کا حکم دیا اور نہایت ہی افسوس فرما کر آبدیدہ ہو گئے اور بہت عرصہ تک ٹرین کو وہین ٹہیرا کر آپ کی بیوقت مرگ پر تاسف فرماتے رہے۔ تین بجے تک تمام شہر کے بڑے بڑے مشایخ و مولوی و امرا و معززین و جمعدار پیشہ و عامۂ خلایق

وفور گریہ سے ہے اب سفید چشم قمر

سیاہ پوش ہوا ہے الم سے چرخ کبود

برنگ داغ دل ماہ ہے ہر ایک اختر

وفور غم سے تعجب نہین اگر مریخ

اب اپنے قتل کو مانگے ہلال سے خنجر

فلک ز بار مصیبت خمید واویلا

فلک چو صبح گریبان درید واویلا

جسوقت یہہ خبر مثال برق پہنچی تمام محلسرا و رنگر کیا زنانہ و کیا مردانہ ماتم کدہ بنگیا جتنے آپ کے ملازمین و متعلقین تہے اون کی حالت ناگفتہ بہ تہی بچہاڑین کہا کہا کر دیوانہ وار اوس کمرے کی در و دیوار سے سر ٹکراتے تہے جہان آپ دنیا و ما فیہا سے بے خبر پلنگ پر آرام فرما رہے تہے۔ محلات مین ایک قیامت خیز شور بپا تہا

کلیجہ پر تیر و نشتر کا کام کرتی تہی۔ جنازہ کے ہمراہ آپکے علاقہ کی کل فوج باقاعدہ و بیقاعدہ و گاڑیان و گہوڑے و فیل خاصہ و عماری وغیرہ کا آگے آگے بارش مین بہیگتے ہوے نہایت ہی آہستہ چال سے چلے جانا عجیب حسرت و غم کا عالم پیدا کر رہا تہا۔ خلایق کا باوجود کثرت بارش اور رات ہو جانے کے بہی اسقدر ہجوم تہا کہ سرور نگر سے تا بہ مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب قدس سرہ العزیز برابر دو طرفہ قطار لگی ہوئی تہی جسمین گاڑیان و جہٹکے و شکرام وغیرہ سواریون مین لوگ بہرے ہوے تھے اور جسوقت جنازہ اونکے مقابل پہنچتا تہا بے اختیار گریہ و زاری کرتے۔ پیچہے ہاتیون پر روپٹی اور روپیہ پاؤلیون وغیرہ کی حسب دستور خیرات ہو رہی جسکے ساتہ خیرات لینے والے فقیرون و گداگرون کا اسقدر ہجوم تہا کہ راستہ

دیوڑہی سے سرورنگرمین جمع ہوگئے اسقدر لوگون کی کثرت
تہی کہ بیان سے باہر ہے۔ اسکے علاوہ دیوڑہی کے
باہر سے یعنے سرورنگر سے مقبرہ واقع درگاہ حضرت
برہنہ شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ تک دوطرفہ عامۂ خلائق
کا اسقدر تانتا لگا ہوا تہا کہ ہر دوطرف ایک مسلسل قطار
سرورنگر سے مقبرہ تک بلافصل تہی جب قریب پانچ بجے
کے معزز و برگزیدہ و مشہور مشایخین کرام نے آپ کو
غسل میت دینا شروع کیا بارش کی ترشح شروع
ہوئی گویا آپ کے جنازہ پر باران رحمت باری نازل
ہونا شروع ہوا و تا دفن یہی ترشح اور بارش برابر جاری
رہے۔ جسوقت جنازہ دیوڑہی سے اوٹہایا گیا اوسوقت
کی حالت ناگفتہ بہ تہی محلات کا چیخنا چلانا۔ عورتون کی سینہ زنی
اور باریک آوازون سے گریہ و زاری سُننے والون کے

شعر		
نہ جنکو بستر مخمل پہ نیند آتی تھی		سو اُن کیواسطے اب خاک کا بچھونا ہے

نقل جریدۂ غیر معمولی

حکم مدار المہام سرکار عالی

علاقۂ فینانس

تاریخ ۲۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری

نہایت افسوس ہے کہ تباریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری کو نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر نے انتقال فرمایا چونکہ نواب صاحب موصوف اس ریاست کے ایک رکن اعظم۔ اور متانت۔ مروت۔ تواضع۔ حلم۔ اور رحم مین بے نظیر تھے اسوجہ سے ضرور ہے کہ سرکاری طور پر

ملنا دشوار ہوگیا تھا۔ جسوقت جنازہ قریب مقبرہ
پہونچا اور فوج نے آخری سلامی نواب صاحب مغفور کی
جنازہ کی اوتاری ایک شور محشر بپا ہوا۔ اور بلا مبالغہ
قیامت کا نمونہ پیش نظر ہوگیا۔ الحاصل بعد فراغ نماز
جنازہ جسوقت نواب صاحب ممدوح کی میت دفن کی گئی پھر ایک
تازہ شور قیامت برپا ہوا۔ دفن کے وقت عالیجناب
نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی و دیگر
عہدہ داران وغیرہ بھی شریک تھے۔ بوقت دفن
فوج نے تین شلک بندوقوں کے سرکیں اور توپخانہ
نواب صاحب مغفور سے آپ کی عمر کے تعداد کے موافق
توپیں سر کی گئیں۔ بعد فراغت دفن قریب نو بجے
شب کے حاضرین نالان وگریان و بیزار حسرت
وارمان نہایت خاموشی سے واپس ہوئے۔

قیامت ہی توٹ پڑی تہی۔

فاتحہ سوم وغیرہ مین بہی امرا و معززین و مشایخین و عام لوگونکا کثیر مجمع ہوا اور سب نے قرآن خوانی کرکے اوس کا ثواب نواب صاحب مرحوم کی روح پاک کو پہونچایا اوس روز سہ پہر کو حضرت بیگم صاحبہ قبلہ والدہ صاحبہ حضرت اقدس و اعلے بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مع دیگر محلات وغیرہ حضوری بغرض پرسہ و اظہار غم محل سرور نگرمین رونق افروز ہوئین اور حضرت پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ و صاحبزادہ صاحب بلند اقبال کو پرسہ دیکر کلمات تسلی و تشفی فرمائے۔

دیگر امرائے عظام نے بہی مثل مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار و مدار المہام سرکار عالی و نواب خورشید الملک بہادر و نواب حسام الملک خانخانان بہادر و نواب

بھی اس واقعہ کی نسبت سرکار عالی کیطرف سے اظہار
رنج وغم کیا جائے۔ لہذا مدار المہام سرکار عالی حکم
دیتے ہین کہ تمام محکمہ جات و دفاتر واقع بلدہ کل پرسون
بند رکھے جائین۔ اور اضلاع مین جس روز یہ حکم پہونچے
اوسکے دوسرے روز سے دو روز کے لئے تمام محکمجات
و دفاتر ضلع بند کئے جائین فقط

شرح دستخط

معتمد فینانس

عام رعایائے حیدرآباد ملازم وغیر ملازم سب نے
آپکا یکسان رنج کیا جسوقت آپ کا جنازہ مقبرہ کو
جارہا تہا کیا عورت کیا مرد کیا بوڑہا کیا جوان کیا غریب
کیا امیر سب دہاڑہین مار مار کر رو رہے تہے خاص آپکے
ملازمین ومتعلقین کا حال تو ناگفتہ بہ تہا اون پر تو گویا

کہ جسقدر آپ کے ملازم و جان نثار و متعلقین تھے سب اپنے اپنے خیال و عقل مین یہہ سمجہے ہوے تھے کہ آقائے نامدار مجہی کو زیادہ چاہتے اور عزیز رکہتے ہین۔ آپ کا برتاؤ ایسا تہا کہ سب آپ پر پروانہ وار فدا ہونے کو اپنا فخر تصور فرماتے تہے۔ مزاج مین آپ کے اخلاق اس قسم کا تہا کہ جب کبہی مولوی و مشایخین و پیشوائے طریقت سے آپ ملاقات فرماتے تو اسقدر جہک کر ملتے کہ جسکی حد نہ تہی فقیرون کی محفل مین آپ مثل فقیر کے معلوم ہوتے تہے آپ پکے صوفی المذہب تھے۔ ریاست و رئیس کی خیرخواہی کے مقابلہ مین آپ کسی کی پروا نہ کرتے ملک و اہل ملک کے ساتہہ آپ کو پوری ہمدردی تہی۔ آپ دل سے چاہتے تہے کہ ملکیون کو ترقی ہو۔ لیکن اسکے ساتہہ ہی آپ لائق و تجربہ کار لوگون کے پورے قدردان تہے لیاقت

فخرالملک بہادر کی بعد دیگرے بالمشافہہ صاحبزادہ صاحب
قبلہ کے پاس تشریف لاکر رسم تعزیت ادا فرمائے -
اس موقع پر نواب صاحب مرحوم مغفور کے ذاتی اوصاف
وعادات واخلاق کی بابت چند الفاظ لکھنا نہایت ضروری
خیال کرتا ہون اور بلحاظ اوس اعزاز و شرف کے
جو مصنف کو اپنے آقائے نامدار کی غلامی و آبائی ملازمت
کی وجہ سے حاصل ہے مین یہہ دعوے سے کہہ سکتا ہون
کہ ان امور کے متعلق مجہہ سے زیادہ کوئی شخص واقف ہونیکا
دعوے نکر سکے گا نواب صاحب مرحوم مغفور امیر
ابن امیر تھے لیکن مزاج مین تکبر و رعونت نام کو نہ تہی
اپنی امارت و عظمت و رتبہ سے گو آپ واقف تھے
لیکن کبہی اوسکا خیال ہی نہین فرماتے تہے مزاج مین انتہا
کی سادگی تہی - آپ کی ہردلعزیزی اسقدر بڑہی ہوئی تہی

بہی عفو و درگذر فرمایا کرتے تھے آپ اپنے علاقہ دارون
ومتعلقین و ملازمین پائیگاہ مین نہایت ہردلعزیز تھے اور
آپ کو اون کے اور اونکی اولاد کی پرورش کا اوسیطرح
خیال رہتا تہا جسطرح مان باپ کو اپنے بچونکا ۔ اور سب پر
یکسان شفقت وعنایات رکہتے تہے اور اون کے رنج
وراحت سے آپ متاثر ہوتے تہے ۔ شادی بیاہ غمی خوشی
سب تقاریب مین اونکی مدد فرماتے آپ کے جود وسخا کا
حال نہین حاجتمندون کے دل سے پوچہا چاہئے جنکے ضرورتات
وحاجات آپ کے ذات بابرکات سے روا ہوے ہین
آپ اپنے وعدے کے سخت پابند ہوتے تہے اور اسیطرح
وقت کی پابندی کا بہی آپ کو بے انتہا خیال رہتا تہا
کبہی آپ نے ایک منٹ کی بہی دیر یا تجاوز اوسوقت سے
نہین فرمایا ۔ جو وقت کہ پہلے سے آپ کسی کام کے لئے

وقابلیت کے مقابلہ مین آپ کسی استحقاق کو مرجح نہین
خیال فرماتے تھے بقول اسکے کہ مصرع (متاع نیک ہر دُکان
کہ باشد) اسکے ساتھہ ہی اپنے قدیم و ابستہ لوگون ملازمین
کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ آپ کو غصہ
آتا ہوا کسی نے شاید بہت کم دیکھا ہوگا۔ مجھکو تو کبھی نواب
صاحب مرحوم مغفور کو حالت غیظ و غضب مین دیکھنے کا اتفاق
نہین ہوا۔ حالانکہ مجھے ہی بارہ برس یعنے سنہ ۱۳۰۵ ہجری سے
سنہ ۱۳۱۶ ہجری تک نواب صاحب ممدوح کی شرف ملازمت
وتقرب کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی و ہنس مکہ
رہنے کی آپ مین عادت تھی۔ اور حالت غیظ و غضب
مین بھی طبیعت پر پورا قابو رکھتے تھے چشم پوشی اور درگذر
کی عجیب و نادر صفت آپ مین بدرجہ کمال تھی اور گویا آپ
کی ذات مجسم مروت و اخلاق تھی۔ ہزارہا خطاؤن اور قصورون

ایک ایک تعلقدار مقرر ہے۔ آپکے علاقہ مین تخمیناً دو ہزار
فوج ملازم ہے جسمین الـ ـ ـ مار ـ ـ فوج باقاعدہ ہے اور باقی
فوج بیقاعدہ وغیرہ ہے آپکو فوج کی درستگی و آراستگی مین
بیحد دلچسپی تہی سب بے انتہار و پیہ آپ اوسکی درستگی و اصلاح مین
صرف فرمایا کرتے تھے۔ بعد انتقال نواب صاحب مرحوم
مغفور اب اس وسیع ریاست پائیگاہ کا انتظام علیا جناب
حضرتہ پادشاہ زادی بیگم صاحبہ قبلہ مدظلہا محل خاص نواب
صاحب مرحوم و مغفور کے ہاتہہ مین ہے اور جناب ممدوحہ
بہی اوسی فہم و فراست و دانائی سے اوسکو چلا رہے ہین
جیسا کہ اون کے شوہر مرحوم کے وقت مین چلتا تھا۔
خداوند تعالی جلشانہ شاہزادی صاحبہ قبلہ ممدوحہ کو تا دیر گاہ
سلامت باکرامت رکھے اور اون کے زیر سایہ عاطفت
صاحبزادہ صاحب بلند اقبال اطال اللہ عمرہ و اقبالہ کو بارور و

مقرر فرما دیا کرتے تھے۔ ہمیشہ سے بہت سویرے بیدار ہونیکی
آپکو عادت تہی قبل طلوع آفتاب آپ چاۓ وغیرہ سے
فارغ ہوکر برآمد ہو جاتے۔ اور حاضرین وغیرہ کا سلام لیکر
گہوڑے کی سواری یا ہواخوری فرماتے ہر کام کے اوقات
آپکے معینہ ومنضبط تہے اور اوسوقت اوسی کام مین
مصروف رہتے۔ اپنی ریاست پائیگاہ کے انتظام و اصلاح
مین بہی آپکو بہت دلچسپی تہی چنانچہ جو جو نئی اصلاحین
و قواعد و قانون جاری ہوے سب آپکے ہی عہد مین
ہوے۔ اسکے قبل اس قسم کا باضابطہ انتظام وغیرہ کچھہ بہی
نہ تہا۔ آپکے متعلقہ تک پائیگاہ و جاگیرات وغیرہ کے
آمدنی تخمیناً بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ تھے۔ آپکا ملک جاگیرات
وغیرہ تین ضلعون مین منقسم ہے۔ ایک ضلع چینکوپہ۔ دوسرا
ضلع کالگی۔ اور ایک ضلع اطراف بلدہ اور ہر ایک ضلع پر

حصۂ دوم

سفرنامہ یورپ قلمی خاص نواب صاحب مرحوم و مغفور

حضرت سرکار نظام کی طرف سے بطور ڈپوٹیشن جلسہ جوبلی علیا (یعنی جشن پنجاہ سالہ تخت نشینی) قیصرہ ہند مین شریک ہونے کی غرض سے ۲۸ مارچ ۱۸۸۷ء مطابق ۲ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ روز دوشنبہ ۱۱ بجے شب کو اسٹیشن حیدرآباد سے مع مفصلۂ ذیل ہمراہیون کے روانہ یورپ ہوا۔ کوبرن صاحب

با مراد کرے۔ آمین ثم آمین۔

اشعار

الٰہی ہمیشہ سلامت رہیں	بہ صحت رہیں با مسرت رہیں
باقبال و دولت بہ جاہ و حشم	بملک و بمال و [illegible] و خدم
رہیں حاکم و حکمران ملک پر	مؤید رہے داور دادگر
مقدم ہوں کی نظر رہے منزلت	ہیں ممنون جو جو ہیں ذی مرتبت

سلامت رکھے انکو رب صمد

باقبال و ملک و حشمت تا ابد

ختم شد حصہ اول

تھے۔ ریل سے اترکر میرے پاس آئے۔ اور نذر دیکر اور حسب معمول قدیم آداب تسلیمات عمل مین لاکر بہت دیر تک بیٹھے ہوے ہمکلام رہے۔

جب ہماری ٹرین کی روانگی کا وقت آیا فوراً مین گاڑی مین سوار ہوا میرے ہمراہی بھی بیٹھے تو نواب خورشید جاہ بہادر ریل چھوٹنے تک میری گاڑی مین بیٹھے باتین کرتے رہے۔ عین روانگی کے وقت گاڑی سے اترے اور رخصتی آداب تسلیمات بجالائے۔ شب کو ۷ بجے اسٹیشن ہڈگی پر ڈنر کھایا۔

۳۰ مارچ مطابق ۴ رجب روز چہارشنبہ ۱۱ بجے دن کو بمبی مین پہنچے۔ بائی کھلہ اسٹیشن پر اترکر جمشید جی کے ہوٹل مین (جو فیجٹر لڈ ہوٹل کے نام سے مشہور ہے) فروکش ہوے۔ یہہ ہوٹل نو تعمیر نہایت صاف وشفاف

چیف سکرٹری - دوساجی پرایوٹ سکرٹری - سید رکن الدین خان
ایڈیکانگ - کپتن عبداللہ بیگ افسر اسٹاف - محمد یسین
خان سامان - ڈاکٹر اعتماد الحق اور (۷) نفر مردمان شاگرد پیشہ
اسٹیشن پر مشایعت کیواسطے بہت سے عمائدین و معززین
بلدہ جمع تھے غالبًا شب کا وقت ہونے سے مجمع کم ہوا تو بہی
اسٹیشن پر جگہہ نہ تہی اگر دن ہوتا تو شاید اس سے بہی زیادہ
اجتماع ہوتا - ٹہیک گیارہ بجے ٹرین روانہ ہوئی -

۲۹ مارچ مطابق ۳ رجب روز سہ شنبہ ۷ بجے صبح کو
واڑی کے اسٹیشن پر ہم سب پہنچے اور مدراس ریلوے کے
انتظار مین شام کے چار بجے تک رفرشمنٹ روم مین ٹہیرے
رہے - ٹہیک ۲ بجے حیدرآباد کی دوسری صبح کی ٹرین
واڑی مین پہنچی جس مین نواب خورشید جاہ بہادر مع
صاحبزادہ ظفر جنگ بہادر مجہہ سے ملنے مشایعتہً تشریف لائے

بمبئی کے لیڈی سے ملاقات کو گیا اور لنچ وہین کھایا
واپسی کیوقت کرنل براڈ فورڈ میم صاحبہ رزیڈنٹ
راجپوتانہ سے جو میجر نسبٹ صاحب ریلوی افسر کے
بنگلہ مین اوترے تھے ملاقات کرکے ساڑھے تین بجے
فرودگاہ پر آیا۔ ہر مقام کے گورنر اور رزیڈنٹ کے
نام لیڈی رے نے چٹھیان مرحمت کین اگرچہ اونہین
مہابلیشر جانے کے سبب سے اوسوقت بہت سے
کام تھے لیکن بباعث مزید الفت اونہون نے یہہ تکلیفین
گوارا کین۔ اوسی وقت یعنی سہ پہر کو ساڑھے چار بجے
سر رچرڈ ٹمپل سابق گورنر بمبئی کے ایک اسٹیچو (یادگار)
کھولنے کا جلسہ تھا حسب دعوت لیڈی رے اس مین
شریک ہوا اور ساڑھے چھہ بجے واپس آیا۔

یکم اپریل م ۶ رجب روز جمعہ صبح کو سات بجے

اور اسکا ہر سامان درست تہا۔ شام کو گاڑی مین سوار ہوکر اپالو بندر پر اس ارادے سے گیا کہ جہاز ڈابینسکو کو جس مین مین سفر کرنے والا ہون دیکہہ لون۔ لیکن شام ہو جانے سے اوسکا دیکہنا دوسرے روز صبح پر ملتوی رہا۔ اپالو بندر سے کوئین روڈ پر ہوا خوری کرتے ہوے سات بجے اپنی فرودگاہ پر پہونچا

۱۳ مارچ مطابق ۵ رجب روز پنجشنبہ صبح کو ۶ بجے مع ہمراہیون کے اپالو بندر پر گیا اور اسٹیم لنچ مین سوار ہوکر جہاز کو دیکہا۔ جہاز نہایت آراستہ تہا اور اوسکا سب سامان اور کمرے نہایت درست پائے وہان سے پہرتے وقت جہاز سراپیس کو جس مین پرنس آف ویلز ہندوستان تشریف لائے تہے دیکہتا ہوا۔ ۱۰ بجے اپنی فرودگاہ پر واپس آیا۔ سہ پہر کو دو بجے لیڈی ری گورنر

اون کے بیان سے معلوم ہوا کہ اونہون نے اپنا ارادہ بدلدیا ہے اور اب چندروز بمبئی مین تشریف رکھکر مہابلیشر تشریف لیجائینگے جب مین صبح کو ہواخوری کے لئے گیا تھا اوسوقت مرزا حسین قلی خان بہادر کونسل شاہ ایران ملاقات کو تشریف لائے تھے لیکن میرے موجود نہونیسے ایک عذر کا خط لکھکر تشریف لے گئے۔ اوسی دن سہپہر کو ساڑہے پانچ بجے جہاز ڈامی نیکو روانہ ہونے والا تھا میرے ساتہہ کا سامان دو بجے سے روانہ ہونا شروع ہوا۔ اور مین تین بجے ہوٹل سے روانہ ہوکر اپالو بندر سے اسٹیم لنچ مین سوار ہوکر جہاز پر پہونچا۔ اوس جہاز کے سب مسافر آنے شروع ہوے ایک گہنٹہ کے عرصہ مین تمام جہاز مسافرون اور اون کے مشایعت کرنے والون سے بہر گیا جب جہاز کی روانگی کا وقت آیا اوسوقت سب

محمد نبی خان عربی گھوڑون کے سوداگر کے طویلہ مین جاکر
گھوڑون اور ٹٹوؤن کو دیکھا لیکن فصل آخر ہونے کے باعث
کوئی گھوڑا ایسا نظر آیا جو خریدی کے قابل نہ تھا اراده تھا کہ
اگر کوئی گھوڑا ایسا پاوے جو حضور پرنور کے لایق ہو تو خرید کر
گزران دیا جائے۔ اوسی دن معلوم ہوا کہ نواب سر
سالار جنگ بہادر مدارالمہام سرکار عالی بمبئی تشریف
لائے ہین۔ اونکی ملاقات کے لئے اون کی فرودگاہ
پر گیا لیکن چونکہ اسوقت نواب صاحب ممدوح آرام فرماتے
تھے اونکو بیدار کرنا نامناسب جان کر واپس آیا۔
دن کو دس بجے نواب صاحب ممدوح ملاقات کیلئے
فنجر لڈ ہوٹل مین تشریف لائے اور تخمیناً آدھے گھنٹہ تک
بیٹھے ہوئے باتین کرتے رہے۔ پہلے خبر تھی کہ مدارالمہام
ممدوح سیلون تشریف لیجانے والے ہین لیکن اوسدن

چرٹ وغیرہ پیا سے گئے اور قریب دس بجے کے سب نے اپنے اپنے کیبن مین جاکر آرام کیا۔ شب کو مجھے اپنے کمرہ مین ایسا معلوم ہوا کہ جیسے ریل مین سوار ہون لیکن نیند خوب آئی اور آرام سے سویا۔

۲۰ اپریل مطابق ۲۷ رجب روز شنبہ۔ صبح کو ۵ بجے حسب معمول اوٹھا ہاتھہ منہہ دہو کپڑے پہنکر ڈک پر آیا دیکھا کہ اکثر لیڈیان اور بچے سی سکنیس سے بری حالتمین ہین۔ کیسکو چکر نے کیسکو متلی ہے۔ کوئی پریشان ہے اکثر لیڈیونکو شب ہی سے چکر شروع ہوگیا تہا۔ نو بجے برکفسٹ مقرر تہا اکثر لوگ دس بجے تک اوپر نہین آئے اور اگر کوئی لیڈی ہمت کر کے کہانے بیٹہی تو بغیر کہانا تمام کئے میز پر سے اوٹہکر چلی گئی۔ کرنل رسد صاحب جو کہ اس جہاز مین ہمسفر ہین اون کی میم صاحبہ کی بہت

دوست آشنا جو پہونچانے آئے تھے روانہ ہونے
لگے میری ہمراہی کے لوگ بہی جو بمبئی تک پہونچانے
آئے تھے ہملوگون سے ملکر بڑے تاسف سے روانہ ہوے
ٹہیک چہہ بجے لنگر اوٹہایا گیا اور جہاز روانہ ہوتے ہی
ڈنر کا وقت آگیا اور سب ڈنر کہانے بیٹہہ گئے۔ اس
سفر مین کرنل رن ہنٹ مع میم صاحبہ و صاحبزادی صاحبہ
کے بہی میرے ہمراہ ہین اور لندن تک میرے ہمراہ جائینگے
جہاز مین سوار ہونے کے بعد جو اکثر طبیعت بدمزہ ہونیکا
ذکر سنا کرتے تہے وہ جہاز روانہ ہوتے ہی معلوم ہوا
سب سے پہلے ایک لیڈی صاحبہ یکایک ڈنر پر سے
اوٹہہ گئین طبیعت بدمزہ ہو جانے سے وہ اپنے کیبن
مین جاکر لیٹ گئین۔ اوس رات کو کسی اور پر اس بیماری کا
اثر نہین معلوم ہوا۔ ڈنر کے بعد سب لوگ ڈک پر بیٹہے ہوے

سمندر کا پانی بالکل نیلگون اور بہت شفاف نظر آتا ہے۔
ایک انگریز جو بمبئی مین چرٹ فروشی کرتے ہین اور جنکا نام برگ ہوم
ہے ہمسفر ہین ایک بجے رات کو کہڑکی کی راہ اونکی کیابن
مین پانی آگیا اور تمام کپڑے اور کل اسباب وغیرہ تر بتر ہوگئے
فوراً وہ بیچارے اپنی کیابن سے دوڑے ہوے باہر آئے
اور جہاز کے ملازمون کو بلوا کر وہ کہڑکی بند کرائی اور صبح
کو اپنے اسباب کو دہوپ مین سکہلاتے رہے۔ جہاز کے
کپتان مسمی ڈوڈیرو جو ایک نسن اور ذی اخلاق آدمی
ہین مجھے مع کرنل کوبرن کے اپنے رہنے کی جگہہ پر اوپر لیگئے
اور جہاز کے چلنے اور اوسکی ترکیب اور قطب نما وغیرہ سے
جہانتک ہماری سمجھہ مین آیا خوب واقف کرایا مین نے
اونکا بہت کچھہ شکریہ ادا کیا۔ اسی جہاز مین ہمارے شہر
کے اور معزز ین بہی میرے ہمسفر ہین۔ محمد کمال خان جمعدار

خراب حالت رہی اونکو سب سے زیادہ تکلیف ہوئی کرنل محمد ج
کہتے تہے کہ کرنل مارشل میرے بڑے دوست ہین۔ بچون کو
بہ نسبت اور لوگون کے بہت تکلیف ہوئی اور اونہین زیادہ
متلی ہوتی رہی۔ جہان مین بیٹہتا تہا وہان چارون طرف لیڈیان
اور بچے اکثر جہاز کی بیماری مین گرفتار رہتے تہے لیکن فضل خدا سے
میرے ہمراہیون کا مزاج بہت درست رہا سوا ردوسا جی
پرایوٹ سکرٹری کے کہ صبح سے اون کا مزاج بگڑا ہوا ہے
شام کے چار بجے ہین اتبک طبیعت اعتدال پر نہین آئی اور
ہمراہی نوکرون سے غلام محمد کی طبیعت کچہہ بدمزہ ہے مگر شام
تک آرام ہوگیا باقی فضل خدا سے سب تندرست ہین اور
خوش ہین۔ ڈک پر ٹہلنا بہت بہتر ہے ڈرتے
ہوئے چلنے سے چکر معلوم ہوتا ہے ہر وقت سمندر کی
طرف دیکہنا بہی مناسب نہین ہے یہ بہی چکر کا باعث ہوتا ہے

کپتان	افسر جہاز
یک	۴
انجنیر	ڈاکٹر
۵	یک

مسافران جہاز

انگریز	مسلمان
ہندو	دوسرے قوم کے آدمی

کل روانگی بمبئی سے آج بارہ بجے تک جہاز نے ۲۰۴ میل راستہ طے کیا ہے اس جہاز مین ۶۰۰ گہوڑون کی طاقت ہے۔ اور ۵۰۰۰ ٹن اوٹہا سکتا ہے اسکا طول ۴۲۰ فٹ اور عرض ۴۰ فٹ ہے اسکی تیاری مین ڈیڑھ لاکہہ روپئے صرف ہوے ہین۔ اس جہاز کو بنے ہوے پانچ برس ہوے ہین۔ اہل جہاز کی سربراہی کیواسطے جانور وغیرہ

مع تین آدمیون کے اور غلام جیلانی خان فرزند ثالث
ارادت جنگ بہادر کے اسی جہاز مین سوار ہین لیکن
اونکا میرا ساتھہ فقط سوئیز تک ہوگا بعد اسکے ہمارا اور
اون لوگون کا ساتھہ چھوٹ جائیگا اس وجہ سے کہ سویز سے
میرا ارادہ اسکندریہ اور قاہرہ وغیرہ جانیکا ہے
شام کے وقت ہوا وغیرہ بہت زیادہ رہی اور جہاز کو
بہت حرکت تھی اس وجہ سے جہاز مین بہی تکان معلوم ہوتی
تھی۔ جہاز پر جسقدر لوگ ہین اون کا شمار حسب تفصیل
ذیل ہے۔

ملازمین جہاز

مسلمان	اٹلن
٦٠	٦٥

افسران جہاز

دور دور تک پانی پر اوڑتی نظر آئین - اکثر اہل جہاز
اور میرے ساتھہ کے ڈاکٹر صاحب اور محمد یسین نے
گائے اور بہینس کے برابر بہی مچھلیان پانی مین دیکھین
لیکن مجھے اوسوقت دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا - ایک جہاز
دور سے بمبی کیطرف جاتا ہوا نظر آیا - آج ٹفن مین
کچھہ عرصہ ہوا اس سبب سے کہ اتوار کا روز ہی عیسائی
مرد اور عورتون نے ملکر نماز ادا کی بعد نماز ادا کرنے کے
مس اریت نٹ نے پیانو نہایت عمدگی سے بجایا اور
اوسوقت بہت اچھا معلوم ہوا - پانی کو بالکل سکون ہے
اور ہوا نہایت سرد اور موسم نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے
میرا مزاج بہی فضل خدا سے بہت اچہا رہا اور اب جناب
باری تعالے کی ذات سے امید ہے کہ آیندہ ہمیشہ مزاج
اچہا رہیگا - کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک جہاز نے ۲۷۸

جہازپر بافراط ہین۔ جہاز مین ہر روز برکفسٹ نو بجے ٹفن ۱۲ بجے اور ڈنر پانچ بجے دیجاتے ہین۔ شب کو پورا بندوبست نہونے کی وجہ سے جہازپر ڈنر سے بہت جلد فارغ ہو جاتے ہین۔

۳ اپریل مطابق ۵ رجب روز یکشنبہ حسب عادت شب کو خوب آرام سے سویا صبح کو اوٹھکر دیکھا تو تمام لوگ اور بچے اور لیڈیان وغیرہ جو کہ علیل تھے آج فضل خدا سے سب بخیریت ہین اور بچے ادہر اودہر جہاز پر دوڑتے پھرتے ہین۔ جہاز کی رونق بچون کے کھیل کود سے دوبالا ہوگئی اسلئے کہ کل کے روز سب کے سب بچارے مصیبت مین گرفتار تھے۔ سب مسافرونکا مزاج اب درست ہے۔ ۸ بجے مین جہاز کے سامنے کے حصے پر گیا۔ اکثر اوڑتی ہوئی مچھلیان جنکو کہ فلائینگ فش کہتے ہین

پہلے ہی اپنے اپنے کیابن مین چلے گئے۔

آج گیارہ بجے دن سے دو بجے تک اکثر لیڈیان پیانو وغیرہ بجاتی اور گاتی رہین اونمین ایک پادری صاحب کی لیڈی جوکہ پیانو نہایت عمدہ بجاتی ہین اور ہر ایک کام مین اونکو اچھا درک ہے بڑی ذی اخلاق اور خوش مزاج ہین۔

۵۔ اپریل مطابق ۱۰۔ رجب روز سہ شنبہ۔ شب گذشتہ پانی کو زیادہ جوش تہا اور ہوا نہایت تیز چلتی تہی جسکے باعث سے جہاز کو بہت جنبش رہی لیکن صبح کو وہ ہوا اور رنگ ان موقوف ہوگئی۔ برکفسٹ کے بعد اکثر لیڈیان اور جنٹلمین دوکنڈے (اسکٹل کا کہیل) فاصلے سے رکھکر مشق کے لئے اوس مین رسی کے حلقے پہینکتے رہے۔ جس سے بڑی دیر تک ایک مشغلہ رہا۔ اور ۱۲ بجے کے بعد سے لیڈیان پیانو بجاتی رہین۔ چند گجراتی قوم کے بنئے جوکہ عدن جانیوالی ہین

میل راہ طے کی۔ ۴ بجے شام کو ساتھ کے لوگون نے
ابلق سیاہ سفید اور آسمانی رنگ کی مچھلیان پانی مین
اوچھلتی ہوئی دیکہین۔

۴ اپریل مطابق ۹ رجب روز دوشنبہ آج
صبح کے وقت ایک انگریزی جہاز ۹ بجے عدن کیطرف
آتا ہوا بمبئی کیطرف باز وسے چلا گیا ۴ بجے شام کو ایک
جہاز روبائیولائن کا نہین معلوم کس مقام سے آیا تہا بمبئی
کے سمت جاتا ہوا نظر آیا۔ جہازون نے آپس مین جہنڈون سے
آپس مین باتین کین۔ آسمان پر کم کم ابر ہے پانی کو سکون ہے
زیادہ جوش نہین ہے مثل تالاب کے پانی تہم ہوا معلوم
ہوتا ہے۔ شب گذشتہ کو پانی مین جوش ہونے کے سبب
جہاز کو زیادہ تکان تہی۔ اکثر لیڈیان اور جنٹلمین جو بارہ بجے
رات تک ڈک پر بیٹہے رہا کرتے تہے کل شب کو دس بجے

۶ ۔ اپریل مطابق ۱۱ ۔ رجب روز چہار شنبہ ۔ اسوقت
قریباً صبح کے آٹھہ بجے ہین اور ہمارا جہاز بمبئی سے ۱۲۹۸
میل آیا ہے ۔ ۶ بجے صبح سے عرب کے پہاڑ داہنے جانب
قریب ۲۰ میل سے نظر آتے ہین آسمان پر ابر آگیا ہے اسوجہ سے
گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہے شب گذشتہ کو لیڈیان اور جنٹلمین
سب ڈک پر جمع ہوکر تہیٹھر کے طور پر دس بجے رات تک
کچھہ تماشہ کرتے رہے تھے ۔ اکثر جہاز پر یہہ لوگ کچھہ نہ کچھہ تماشہ
ہر روز کرتے رہتے ہین جسکے باعث سے سفر کی تنہائی اور
مسافت آسان ہو جاتی ہے ۔ آج اتفاقاً برکفسٹ کے بعد
جب سب لوگ برکفسٹ کہا کر چلے گئے تھے اور جیلانی خان
اور کچھہ لوگ بیٹھے تھے کہ جہاز کی کہڑکی سے آناً فاناً سارا
پانی ڈائننگ روم مین آگیا جس سے جو لوگ وہان موجود تھے
تر بتر ہو گئے آج کل پورا چاند ہونے کی وجہ سے اکثر ایسے

اسس جہاز مین سوار ہین - کلیان جی نامی عدن سے بمبئی مین شادی کرنے کے واسطے آئے تہے اون کا مکان عدن مین ہے عربی زبان خوب پڑہتے ہین - انشا اللہ تعالی پرسون عدن مین پہونچنے کا دن ہے - اسلئے آج سوا خط و کتابت کے کوئی اور کام نہین ہوا اور اسی لئے سب لوگ خطوط نویسی مین مشغول رہے - امید ہے کہ پرسون پنجشنبہ کو عدن پہونچین گے لیکن ابہی کچہہ وقت کا یقین نہین ہوا - ہمارے ساتہہ جو ایک انگریز مسمی ٹلر صاحب ہمسفر ہین آج اونکی آنکہہ مین جہاز کا کوئلہ اوڑکر ایسا جا گرا کہ جسکی وجہ سے وہ بیقرار ہوگئے - جہاز مین دو اور ڈاکٹر تہے اون ڈاکٹرون نے ہرچند فکر کی لیکن اونکو آرام نہوا - میرے ساتہہ کے ڈاکٹر اعتماد الحق نے فی الفور وہ کوئلہ نکالدیا اور اوسی انگریز کو آرام ہوگیا اور اونہون نے بہت کچہہ ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا -

ججی کی خدمت حاصل کرنے کے واسطے گوا کو گئے ہوئے تھے
وہان اونکا پانچ برس کا لڑکا مر گیا جسکے رنج وغم مین اون
لوگون نے وہان کا رہنا ہی چہوڑ دیا اور اب اپنے وطن کو
جاتے ہین اور اپنے متوفے بچے کی لاش ایک ٹین کے
صندوق مین بند کرکے دوسرے جہاز پر اپنے وطن کو لیجاتے
ہین۔ اوس بچے کے رنج وغم مین وہ دونون ایسے مغموم ہین
کہ تمام دن علیحدہ بیٹھے ہوے رنج و افسوس کیا کرتے ہین
آج ایک جہاز بی انڈا کمپنی کا تین بجے کے قریب بمبئی کے
طرف روانہ ہوا۔ کرنل رسد صاحب جو کبہی پنجاب انفنٹری
کے کرنل تہے اور اب اون کی نوکری کے پورے ہو جانے
سے ولایت کو جارہے ہین۔ اسی جہاز مین میرے ہمسفر ہین
صاحب ممدوح کو شطرنج کا شوق ہے آج دن کو گیارہ بجے سے
بڑی دیر تک میرے ساتہہ شطرنج کہیلتے رہے ہے۔

اتفاقات ہوتے ہین سنا جاتا ہے کہ ماہ کامل جن دنون مین
ہوتا ہے اُن دنون سمندر کو زیادہ جوش ہوا کرتا ہے
اج اتفاق سے جہاز کے گرد ایک ٹڈّی اڑتا ہوا نظر آیا
جسے دیکھکر تمام اہل جہاز متحیر ہوے کہ یہ خشکی کا جانور سمندر مین کیونکر نظر آیا
اور نہ یہان سے خشکی اسقدر قریب تھی کہ وہان سے آنیکا گمان ہوتا اسلئے کہ خشکی یہان سے
داہنی جانب ۲۰ میل کے فاصلے سے تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جانور
جہاز کے داہنے جانب شمال رخ کو اڑتا ہوا چلا گیا۔
اج دن مین کئی مرتبہ ڈالفن مچھلیان پانی پر اوچھلتی ہوئی بہت
بڑی بڑی لوگون کو نظر آئین بلکہ مغرب کے وقت مین کہ مین
بیٹھا تھا ایک مچھلی میری نظر سے پانی پر اوچھلتی ہوئی گذری
مین اندازے سے کہہ سکتا ہون کہ بیل اور گھوڑے کے برابر
ہوگی ایک صاحب ملک اسپین کے رہنے والے مسمی
ڈیکاسٹر مع اپنی لیڈی کے اس جہاز مین سوار ہین۔ یہہ صاحب

انگیز بات تھی۔لیکن سمندر کے کنارے رہنے سے اون کو
اس قسم کی مشق زیادہ ہے ۴ بجے مین ہمراہیون کے ساتھہ جہاز
سے اتر کر کشتیون مین سوار ہو کر آدھے گھنٹہ مین عدن پہنچا
یہہ شہر نہایت عمدہ اور صاف پایا گیا پیشتر سُننے مین آیا تھا
کہ یہہ شہر بہت بُرا نہین ہے لیکن میرے خیال مین اچھا بُرا
شہر ہے۔کئی شاپ مین انگریزا ور پارسیون کی اور ہوٹل یہان
ہین۔ایک ہوٹل مین مین نے چاء پینے کی خواہش کی فوراً
تیار کر دی گئی لیکن اونہون نے فی پیالی ۸ آنہ کے حساب
سے دام لئے مین سمجھتا ہون کہ اسقدر گران چاء شاید کہین
نہ ملتی ہو گی اور چاء بہی چندان مزیدار نہ تہی۔ وہان سے
مین اپنے جہاز پر واپس آیا اوسوقت سب لوگ ڈنر
کھا رہے تھے۔ ڈنر سے فارغ ہو کر بہت سے انگریزا ور
لیڈیان کشتیون مین بیٹھکر شہر دیکھنے گئے۔ ۹ بجے کے

۷ا اپریل مطابق ۱۲ رجب روز پنجشنبہ شب گزشتہ کو
اسقدر گرمی رہی کہ جسکی حد و انتہا نہین۔ اکثر لوگ سوائے
لیڈیون کے ڈگ پر سونے چلے گئے تھے۔ اور آج صبح سے دو بجے
تک گرمی زیادہ رہی لیکن ۲ بجے کے قریب ٹھنڈی ہوا
چلنے لگی اور ٹھیک تین بجے جہاز عدن مین پہونچا اور
وہان لنگر کیا۔ جہاز کا لنگر ہوتے ہی عرب اور حبشیون کے
چھوکرے چھوٹے چھوٹے کشتیان لئے ہوے جہاز کے گرد جمع ہو گئے
اور جہاز پر سے روپیہ یا پیسہ جو کچھہ پانی مین لوگ پھینکتے اوسے
فوراً غوطہ لگا کر لے آتے تھے وہ صرف اسیواسطے وہان
جمع ہوا کرتے ہین لیکن اون کی اس مشق سے حیرت ہوتی تھی
ایک عرب کا چھوکرہ جسکی عمر تخمیناً اٹھارہ اونیس برس کی
ہو گی جہاز کے سکان کے اوپر سے کودا اور غوطہ لگا کر جہاز
کے نیچے سے دوسرے طرف کو نکل آیا جو کہ ایک بڑی حیرت

رہتا ہے اونکی رہنمائی اور حکومت خوشی سے قبول نہین کیجاتی
بلکہ بہ مجبوری اون سے وہ کام لیا جاتا ہے - یہہ معلم انگریزی
اور اٹالین زبانین خوب جانتے ہین بلکہ اون کا کل لہجہ
اٹالین اور انگریزی مین عربی کے موافق ہے -

۸ ۔ اپریل مطابق ۱۳ ۔ رجب روز جمعہ ۔ شب کو ۱۱ بجے
جہاز کا لنگر اوٹہا آج صبح سے دونون طرف پہاڑ نظر آتے
ہین - آٹہہ بجے تک چار پانچ جہاز عدن کے طرف جاتے ہوے
نظر آئے - آج ہوا صبح سے خوب چلتی ہے اور اچھی معلوم
ہوتی ہے - پیرم سے ریڈسی شروع ہوتی ہے جسکو عرب
بحر قلزم کہتے ہین - رات کو میری کیابن مین بہت زور سے
پانی آگیا تہا تمام بوٹ اور صندوق تر بتر ہوگئے - آج
گیارہ بجے گوڈ فرایڈے کی نماز ہوئی - اکثر لوگ ریڈسی
کی گرمی کے خوف مین بہت مبتلا تہے لیکن ہنوز کچہہ گرمی

قریب وہ لوگ شہر دیکھکر واپس ہوے۔ اوسوقت ہوا
نہایت تند چل رہی تھی اور دقت سے کشتیان جہاز سے
لگتی تھین بمشکل وہ لوگ اوترکر جہاز پر آئے۔ صبح سے عدن
پہونچنے تک تمام وقت خطوط نویسی مین گیا۔ رزیڈنٹ
حیدرآباد مسٹر کارڈری اور کرنل مارشل اور سید غلام محمد
بخشی اور محمد شرف الدین اور مرزا واحد علی بیگ اور چند
اور احباب کو خطوط روانہ کئے گئے۔ قریب دس بجے
رات سے ایک معلّم جہاز قوم عرب عبداللہ نامی عدن سے
اس جہاز پر ساتھ ہوے ہین اور موافق معمول جہاز رانی
کا کام اون کے سپرد کیا گیا ہے۔ جدے تک وہ ساتھ
رہین گے اور وہان سے دوسرے ساتھ ہون گے یہہ
ہمیشہ کا معمول ہے کہ عدن سے سویز تک چونکہ پہاڑ زیادہ
ہین ایک معلّم عربی جہاز پر رہنمائی کے واسطے ہمیشہ ساتھ

جہاز کے دور دور آگے چلے جاتے ہین۔ آٹھہ کشتیان جنمین
یک اسٹیمر اور باقی پال کی تہین صبح کو آٹھہ بجے داہنے
بانب ریت مین پہنسی ہوئی نظر آئین۔ ترل صاحب پادری
و اس جہاز مین ہمسفر ہین بیان کرتے ہین کہ مین ان کو آٹھہ برس
سے اسیطرح سے پہنسی ہوے دیکھتا ہون۔

۹ ۔ اپریل مطابق ۱۴ ۔ رجب روز شنبہ۔ شب گذشتہ
یابن مین گرمی تہی لیکن ڈک پر اچھی ہوا چلتی رہی۔ جیسی ریدی
کی گرمی ہم سنا کرتے تھے فضل خدا سے ویسی گرمی اتبک
مین معلوم ہوئی۔ نو بجے شب کو کچھہ پہاڑ نظر آئے کہ جنکو
بارہ مصاحب کہتے ہین۔ ان کے اس نام سے مشہور ہونیکا
یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری
تھے اون مین سے ہر ایک اس پہاڑ پر رہا کرتے تھے:
اور یہہ پہاڑ اتبک اونہین کے نام سے مشہور ہین اور

نہین ہے۔ ہوا بہت خوب ہے آج کوبرن صاحب گوڈفرایڈے کی وجہ سے روزے سے تھے۔ آج تک بمبی سے ہمارا جہاز ہرروز حسب تفصیل ذیل چلا۔

روز اول	۲۸۵	میل
؍؍ دوم	۲۷۹	؍؍
؍؍ سوم	۲۱۵	؍؍
؍؍ چہارم	۲۷۵	؍؍
؍؍ پنجم	۲۸۹	؍؍
؍؍ ششم	۲۸۱	؍؍
؍؍ ہفتم	۲۸۱	؍؍
؍؍ ہشتم	۲۸۵	؍؍
؍؍ نہم	۲۸۸	؍؍

آج چوٹ پینے کی کوٹھری مین ایک اشتہار لگایا گیا اوس اشتہار کے مطابق شب مین کچھہ تماشے ہون گے بہرحال انگریز لوگ دل بہلانے کے لئے کچھہ نہ کچھہ تماشے ہرروز جہاز پر کیا کرتے ہین۔ مغرب کے وقت اکثر ڈالفن مچھلیان بکثرت نظر آئین۔ ان مچھلیون کی عادت ہے

بالکل معلوم نہین ہو الیچ کے بعد لیڈیان بہت دیر تک مینوریم
وغیرہ بجاتی رہین۔ کرنل رینڈ پنجاب کے علاقہ کے جو
اب پنشن لیکر ولایت جاتے ہین اور کرنل ہگر گیر علاقہ
توپخانے کے ان دونو کو اکثر شطرنج کہیلنے کا بڑا شوق ہے
مین سمجہتا تہا کہ یہہ لوگ فوجی علاقے کے ہین اس کہیل مین
زیادہ مشاق ہون گے اسلئے کہ اس کہیل کے اصول بالکل
اصول جنگ سے مشابہ ہین لیکن ہمیشہ یہہ لوگ کچہہ نہ کچہہ غلطی
سے بازی ہار جاتے ہین۔ مجہے ایک زمانہ ہوا کہ اس کے
کہیلنے کا اتفاق نہین ہوا لیکن جہاز مین بیکاری کی وجہ سے
اکثر اسکے کہیلنے کا اتفاق ہوجایا کرتا ہے۔ ہمارے اور
اون کے کہیل کی ترکیب مین تہوڑا بہت فرق ہے۔ مثلاً
ہر ایک گہر کا پیادہ دو گہر چلتا ہے اور کسی گہر کا بہی پیادہ
جب اوپر کسی مہرہ بیٹہنے کے مقام پر پہونچتا ہے تو وہ

انکو بارہ مصاحب کہتے ہین۔ آج حسب معمول بریکفسٹ اور
لنچ کے بعد اسکاٹل کہیلنے کے واسطے ایک چندہ مقرر کیا گیا
اور سب نے فی آدمی ایک روپیہ چندہ لگا کر اوسسے دو درجے
کا انعام مقرر کیا چنانچہ دو انعام اوس چندہ کے اور
ایک انگوٹھی میرے طرف پہلا انعام مقرر تہا اوس کہیل کا
یہہ قاعدہ تہا کہ ہر ایک جانب دو دو آدمی جسمین ایک
جنٹلمین اور ایک لیڈی ہو آخر مین جو فریق جیتے اوسمین
انعام پانیکی وہ لیڈی مستحق ہوگی چنانچہ وہ شرط حسب
تفصیل ذیل ختم ہوئی۔ اور اس کہیل مین ایک ایک جنٹلمین
اور ایک ایک لیڈی بارہ جوڑ مقرر تہے۔

اول انعام ایک پادری صاحب کی لیڈی
دوسرا انعام مس ایٹ نٹ نے حاصل کیا

آج تمام دن بہت خوبی سے گذرا گرمی کا جو خوف تہا وہ

پادریون نے وعظ بیان کیا۔ آسمان پر غلیظ ابر آگیا ہے اِس سبب
سے تہوڑی گرمی معلوم ہوتی ہے۔ ہر روز گہڑی
یعنے گہڑیال کو دس بارہ منٹ پیچہے ہٹانا پڑتا ہے۔ اس
چودہ روز کے عرصہ مین حیدرآباد اور یہان کے وقت
مین قریب دو ڈہائی گہنٹہ کا فرق ہوگیا ہے اور آیندہ
ولایت تک اور فرق رہیگا۔ بارہ بجے یا کچہہ دیر بعد
جدہ داہنی طرف ہم پچاس میل سے چہوٹ جائیگا لیکن ہماری نظر مین
نہ آئیگا شب گذشتہ کو سب خلاصی قسم قسم کے سوانگ لا کر
جیسا کہ محرم مین ہمارے شہر مین لاتے ہین بڑی دیر تک
ناچتے اور کودتے رہے دریافت سے معلوم ہوا
کہ ملک اٹلی مین کسی جگہہ زلزلے سے بہت سی جانین
جان بحق ہوئین اسلئے اون کی بیبیون اور بچون کی پرورش
کیواسطے ہر ایک جگہہ اور ہر ایک جہاز پر تماشے کرکے

وزیر بنتا ہے۔

۱۰ اپریل مطابق ۱۵ رجب روز یکشنبہ۔ شب کو زیادہ گرمی تہی لیکن تاہم ہمارے شہر کے موافق نہ تہی کیا بن مین تہرمامیٹر ۸۷ درجہ اور ڈک پر ۸۲ درجہ تہا۔ اکثر اس سے زیادہ گرمی کبہی کبہی ہمارے شہر مین ہوا کرتی ہے۔ اس مقام مین سمندر بہت عریض اور پانی کا رنگ گہرا نیلا معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ یہان سے کچہہ پہاڑ نظر نہین آتے۔ صبح وا یک اسٹیمر پی انڈا و کمپنی کا مسمی ٹامس بمبئی کے طرف روانہ ہوا۔ آج جہاز پر سب جہنڈیان اور نشان چڑہائے گئے ہین آج کے اتوار کی عیسائی لوگ زیادہ عظمت و توقیر کرتے ہین اور ایک قسم کی اون کی عید ہے۔ کہتے ہین کہ آج ہی کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے ہین۔ آج گیارہ بجے سبہون نے ملکر نماز پڑہی اور بعد نماز کے اون کے

برعکس ہون۔ آج کے دن اور شب کو کسی قسم کا کھیل یا تماشہ
نہو گا اسلئے کہ اتوار کے دن کو متبرک سمجھتے ہین اور اس روز
کوئی کھیل یا تماشہ نہین کرتے ہین۔

۱۱ ہ اپریل مطابق ۱۷ ہ رجب روز دوشنبہ۔ گذشتہ
شب کو ایک بجے کے قریب بارش ہوئی جسکے سبب سے
ہوا صبح کو نہایت سرد معلوم ہوتی ہے۔ پانی کو شب سے
زیادہ جوش معلوم ہوتا ہے۔ اور سویز کے قریب ہونیکے
سبب سے آج سے بالکل موسم بدل گیا ہے نہ وہ پچھلی گرمی
ہے نہ حبس ہے سرد ہوا چل رہی ہے اور جتنے گرم کپڑے
پہنے جائین آدمی متحمل ہو سکتا ہے۔ آج شب کو بال ہے
لیکن لیڈیان اور جنٹلمین یہہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہوا اسقدر
رہی اور پانی کو ایسا ہی تلاطم رہا تو بال بہ مشکل ہو گا۔ ہوا کا
اسقدر زور ہے کہ ڈک پر کھڑا نہین ہوا جاتا۔ کوئی شخص اس

چندہ جمع کرتے اور اونکو پہونچاتے ہین۔ اس خیال سے نے میرے دل پر قومی ہمدردی کا بہت بڑا اثر پیدا کیا۔ اور مینے خیال کیا کہ جو قوم آج کل صاحب اقبال اور صاحب مال ہے وہ محض قومی ہمدردی اور اتفاق کے باعث سے ہے برخلاف اسکے جسقدر کہ ہمارے ملک مین ہر ایک بات کی محتاجی اور ضرورت ہے وہ صرف اسی نااتفاقی اور بغض وحسد کے سبب سے ہے۔ خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ جہاز کے خلاصی جو بیچارے آٹہہ پہر تک ایک منٹ بہی آرام مین نہین رہتے اور ہمیشہ کوئی گہڑی بہی اون کو بغیر کام کے نہین گذرتی باوجود ایسی محنت کے اپنی قوم کے واسطے جہاز پر ایسی خوشی سے چندے کا اہتمام کرین اور قومی ہمدردی کے نمونے بنین اور ہم لوگ باوجود ہزارون عیش وآرام کے ساتہہ فراغت سے رہنے کے بالکل اسکے

پانچ بجے شام کو ہم ایسی جگہہ پہونچے جہان سے سویز صرف ۲۴ گھنٹہ کی راہ رہ گیا ہے۔ یہان عجیب و غریب پہاڑ دیکھنے مین آئے جو دو بجنسہ یہ معلوم ہوتے ہین کہ دو کشتیان چلی آرہی ہین اور اوس مین ایک پرلیٹ ہوس بنا ہوا ہے جو کہ معلوم ہوتا ہے کہ کشتیون کی چمنی ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہہ دونون پہاڑیان دو بھائیون کے نام سے مشہور ہین جنکو سب لوگ برادرز کہتے ہین اور اوسپر لیٹ ہوس اسواسطے بنایا ہے کہ جہاز اوسطرف نہ چلے جائین۔ لیکن خدا کی قدرت سے دو پہاڑ ایسے بنے ہوے ہین کہ قریب پہونچنے تک اونپر پہاڑ کا گمان نہین ہوسکتا فقط دو کشتیان معلوم ہوتی ہین۔ ۶ بجے ایک جہاز مسمی بابر۔ عدن کے طرف جاتا ہوا قریب سے نظر آیا۔

۱۲ اپریل مطابق ۱۷ رجب روز سہ شنبہ جبل بال کا

جہاز مین آج تک فضل خدا سے بیمار نہین ہوا۔فقط ایک انگریز
کے چہہ برس کے لڑکے کو تپ آگئی تہی وہ بہی فضل خدا سے تندرست
ہوگیا۔ہوا کا اسقدر زور ہے کہ ڈک پر یا کیابن مین کہڑا نہین
ہوا جا سکتا۔ ۹ بجے برکفسٹ کے وقت اسقدر پانی کو جوش اور
ہوا تہی کہ دو تین مرتبہ سمندر کی موجین ڈائننگ رومے کے
کہڑکیون کے اوپر سے گذر گئین بلکہ یہانتک کہ ڈک کے قریب
تک موجین آتی تہین۔سب دروازے ڈائننگ روم کے
بند تہے اگر بند نہ ہوتے تو تمام پانی اندر چلا آتا آج برکفسٹ
آدہے گہنٹے کے بعد ہوا اسلئے کہ سویز پہونچنے کو ایک روز
باقی ہے ہندوستانی کہانا پکایا گیا ہے تاکہ سب اہل جہاز
اس کہانے کے ذائقہ سے واقف ہو جائین اکثر یورپین
بڑی رغبت سے ہمارے کہانے کو پسند کرتے ہین۔ ۳ بجے
دن سے ساڑہے پانچ بجے تک سب اسکول کا کہیل کہیلتے رہے

علیگڑھ کے پروفیسر ہین اس جہاز مین ہمسفر ہین صاحب موصوف
نے اسکا سب اہتمام بہت خوبی سے کر دیا - ۱۱ بجے
شب تک یہہ جلسہ بڑی رونق سے ہوتا رہا۔ شب سے
دونون جانب پہاڑ نظر آرہے ہین ان پہاڑون مین داہنے
جانب کوہ طور قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے -
یہان سے سویز سو میل ہے۔ آج تین یا چار بجے تک
وہان جہاز پہونچیگا۔ صبح سے سردی زیادہ ہے تمام لوگ
ہلکے لباس اوتار کر توئیٹ کے لباس پہنے ہوے ہین
یک بیک موسم بالکل بدل گیا ہے فضل خدا سے
جہاز پر کوئی بیمار نہین ہے دن مین دو تین مرتبہ جہاز کو
صاف کرتے ہین آسمان پر جاڑون کی فصل کے موافق
ابر معلوم ہوتا ہے اور نہایت ہی خوشنما نظر آتا ہے
ہر ایک جگہہ موسم مین کسیقدر اختلاف ہے اس موسم

اشتہار دو تین روز قبل دیا گیا تہا وہ شب کو مقرر تہا
اگرچہ ہوا کے خوف سے گمان تہا کہ شاید ڈنس نہو سکیگا
لیکن شام سے ہوا اور سمندر کی موجین کم ہو گئی تہین اور ڈنر
کے بعد پانچ بجے ڈنس شروع ہوا سب جہاز کے افسر اور
تمام اہل جہاز شریک تہے جہاز کے بعض بعض افسر بہی ناچے
یہہ بال بہت اچہا اور بارونق معلوم ہوتا تہا جہاز کا چلنا جا
ہوا نکا چلنا موسم کا موافق ہونا اور ایسے موقع پر اس بال
کا ہونا عجیب وغریب لطف دکہاتا تہا اگرچہ اکثر کئی مرتبہ
بال کے دیکہنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن جہاز پر جو یہہ لطف
حاصل ہوا ویسا لطف آج تک کبہی حاصل نہین ہوا تہا۔
چونکہ سب اہل جہاز نے مجبوری سبہی اوسکا پیٹ رن ڈیہر سٹ
بنایا تہا اسوجہ سے اون کے رفہ تمیت وغیرہ کا اور
اوسکے اخراجات کا اہتمام مجہے کرنا پڑا اور مسٹر رالی جو مدرسۃ العلوم

ایک یادداشت کی کتاب پیش کی جس مین حسب خواہش
اون کے اپنا اڈرس وغیرہ لکہدیا گیا۔ ایک جہاز
آٹہہ بجے صبح کو عدن کے طرف جاتا ہوا نظر آیا اور بہت
قریب سے گیا ۹ بجے کے قریب جہاز بندر سوئز مین داخل
ہوا اور لنگر کیا جہاز کا لنگر ہوتے ہی تمام انگریز لوگ ملاقاتی
اور بیوپاری کچھہ سامان وغیرہ لیکر جہاز مین بہر گئے اسوقت
وہ کشمکش جہاز پر ہوگئی کہ گویا بازار لگ گیا ہے اور
معمول ہے کہ جہان کہین جہاز کا لنگر ہوتا ہے یہہ بیچنے والے
ایسے ہی جمع ہو جاتے ہین۔ مجھے چونکہ بالاڈینو جہاز سوئز
سے چہوڑ دینا تہا اپنا ضروری اسباب لیکر پانچ بجے
جہاز سے اوتر کر دخانی کشتی مین سوار ہوا اور باقی اسباب مع
چار نوکرون کے سیدہے نپلس کو روانہ کردیا۔ چونکہ اوس
جہاز مین بارہ روز تک سفر کا اتفاق ہوا تہا اور تمام اہل جہاز

مین ہمارے شہرون مین مارے گرمی کے برا حال ہوگا۔
اور دو روز پہلے تک یہی حال ہمارے جہاز مین بہی تہا
کل سے یکایک سردی ہوگئی اور بغیر گرم لباس کے
رہا نہین جاتا۔ آج تہرمامیٹر صبح کو ۱۰ بجے ۲۷ درجے
تہا۔ مسٹر ڈکاسٹر نے جنکا حال گوا جانے کا پہلے درج ہوچکا ہے
ایک کتاب پیش کی اور چند شعر لکہدینے کی درخواست
کی اون کے حسب خواہش ذیل کے دو شعر اور اپنا
نام ونشان لکہدیا۔

شعر

کافر عشقم مسلمانی مراد رکار نیست	ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست
ما اسیران را تماشائے چمن درکار نیست	داغہائے سینہ ما کمتر از گلزار نیست

مسس ڈگیل نے جو ایک پادری صاحب کی بی بی ہین انہی

ہمارے اسباب مین سے فقط ایک صندوق دیکھکر باقی
سب اسباب لیجانے کی اجازت دیدی وہان کروڑگیری
مین صرف تمباکو اور چاء اور کافی لیجانے کی سخت ممانعت
ہے۔ باقی اور کسی چیز کو نہین دیکھتے۔ وہان سے قریب
ایک ہوٹل مسمی سوئیز ہوٹل مین جاکر فروکش ہوا۔
بندوبست ہوٹل کا اچھا ہے تمام عرب لوگ کہانا پکاتے
ہین اگرچہ سب انگریزی قسم کا کہانا تہا لیکن وہ بہی مزیدار
تہا فی نفر یومیہ ۱۲ شلنگ مقرر ہے اور حجام اور دوسرے
ضروری باتون کی حسب تفصیل ذیل مقرر ہے۔ کل حساب
کا تصفیہ ٹاریف کے مطابق کیا گیا۔ شب کو ۷ بجے ڈنر
دیا گیا۔ ڈنر مین دوسرے مسافرین اور ہم سب ملاکر قریب
۱۷ یا ۱۸ اسکے تہے۔ نرخ بازار کا بہت گران ہے گوشت
۱۲ بارہ سیر پیاز فی پیسہ ایک عدد ملتی ہے۔ ایسی ہی کل چیزین

ملازمین اور مسافر نہایت اخلاق اور محبت سے پیش
آتے تہے کشتی مین میرے سوار ہونے پر تمامی اہل جہاز نے
ملکر اسقدر ہُرّا ہُرّا کا نعرہ بلند کیا کہ جسکا بیان نہین اگرچہ
اس بات کا بیان کرنا مین خاص اپنے لئے مناسب نہین سمجہتا
لیکن مجہے اسکے ذکر سے لوگون کے اخلاق اور محبت کا
ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اتنے ہی عرصہ مین کسقدر وہ لوگ
اخلاق اور محبت سے پیش آنے لگے تہے۔ ہماری کشتی بندر
سویز کو روانہ ہوئی اور جہاز بالا ڈینو بہی اوسیوقت سویز کینال
مین سے روانہ ہوگیا۔ آدہے گہنٹہ مین ہماری کشتی بندر
مین پہونچی۔ کشتی سے اترکر تہوڑی دور آگے بڑہنے پر
ایک جگہہ کسٹم ہوس کی ہے جسکو ہمارے شہر مین کروڑ
گیری کی چوکی کہتے ہین۔ سویز چونکہ خدیو کی تحت حکومت
ہے خدیو کی جانب سے کرور گیری کے لوگ وہان مقرر ہین

ہوٹل مین واپس آیا اور بریکفسٹ کہاکر ریل پر جانے کے
واسطے اسباب وغیرہ درست کیا گیا۔ قاہرہ کو ریل
۹ بجے جانے والی تہی اسلئے ۹ بجے اسٹیشن کو روانہ
ہوے۔ نائب گورنر سویز مسمی رشید بے اور مسٹر
جیمس کمانڈنگ سویز ملاقات کے لئے ہوٹل مین تشریف
لائے۔ گورنر ممدوح عربی کے سوا کوئی زبان نہین
جانتے نہایت عمدہ اور خوش اخلاق آدمی ہین مسٹر
جیمس انگریزی مین ترجمہ کرتے جاتے تہے۔ ہوٹل
سے اسٹیشن تک گورنر ممدوح میرے ساتہہ تشریف
لائے گاڑی کی روانگی مین کسیقدر عرصہ تہا اسوجہ سے
ایک مکان مین جو اسٹیشن سے قریب تہا لیجاکر ٹہلایا
اور چاء سگرٹ وغیرہ پیش کئے اور ایک خط میری
نسبت خدیو مصر کو دیا مین نے اونکا شکریہ ادا کیا

گران بکتی ہین مٹہائی نہایت عمدہ اور خوشبودار اور بامزہ بنتی ہے۔ مٹہائی مین انواع و اقسام کے جانورون کی تصویرین بناتے ہین۔ افسوس ہے کہ باوجود اسقدر صرف کثیر کے بہی چار وغیرہ کا دودہ تازہ نہین ملتا ہے سب ٹین کے ڈبون مین بند کیا ہوا ملتا ہے۔ اکثر یہان کے باشندون کی مادری زبان تو عربی ہے لیکن بہت سے انگریزی جانتے ہین اردو زبان یہان کوئی نہین جانتا فقط عربی انگریزی جانتے ہین۔

۱۳ اپریل مطابق ۱۰ رجب روز چہارشنبہ

موافق معمول صبح کو اوٹہکر چار وغیرہ پیکر بستی دیکہنے کا اتفاق ہوا یہہ جگہہ موقع کی ہے اور مکانات وغیرہ قرینے سے بنے ہوے ہین لیکن بہت صاف نہین ہے دوکانین بہی ضرورت کے لایق سلیقے سے ہین بستی دیکہکر

کہ شہر بہت اچھا ہے طل الکبیر کا اسٹیشن ملا جہان کہ
عربی پاشا اور سرکار انگلشیہ کی فوج سے
بہت بڑی لڑائی ہوئی تہی وہ جگہہ کہ جہان عربی پاشا
کے مورچون پر رات کے وقت حملہ کیا گیا تہا اسٹیشن
روڈ سے قریب نظر آتی تہی - اسٹیشن ماسٹر نے وہ سب
جگہین دکہلائین اور سرکار انگریزی کے جتنے سپاہی
اوس جنگ مین کام آئے تہے اون سب کی قبرین
سڑک سے بہت قریب بنی ہوئی نظر آئین - یہان بعض
بعض وقت ہوا کا ایسا انڈہر چلتا ہے کہ ریت اوڑ اوڑ کر
چہوٹے چہوٹے پہاڑ کے ٹیلے بن جاتے ہین - مین نے
بچشم خود وہ ٹیکرے دیکہے ہین دوسرے اسٹیشن سے
ہمارا جہاز بالاڈنبو جسے ایک روز پیشتر چہوڑا تہا سوئیز
کینال مین جاتا ہوا نظر آیا - ۲ بجے ایک جگہہ ۲۰ منٹ

اور ۹ بجے گاڑی ہماری قاہرہ کو روانہ ہوی۔ موسم یہان کا بہت اچھا ہے۔ یہان کا جاڑا ہمارے شہر کے جاڑے کے موافق ہے۔ یہہ ترین فی گھنٹہ ۲۰ میل چلتی ہی گاڑیان کچھ بہت عمدہ نہین ہین۔ سوئیز سے قاہرہ تک سرزمین ہمارے ملک کے موافق ہے اور زراعت وغیرہ ویسی ہی کثرت سے ہے جیسے دہلی سے پنجاب تک ہوا کرتی ہے زمین بہت زرخیز اور سرسبز ہے سوئیز سے اسمعیلہ تک سرزمین ایسی ہے کہ جیسے حیدرآباد سے گلبرگہ شریف تک ہے یہان دو تین مہینے کے بعد بارش ہوتی ہے یہان کی تمام زراعت نہرون کے پانی سے ہوتی ہے اور یہہ نہرین دریائے نیل سے لائی گئی ہین۔ ۱۱ بجے اسمعیلہ پہونچے۔ یہہ جگہہ بہی اسٹیشن سے بہت قریب ہے دور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا تہا

یہن گاڑیون مین سوار ہو کر شہر دیکھنے گیا۔ یہہ مقام یعنے
شہر قاہرہ مصر کا پائے تخت ہے۔ مکانات اور عمارتین
یہان کی بہت صاف اور وضعدار ہین سڑکین اکثر
وسیع اور مکانات سہ منزلہ چار منزلہ ہین اکثر اسکے
مکانون اور سڑکون مین بمبئی کے قلعے کی وضع ملتی ہے
گاڑیون کی بہت کثرت ہے اور گاڑیون مین گہوڑے
نہایت عمدہ اور زبردست اور خوبصورت نظر آئے
اکثر جوڑیان ہین اور کرایے کی جو معمولی گاڑیان ہین
وہ بہی نہایت درست اور گہوڑے اونکے بہت
عمدہ ہین۔ ہر قسم کی تجارت کی چیز یہان موجود ہے
شہر کو دیکہتا ہوا قلعے مین جہان کہ اب انگریزی فوج ہے
گیا وہان ایک مسجد محمد علی پاشا کی بنائی ہوئی نہایت
عالیشان قابل دیکھنے کے ہے۔ تمام مسجد مین عمدہ پشمی

گاڑی ٹھہرتی ہے۔ وہان لنچ کہایا گیا۔ وہان بہی تمام پکانے
والے اور نوکر عرب ستہے۔ کہانا نہایت مزیدار اور عمدہ
تہا۔ جس ٹرین مین مین سوار تہا اوس مین برادر خدیو مسمی
حسن پاشا بہی رکنزا گا اسٹیشن سے سوار ہوے۔ ہماری
ٹرین ۴ بجے قاہرہ پہونچی۔ اسٹیشن پر ہر ایک ہوٹل کے
مینیجر موجود تہے۔ جن کی ٹوپیون پر اون کے ہوٹلون کا نام
لکہا تہا اور اون کے ہوٹلون کے بڑے بڑے گاڑیان
اون کے ساتہہ تہین پہلے سے شیپرڈ ہوٹل مین اوترنیکا انتظام
ہوگیا تہا اسلئے اوسی ہوٹل کی گاڑی مین مع تمام اسباب
اور جملہ ہمراہیون کی سوار ہوکر ہوٹل مین داخل ہوا۔ گاڑی
اسقدر بڑی تہی کہ سولہ سترہ آدمی اوس مین فراغت سے
بیٹہہ سکتے تہے ہوٹل خوب آراستہ اور ہر ایک چیز
اوسکی بہت صاف اور باسلیقہ تہی ہاتہہ منہہ دہو کپڑے

سے لگے ہوے ہین اور عرب اور ترک دف وغیرہ بجاتے ہوے بیٹھے رہتے ہین۔ ہر ایک مقام پر چھوٹے چھوٹے میز لگے ہوے ہین اور ہر قسم کا شربت مثل چاء قہوہ وغیرہ کے ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اکثر یہودیون اور فرانس وغیرہ کی عورتین بھی وہان جمع رہتی ہین۔ وہان سے قریب ۷ بجے ہوٹل مین پہونچا ڈنر وغیرہ سے فارغ ہوکر سو گیا ریل کی خستگی تھی اسوجہ سے جلد نیند آگئی۔

۱۴ اپریل مطابق ۱۹ رجب روز پنجشنبہ۔ صبح کو حسب عادت اوٹھکر گاڑی مین سوار ہوکر شہر وغیرہ دیکھنے گیا۔ آج ہی کے دن ۱۰ بجے خدیو مصر کی ملاقات کا وقت مقرر تھا بیرنگ صاحب بہادر گورنر قاہرہ خدیو کی جانب سے ایک عمدہ گاڑی لیکر پانچ منٹ پہلے سے تشریف لائے اور اونھین کی گاڑی مین اپنے ہمراہ خدیو کے

قالین کا فرش ہے اور اوسکی سب چہت اور دیوار روغنی طلای کام نہایت صنعت اور خوبصورتی سے کیا گیا ہی مسجد بہت وسیع اور خوبصورت ہے تخمیناً دس ہزار آدمی اوس مین نماز پڑھ سکتے ہین اور یہہ مسجد ایسی بلند جگہہ پر واقع ہوئی ہے جہان سے تمام شہر قاہرہ صاف نظر آتا ہے۔ مسجد کے صحن مین تمام فرش سنگ مرمر کا نہایت عمدہ بنا ہوا ہے اور وسط صحن مین ایک باولی بہت خوشنما بنی ہوئی ہے جسکے چارون طرف پانی لینے کے لئے نل لگے ہوے ہین۔ وہان سے لوٹ کر پبلک گارڈن مین گیا۔ یہہ باغ خدیو کا بہت خوبصورت بنایا گیا ہے اور ہر روز خدیو کی فوج کا بیانڈ اوس مین بجایا جاتا ہے۔ ٹہیک یورپ مین بیانڈ کے موافق بجاتے ہین۔ اور اوس باغ مین اکثر جگہون پر شامیانے وغیرہ

اخلاق اور نوازش سے اوسی طرز سے ملاقات فرمائے
جیساکہ رئیسون کے شایان ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے
ملک کے لوگ تہوڑی سی حکومت اور ثروت پر اخلاق
اور تواضع کو بالکل چہوڑ دیتے ہین۔ پولیس بہت اچہی
ہے انگریزی پولیس سے کسیطرح کم نہین بلکہ تمام جوان
قد و قامت شکل و شمائل مین بالکل یورپین کے مشابہ
ہین ملک کا نظم و نسق اور صفائی وغیرہ دیکہنے سے
بہت درست پایا گیا۔ کانسرٹ کے مکان بہت ہین
ویسے ہی تہیٹر ہو زمین برابر دوکانین ہین سامنے
سنگ مرمر کا فرش ہے۔ یہہ قاہرۂ جدید ہے اور
قاہرۂ قدیم یہان سے کچہہ میل فاصلے پر ہے۔ ملاقات
کے وقت جناب خدیو نے ارشاد فرمایا کہ جب آپ
پرامڈ (اہرام مصری) دیکہکر واپس ہون تو اوسیوقت

قصر مین لے گئے۔ میرے ہمراہ پورا اسٹاف مع وردی کے ساتھہ تھا گاڑی سے اُترتے وقت ایک افسر خدیوی کے جانب سے آکر ہمکو اوپر لے گیا اور خدیو مصر توفیق پاشا نے لب فرش تک تشریف لاکر ملاقات کی۔ پہلے بیرنگ صاحب سے نے مجھسے ملاقی کرایا بعد مین سے نے اپنے ہمراہیون سے ہرایک کی ملاقات خدیو ممدوح سے کرائی چند منٹ کے بعد قہوہ اور سگرٹ کی تواضع ہوئی۔ خدیو ممدوح انگریزی کم جانتے ہین۔ اکثر فرنچ اور عربی مین گورنر صاحب سے ہمکلام رہے اور صاحب موصوف اوسے مجھے انگریزی مین سمجھاتے رہے تخمیناً ۲۰ منٹ تک ہمکلام رہے۔ رخصت کے وقت پھر لب فرش تک تشریف لائے اور ہر ایک سے ہاتھہ ملاکر رخصت کیا۔ ہرچند مین سے نے اون سے اس تکلیف فرمائی کا عذر کیا لیکن جناب ممدوح نے اپنے

اور بہت قدیم عمارتون مین عجائبات سے شمار کیا جاتا
ہے۔ اس عمارت کو بنے ہوئے ۴ ہزار برس ہوئے ہین
ہر روز ایک گھنٹہ مزدور کام کرتے تھے اور بیس برس کے
عرصہ مین تیار ہوا ہے۔ بلندی اسکی ۴۷۰ فٹ ہے اور
عرض اسکا فٹ ہے۔ اس مین ایک زینہ ہے جس سے
اوس کے اندر داخل ہوتے ہین اور اندر قبر اور کچھہ مکان
ہین۔ زیادہ تاریکی کے سبب سے چراغ کی روشنی
کے ذریعہ اندر جاتے ہین۔ یہہ وہی مقام ہے جہان کہ
فرعون حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانے مین غرق
ہوا ہے۔ اکثر لوگ قدیم عمارت ہونے کی سبب اوسکی
بڑی تعریف کرتے ہین لیکن میرے خیال مین
سوائے اسکے کہ قدیم عمارت ہے کوئی بات نادر
اور عجائبات سے وہان نظر نہین آئی۔

راہ مین میرا ایک مکان ہے اوسی بہی ملاحظہ فرمائین
چنانچہ واپس ہوتے ہوے اوس باغ مین گیا لیکن اتفاق
سے جو لوگ جناب خدیو کے جانب سے مکان معائنہ
کرانے کے واسطے بہیجے گئے تہے وہ جس دروازے پر
تہے اوس دروازے سے ہم لوگ نجا کر دوسرے دروازے
سے باغ مین داخل ہوے ہرچند کہ اندر کا مکان دیکہنے کا
اتفاق نہین ہوا لیکن باغ اور بیرونی مکانات دیکہے
جو آدمی کہ باغ اور مکان رکہتا ہو وہ خیال کر سکتا ہے کہ اندر
کیا کچہہ عمدگی نہو گی . باغ مین طرح طرح کے حوض پہاڑی
وضع پر بنے ہوے ہین اور اون مین کشتیان پڑی ہوئی
ہین - چہوٹے چہوٹے سمندر کے تہہر موقع سے دونون طرف
سڑک کے جمائے ہوے ہین - یہ اہرام یہان سے دس
میل کے فاصلے پر ہے - یہہ مقام اس شہر مین بہت مشہور

عقد اسی درخت کے نیچے ہوا ہے واللہ اعلم۔ واپس ہوتے ہوے
راہ مین ایک باغ ہے جسکا نام میری گارڈن ہے اوس
باغ مین ایک درخت ہے جو گولر کے درخت سے
مشابہ ہے مگر گولر کا نہین ہے اوسپر سیکڑون نام کہودے
ہوے اور لکہے ہوے تہے۔ اکثر جو لوگ وہان دیکہنے
جاتے ہین اپنا نام اوسپر لکہدیتے ہین۔ وہان مشہور ہے
کہ ابتدا مین ایک عورت اوس درخت کے نیچے سو گئی
تہی اوسپر ایک مکڑی نے ایسا جالا بنایا کہ وہ بالکل پوشیدہ
ہوگئی۔ ہرچند لوگون نے ڈہونڈہا لیکن نظر نہ آئی بعد اسکے
جب وہ عورت خواب سے بیدار ہوئی تو جالا چہوڑکر باہر
آئی اور لوگون پر اس کیفیت کو ظاہر کیا انگریزی مین اس
درخت کو ورجن کہتے ہین۔ اوس کے قریب ایک باولی
ہے جس مین بکثرت پانی ہے اور اوسپر دو چرخ لگے مین
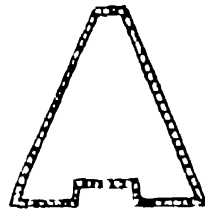
نقشۂ پرامڈ

۱۵ ار اپریل مطابق ۲۰ ر رجب روز جمعہ۔ صبح ۷ بجے
اسٹریج فارم دیکھنے گیا وہ جگہہ کوی دس میل شہر سے
ہے لیکن افسوس ہے کہ اوس جگہہ کے اوسوقت مقفل
ہونے کی وجہ سے اوسکے دیکھنے کی نوبت نہ آئی۔ وہانسے
آدہے میل کے قریب ایک مقام ہارلولس مشہور ہے
وہان فقط ایک ستون بہت قدیم بنا ہوا نظر آیا کچھہ
حروف نامعلوم اوسپہ کندہ ہین اور کچھہ جانورون کی
شکلین اوس کے چارون طرف بنے ہوے ہین اکثر
وہان لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسے علیہ السلام کا

ہوٹل مین پہونچا دو فوٹوگراف بیرنگ صاحب کو بہیجے اکثر
لوگ یہان کے ٹرکیش باتہہ کی بہت تعریف کرتے ہین
لیکن مین نے نہایت خراب حالت مین دیکہا ازحد بدبو
اورغلیظ اور کثیف پایا باغ عامہ مین ہر روز بیانڈ بجا
کرتا ہے اور شام کو بہت سے لوگ وہان جمع ہوتے
ہین چاء اور قہوہ وغیرہ سب اوسوقت وہان ملسکتا ہے
باغ کے اندر ایک جگہہ ہے جسکو پتہرا ورمٹی سے پہاڑ
کے نمونے کے طور پر بنایا ہے اکثر جنٹلمین وہان سے
گذرتے ہین۔ اور ایک طرف سے دوسرے طرف
نکل جانے کو راستہ ہے چاء قہوہ وغیرہ وہان بہی ملتا ہے
اکثر جرمن اور فرنچ کی عورتین وہان سربراہی کرتی ہین
شب کو یہان بڑی رات تک اکثر کاروبار ہوتا رہتا ہے
جناب خدیو نے اپنا فوٹوگراف مجہے مرحمت فرمایا

مشہور ہے کہ بی بی مریم نے اوسکا پانی نوش فرمایا ہے
راستے مین لوٹتے وقت ایک مسجد ہے جسے خدیو حال
نے تیار کیا ہے اور ایک اصطبل بہی بہت بڑا بنایا ہے
لیکن خالی ہے۔ آج جمعہ کا روز ہونے کی وجہ سے
عجائب گہر بند تہا دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا۔ آج قلعے
کی مسجد مین جسکا ذکر مین سابق مین کرچکا ہون بہت کثرت
سے نمازی جمع ہوتے ہین اور بہت بڑی جماعت سے
نماز ہوتی ہے اور بعد نماز کے درویش لوگ بڑی ریاضت
سے وجد و سماع کرتے ہین۔ ملاقات کے وقت جناب
خدیو نے ارشاد فرمایا تہا کہ مین اپنا ایک ایڈیکانگ
آپ کے ساتہہ کردونگا تاکہ وہ آپ کو یہان کے تمام
عجائبات دکہلائے۔ اس خیال سے کہ واپسی مین بہت
عرصہ ہوگا اون کو تکلیف دینا مناسب نہین سمجہا۔ ابا بجے

اور اون سے کے گارڈ نے سلامی اوتاری تمام جہاز کا کپتن نے
نہایت عمدگی سے معائینہ کرایا ہر قسم کے فرش فروش
فرنیچر اور ہر نوع کی آرایش سے جیسا کہ چاہئے وہ جہاز
آراستہ تہا کہ جسکی مین کچہہ تعریف نہین کر سکتا۔ اگرچہ
جہاز سراپس کے کہ جس مین پرنس آف ویلز ولایت
سے ہندوستان تشریف لائے تہے دیکہنے کا اتفاق ہوا
لیکن سراپس کو اس خدیو کے جہاز سے کچہہ نسبت نہین۔
شاید کسی رئیس اور پادشاہ کا محل ہی اسقدر آراستہ
نہوگا۔ اس جہاز کا طول ۴۱۵ فٹ اور عرض ۴۰ فٹ
ہے۔ چالیس لاکہہ روپئے اسکی تیاری مین لگے ہین بیس
سال کا عرصہ ہوا کہ یہہ جہاز تیار ہوا ہے۔ اور چند سال
گذرے کہ چالیس فٹ اور زیادہ کیا گیا ہے۔ اس جہاز
کو انگریزی کاریگرون نے انگلنڈ مین تیار کیا ہے۔

اور سفر کے واسطے اپنا خاص ریل کا ڈبہ جس مین وہ ہمیشہ سفر کیا کرتے ہین عنایت کیا شب کو ساڑہے دس بجے اوس گاڑی مین مین سوار ہو کر قاہرہ سے بآسایش تمام صبح کو ساڑہے پانچ بجے اسکندریہ پہونچا۔

۱۶ اپریل مطابق ۱۲ رجب روز شنبہ صبح کو ساڑہی پانچ بجے اسکندریہ پہونچا۔ اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل مین ٹہر کر منہہ ہاتہہ دہو چاء وغیرہ پیکر خدیو مصر کا جہاز دیکھنے روانہ ہوا چونکہ جناب خدیو کے جانب سے پہلے ہی اوس جہاز کو حکم پہونچ گیا تہا اسلئے اوس جہاز کے ایک لفٹنٹ صاحب مسمی ابراہیم مع چہوٹی کشتی کے جس مین سب ملازمین سیلر (خلاصی) تہے حاضر تہے صاحب موصوف مجھے کشتی مین بٹہلا کر جہاز پر لے گئے جہاز پر اون کے کپتن مسمی حسن بے نے آنکر مصافحہ کیا

پہلے جہاز سے بہت چھوٹا ہے لیکن کیابن وغیرہ بہت
درست اور صاف ہے۔ عرض ۲۵ فٹ طول ۲۷۰
فٹ ہے اور اس مین ۲۶۰ گھوڑے کی طاقت ہے
ٹھیک ۹ بجے نیپلس کے طرف جہاز روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے
برکفسٹ ہوا۔ اور آج صبح سے سردی زیادہ معلوم
ہوتی ہے۔ سب لوگ گرم کپڑے پہنے ہوے ہین مسافرین
اس جہاز پر بہت کم ہین اسلئے کہ یہہ جہاز چھوٹا ہے
اور تھوڑا راستہ طی کرتا ہے۔

۱۷ اپریل مطابق ۲۲ رجب روز یکشنبہ۔ آج
اسپر لوگون کو بہت چکر ہے۔ سمندر کو زیادہ طغیانی ہی
کھانے کے میز پر صرف پانچ آدمی تھے۔ میرے ہمراہی
لوگ بھی تکلیف مین ہین لیکن بہت نہین۔ فضل خدا سے
ابتک میرا مزاج درست ہے جہاز مین لیڈیون کو زیادہ

اور تمام اہل یوروپ اسبات پر متفق ہین کہ دنیا مین
سب سے پہلے یہہ ایسا جہاز بنا ہے اور شاید آخر تک
ایسا ہی رہیگا - میرے جہاز کا معائینہ کئے تک اون کا
بیانڈ بجتا رہا - اور بیانڈ بجانے مین عربی زبان مین گاتے بھی
رہے جو سمجھہ مین نہین آیا لیکن دریافت سے معلوم ہوا کہ
بادشاہ کی سلامی بجاتے ہین یہہ طریقہ مجھے نہایت پسندیدہ
اور بہتر نظر آیا کہ اپنے بادشاہ کی سلامی خاص اپنے ملک
کی زبان مین اور اپنے راگ مین بجاتے ہین - جہاز سے
کشتی مین سوار ہوتے وقت پھر اون کے گارڈ نے
سلامی اوتاری اور اون کے کپتن نے نہایت اخلاق
سے مجھے رخصت کیا - اور اپنے ایک تصویر بطور یادگار
پیش کی - وہان سے کشتی مین سوار ہوکر اپنے جانیکے
جہاز مین آیا جسکا نام اینّا - پالمورا ہے - یہہ جہاز اگرچہ

جب ڈرتے ڈرتے کوبرن صاحب نے اوسکے پاس
جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بلی نے دودہ کے برتن کے
خیال سے لوٹے مین سر ڈالدیا ہے اور وہ اوسمین پہنسی
ہوئی ہے۔ کوبرن صاحب لوٹے سمیت بلی کو میرے پاس
اوٹہا لائے۔ وہ اسقدر تلملای کہ صاحب ممدوح کے ہاتہہ
کو اوسکے پنجون سے سخت خراشین پہونچین۔
بعد اسکے میرے ہمراہیون نے آکر بڑی مشکل سے اوسکے
سر کو لوٹے سے نکالا اور اس کشمکش مین سب کے ہاتہہ اوسکے
پنجون سے زخمی ہوے اسلئے کہ وہ ازحد تڑپتی تہی۔

۱۸ اپریل مطابق ۲۳ رجب روز دوشنبہ۔

دو بجے رات سے شمالی ہوا اس شدت سے چل رہی
ہے کہ جہاز کا حال بہت ہی خراب ہے۔ ڈک سے
اونچا پانی نظر آتا ہے۔ ڈک تو کیا جہاز کے اندر بہی لوگ

تکلیف ہے اور میرے ہمراہیون سے اکثر دو سا جی کو
زیادہ تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ابر بہت ہے اور سردی
ایسی ہے کہ جھڑی کے موسم مین ہمارے شہر مین جیسی ہوا
کرتی ہے۔ حیرت ہے کہ جہاز کے کپتان آج خود کسیقدر بیمار
ہین۔ اکثر پرندے مثل ابابیل فاختہ وغیرہ کے جہاز کے
اطراف اڑتے نظر آتے ہین شاید یہان سے آبادی
قریب ہے۔ اس جہاز پر صرف دو وقت کہانا دیا جاتا ہے
برکفسٹ ۹ بجے اور ڈنر ۵ بجے اور اگر کوئی انگریز یا
ہندوستانی ہو تو لنچ بہی دیتے ہین لیکن ضرورت
نہونے سے درخواست نہین کی گئی۔ شب کو ساڑہے
سات بجے مین ڈک پر بیٹہا باتین کر رہا تہا کہ مجھسے تہوڑی
دور کے فاصلہ پر ایک بڑی ہل چل کی آواز آنے لگی
مین کیا سمجہا کہ کوئی مچہلی شاید کود کر جہاز پر آگئی ہے

بہت بری معلوم ہوتی ہے - آج کہانیکے میز پر صرف کوبرن صاحب اور ڈاکٹر جہاز کے تہے اور کوئی اس قابل نہ تہا کہ میز پر کہانے آتا - آج صبح کو جسقدر مجہے کام کرنے کی ضرورت پڑی اوسی مین ہے جانتا ہون اسلئے کہ میرے ہمراہیون مین کوئی بہی اس قابل نہ تہا کہ میرا کچہہ کام کرتا وہ سب بیچارے ابتک مصیبت مین گرفتار رہین - شام تک اور تمام شب جہاز کی تکان ویسے ہی رہی کسیطرح فرق نہوا سب کے سب خراب حالت مین رہے -

۱۹ اپریل مطابق ۲۴ رجب روز سہ شنبہ آج صبح سے موسم اچہا ہے اور ہوا نہایت اچہی معلوم ہوتی ہے - کیبن اور بند جگہہ مین تہرمامیٹر ۶۶ درجے پر ہے - آفتاب خوب روشن نکلا ہے - ابر وغیرہ نہین ہے لیکن سردی خوب ہے آج صبح کو کہانے پر مین اور کوبرن صاحب تہے - دوردونزدیک

بڑی مشکل سے چلتے پہرتے ہین میرے ہمراہیون کا مزاج بہت
ہی خراب ہے۔ کوئی کسی کام کرنے کے لائق نہین ہے
کام تو کیا اون کو خود اپنے کہانے پینے کا ہوش نہین ہے
کوئی ایک بجے جہاز کی تکان تہوڑی تہوڑی کم ہوی۔
ہنوز لوگ بے چین ہین مگر فضل خدا سے مجھے اتبک صحت
ہے کسیطرح جہاز کی شکایت نہین۔ مین ڈک پر ایزی چیر
(آرام کرسی) پر بیٹھا ہوا تہا کہ باد مخالف سے جہاز ایسا
کروٹ ہوا کہ مین کرسی سمیت پٹ گر پڑا۔ جہاز کے ڈاکٹر
اور ایک صاحب قریب بیٹھے تہے اون لوگون نے
دوڑکر سنبہال لیا فضل خدا سے کوئی صدمہ نہین پہونچا
آج میز پر کہانے کے برتن رکہنے کے لکڑی کے خانے
رکہے گئے ہین اسلئے کہ جہاز کو اسقدر تکان ہے کہ اگر وہ
خانے نہون تو سب برتن نیچے گر پڑین اب بہت ہے سردی

مجھکو سینا مین رہنا ہے۔ شاگرد پیشون مین غلام محمد غلام محبوب
غوث خان محمد قاسم میرے ہمراہ ہین باقی آدمیون کو سیوز
سے نیلپس روانہ کر دیا ہے۔ میرے نوکرون مین سب سے
زیادہ غلام محمد کا مزاج خراب رہا بعد غلام محبوب بعد غوث خان
اور سب سے کم محمد قاسم کو جہاز کی تکان رہی۔ ایک جہاز
سوداگری سردیا کا داہنے طرف جاتا ہوا نظر آیا اکثر ڈالفن
مچھلیان نظر آئین معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ گہرے پانی مین
اس قسم کی مچھلیان نہین ہوتی ہین۔ یہان سے پہاڑ جنپر برف
جما رہتا ہے دور بین سے نظر آتے ہین۔ برف تین مہینے
بہت رہتا ہے۔ پہاڑ اسوقت آفتاب کی چمک سے
کم نظر آتے ہین۔ کرنل کوبرن صاحب اپنی بی بی کو لانیکے
لئے مقام کٹنیا سے جزیرہ مالٹا کو جانے والے ہین
جو کہ صرف ۱۲ گھنٹے کا راستہ ہے۔ نو بجے شب کو مقام

مزاج خراب ہونے سے میز پر کوئی نہین آئے۔ میرے ہمراہیون مین
سب سے زیادہ دو ساجی جہاز کی بیماری مین مبتلا رہے
اور سید رکن الدین و ڈاکٹر صاحب و محمد یسین و عبدالبید بیگ
اور کوبرن صاحب کے مزاج بھی نادرست رہے۔ لیکن
فضل خدا سے مجھے صرف دو گھنٹے چکر سا معلوم ہوا تو بھی
عادت کے موافق مین نے اپنے سب کام برابر ادا
کئے چار بجے شام کو سب لوگون کے مزاج درست ہوگئے
اور پانی کو بہت سکون ہے۔ سب لوگ اب اپنا اپنا
کام برابر کر رہے ہین یقین ہے کہ ۶ بجے کے قریب
مقام کٹنیا مین پہونچین گے۔ تمام شب جہاز کو لنگر ہوگا
وہان سے کل صبح کو ۹ بجے جہاز مسینا کے طرف روانہ
ہوگا اور قریب تین بجے شام کو مسینا پہونچے گا۔ یہہ کیفیت
مین نے اپنے پروگرام مین نہین لکھی اسلئے کہ جہاز چھوڑ کر

یہان ایک باغ عامہ بہت عمدہ بنایا گیا ہے اور اُسکے
بیچ مین ایک بہت بلند جگہہ پر ایک بیانڈ اسٹانڈ بنایا ہے
جہان کہڑے ہونے سے تمام شہر نظر آتا ہے اوس جگہہ کو
پانورامہ کہتے ہین۔ یہان ایک قدیم تہٹیر ہوس تہا جو کہ
کئی سال سے خراب ہوگیا ہے۔ جو جگہین کہ دیکہنے مین
آئین اون کے فوٹو لئے گئے۔ ہمارے ہمراہ جہاز کے
ڈاکٹر جنکا نام تمارمی ہے اور جو کہ ایک کم عمر اور بہت
چالاک خوش مزاج آدمی ہین ساتہہ ہوے اون کے
سبب سے ہر ایک جگہہ خوب دیکہنے مین آئی۔ اٹلی زبان
سے چونکہ وہ خوب واقف تہے اسیوجہ سے ہر ایک
کام مین اون سے بہت مدد ملی۔ کرنل کوبرن صاحب
جو مالٹا جانے والے تہے کثرت کارکی وجہ سے اونہون نے
اپنے جانے کے ارادے کو ملتوی رکہا نو بجے کے قریب

کیٹنیا مین پہونچا اور وہان جہاز کا لنگر ہوا تمام شب جہاز کا لنگر رہا۔

۲۰ اپریل مطابق ۲ رجب روز چہارشنبہ۔

صبح کو ۶ بجے ایک ڈاکٹر مقام کیٹنیا سے جہاز پر آیا اور سب اہل جہاز کا معائنہ کیا کپتان جہاز سے ہاتھہ ملایا اور سب کی خیریت دریافت کی۔ ڈاکٹر کے معائنہ کے بعد مین کشتی مین سوار ہو کر کیٹنیا دیکھنے کو روانہ ہوا۔ یہہ چھوٹا سا شہر علاقۂ اٹلی کا انگریزی وضع پر خوب صاف ہے اور بڑی بڑی عمارتین سہ منزلہ چہار منزلہ بنی ہوی ہین۔ سب سڑکون پر پتھر کا فرش ہے۔ اکثر یہان کے باشندون کے گاڑی کے گھوڑے نہایت عمدہ اور زبردست نظر آئے یہہ گھوڑے شاید اسٹریلیہ یا ویلر ہین کبھی ایسے اچھے گھوڑے حیدرآباد تک کوئی نہین لاتا

موافق آباد نظر آیا تجارت بہت ہوتی ہے یہان ایک بہت
بڑا ملیٹری اسکول ہے لیکن بند تھا اسلئے اوسکے دیکھنے کا اتفاق
نہین ہوا۔ یہان بھی عمدہ عمدہ گھوڑے گاڑیون مین نظر آئے
خصوصًا ایک سبزی جوڑی اسقدر زبردست اور خوبصورت
تھے کہ شاید کبھی کسی کی نظر سے ایسی جوڑی گذری ہوگی
اکثر جسطرف ہم لوگ پھرتے ہین وہان کے لوگ اجنبی
سمجھکر ایسے جمع ہو جاتے ہین کہ راستہ چلنا دشوار ہو جاتا ہے
لیکن مجبوری ہے پانچ بجے کے قریب شہر وغیرہ دیکھکر
جہاز پر واپس آئے چھ بجے جہاز کا لنگر اوٹھا مسینا سے
بہت لوگ نیپلس اور جینوا جانے کے واسطے سوار ہوے
اور دو سو جوان اٹلی کے پلٹن کے علاقہ کے نیپلس جانیکے
لئے جہاز مین آگئے جن کے باعث سے جہاز مین بڑا
کشمکش اور گڑبڑ ہوگئی۔ شب کو گیارہ بجے دو کوہ آتش فشان

جہاز پر واپس آئے کوئی آدہے گہنٹے کے بعد جہاز کٹینا سے
روانہ ہوا یہان سے بائین ہاتہہ کے طرف سسلی کے
پہاڑون کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور کٹینا مسینا تک جوکہ
۵۸ میل ہے بائین طرف برابر آبادی ہے اور مکانات
اور عمارات پہاڑ کے دامن مین اور اوپر بنے ہوے مین
وہ جگہہ ایسی خوشنما معلوم ہوتی ہے کہ دریائی راستہ
اس سے بہتر شاید ہی کوئی اور ہوگا سسلی پہلے اور پادشاہ
کے علاقے مین تہا اب ۲۷ سال سے اٹلی مین شامل ہے
اور کٹینیا اور مسینا یہہ دونون شہر سسلی کے علاقے کے مین
کٹینا کی مردم شماری ایک لاکہہ اور مسینا کی ایک لاکہہ چہبیس
ہزار ہے تین بجے کے قریب جہاز مسینا مین پہونچا اور
وہان لنگر انداز ہوا مین مع ہمراہیون کے جہاز سے اتر کر
کشتی مین سوار ہوکر مسینا دیکھنے گیا یہہ شہر بہی کٹینیا کے

مقام پر اچھی جگہہ واقع ہے۔ جہاز سے سمندر کی سیر اور تمام
شہر صاف نظر آتا ہے۔ ہوٹل کے کمرے فرش فروش
طلای فرنیچر سے خوب آراستہ ہین ہر ایک طرح کی
خوب آسایش ہی۔ شہر نیپلس مین چھہ لاکھہ آدمیونکی
آبادی ہے۔ دو وقت ریل شہر رومتہ الکبرا کو جاتی ہے
پولیس نہایت عمدہ ہے۔ گھوڑے شہر مین نہایت عمدہ
نظر سے گذرے۔ یہان بکری کے گوشت کا بہت کم
خرچ ہے۔ اکثر گائے مرغ وغیرہ کا گوشت زیادہ استعمال
کرتے ہین۔ مرغی کا انڈا یہان بطخ کے انڈے کے برابر
ہوتا ہے۔ ترکاری وغیرہ کی بہت کثرت ہے۔ انگور بکثرت
پیدا ہوتے ہین۔ یہہ شہر بہت سے بلند بلند مقامات مین
تقسیم ہوا ہے اور نیچے اوپر آباد ہے۔ دو تین جگہو مین
پاؤ میل سے زیادہ طویل ٹنل بین ہے یعنے راستہ پہاڑ

بائین طرف جسپر ہمیشہ آگ روشن رہتی ہے نظر آئے۔

۲۱ اپریل مطابق ۲۶ رجب روز پچشنبہ۔ صبح سے

بالکل موسم سرما ہوگیا ہے اور جہاز پر از حد سردی

ہوگئی ہے۔ سب کے مزاج فضل خدا سے درست ہین

ایک انگشتری جہاز کے کپتان کو اور ایک چین طلائی

ڈاکٹر کو بطور تحفے کے دی گئی۔ اسلئے کہ وہ لوگ جہاز مین بہت

خبرگیران رہے۔ ایک مچھلی دان بالا ڈنیو کے کپتان کو بھی

دیا تھا اسلئے کہ اونکو کچھہ دینا لازم تھا۔ ۱ بجے جہاز نیلپس

مین داخل ہوا۔ یہان سے جہاز کو بالکل چھوڑ دینا تھا۔

سب سامان اپنا جہاز سے اوتار کر کشتی مین سوار ہوکر

کولس کمپنی کے ہمراہ جو کہ پہلے سے جہاز پر آگئے تھے شہر

مین ہوتا ہوا البسٹر ہوٹل مین پہونچا۔ یہان سے یعنے بندرگاہ

ہاربر بہت ہی قریب ہے۔ بلسر ہوٹل ایک بہت بلند

اور کیا کیا حادثہ گذرا اوس جہاز مین میرے بڑے دوست
مسافر تھے مجھکو بڑا رنج اور افسوس ہے کہ خدا جانے اونپر
کیا واقعہ گذرا۔ ارل اُف بکھگہم ہاملٹن صاحب کرنل براوٗ
فورڈ وغیرہ لیکن ابتک تفصیل اخبار مین شائع نہین ہوئی
ہے۔ یہان سرکش نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ایک لیڈی
اس فن مین بہت مشاق ہے۔ نہایت عمدہ سواری کرتی ہے
۹ بجے سرکش شروع ہوکر بارہ بجے تمام ہوا۔ اکثر شئے
کرتب اور بازیان اس سرکش مین دیکھنے مین آئے
شام سے ننھی ننھی بوندین برس رہی ہین جس کے باعث
ازحد سردی ہوگئی ہے۔ یہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہان
اس موسم مین گرمی رہا کرتی ہے۔ معلوم نہین کہ یہہ بے وجہ
بارش کیون ہے کہ جس کے سبب سے موسم اچھا نہین ہے
چند ضروری ابواب ایسے ہین کہ جن کا بیان کرنا ممکن نہین ہے

پہاڑ کہود کر بنایا گیا ہے۔ بیچ مین اوس کے بہت چوڑی سڑک
بنی ہوئی ہے۔ گاڑی بگی وغیرہ کی اوس کے بیچ مین سے
آمد و رفت ہے رات و دن اوس مین گیاس کی روشنی
رہتی ہے۔ باغ عامہ بہت چہوٹا خراب کچھہ لایق تعریف
کے نہین ہے۔ سب سڑکین سنگ بستہ اور ہر ایک جگہہ
اوتار چڑہاؤ نیلگیری کے پہاڑون کے موافق معلوم ہوتا ہے
شہر نیپلس لایق دید و قابل تعریف ہے۔

۲۲ ۔ اپریل مطابق ۷ ۔ رجب روز جمعہ۔ ۱۱ بجے
دن کو معلوم ہوا کہ اسمینیا نامی جہاز پی انڈا و کمپنی کا جو ایک
گہنٹہ پہلے ہمارے جہاز سے بمبی سے روانہ ہوا تہا مالٹا
کے قریب ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پچاس آدمی مع کپتن کے
ڈوب گئے اور باقی سلامت رہے۔ لیکن ابہی اس خبر کی
صحت کچھہ پورے طور سے نہین ہوئی کہ کون کون مرے

ہوگیا تھا تھوڑی دیر مین اوسکو ہوش آیا اگر کچھہ اور دیر تک
اوسکو وہان پکڑے رہتے تو مر جاتا - دوسرے حجرے مین
پھٹکری کی کان ہے جس سے دہوان نکل رہا تھا - اطراف
مین سوراخ تھے پھٹکری پتھر سے باہر نکلی ہوئی صاف
ہاتھہ مین رہ سکتی ہے وہ جگہہ سوراخ کی اسقدر گرم ہے
کہ ہاتھہ رکھنے سے چُر کا لگتا ہے - ویسے ہی گندھک کی
کان بہی ہے ایک شخص نے تمام اوس جگہہ کا ٹھیکہ لیا ہے
صبح یہان کی نہایت عمدہ ہے بڑی رونق معلوم ہوتی ہے
شہر کے بازو ایک جزیرہ بہت قریب ہے اوسپر ایک
جیل خانہ بنا ہوا ہے جس مین دایم الحبس قیدی رہتے
ہین - اطراف مین اوسکے پانی ہے بیچ مین ایک بلند پہاڑ ہے
جسپر وہ جیل خانہ بنا ہوا ہے - اسوقت ۰۰ ۹ قیدی
اوس مین ہین -

خطوط اور تار برقیان لندن سے ایسے آرہے ہین کہ جن سے
عجب طرح کی فکر ہے کہ نہ آگے بڑہ سکتا ہون نہ واپس
ہو سکتا ہون دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ یہان سے تخمیناً چار میل پر
ایک پہاڑ ہے وہان آمونیہ اور پہٹکری اور کوئلے کی کان
ہے جہان امونیہ ہے وہان ایک چہوٹا سا حجرہ ہے۔
اگر کوئی وہان تہوڑی دیر بیٹھے تو ناک اور حلق مین بہت
زور سے اثر ہوتا ہے اسلئے کہ حجرے مین وہی اثر ہے
جو کہ مین نے کمسٹری مین پڑہا تہا کہ مشعل بالکل وہان روشن
نہین رہ سکتی خاموش ہو جاتی ہے۔ چند قدم اندر جاتے ہی
اسقدر گرمی ہوتی ہے کہ جسکا اثر بہت دیر تک باقی رہتا ہے
جس کے امتحان کے واسطے ایک کتے کو کچہہ عرصے تک
اوس مین ایک شخص پکڑے رہا کتے کو چہوڑتے ہی
اوسکو اسقدر چکر اور بیہوشی رہے کہ وہ قریب مر نیکے

نہایت سرسبز نظر آئے - ڈو بجے روم مین داخل ہوے
اسٹیشن سے بہت قریب کانٹینو ہوٹل مین فروکش ہوا
یہہ ہوٹل بہت بڑا ہے جس مین دو سو کمرے مسافرون کے
واسطے ہین - یہان ایک عورت منیجر ہے اور اکثر اس ہوٹل
مین عورتین کام پر ہین یہان آتے ہی اوسی روز ایک
بہت عمدہ موقع ہاتہہ آیا کہ یہان ہر یکشنبہ و پنجشنبہ کو
کچہہ نہ کچہہ تماشہ ہوا کرتا ہے چنانچہ آج یہان گہوڑ دوڑ تہی
فوراً مین بہی چاے وغیرہ پیکر گہوڑ دوڑ دیکہنے گیا - یہان کے
پادشاہ بہی مع اپنی ملکہ کے وہان تشریف لائے تہے
اور اسمعیل پادشا سابق خدیو مصر جو کہ روم مین ہین
وہ بہی تشریف لائے تہے - یہان گرانڈ اسٹانڈ کے
تین مکان بنے ہوے ہین - بیچ مین پادشاہ اور اون کے
مصاحبین وغیرہ کے بیٹہنے کی جگہہ ہے اور بازو مین

۲۳ - اپریل مطابق ۲۸ رجب روز شنبہ - صبح کو گاڑی مین سوار ہو کر شہر کی سیر وغیرہ کرنے کا اتفاق ہوا اور کچھ ضروری چیزین جو نظر سے عمدہ گزرین خریدی گیئن - ۵ بجے شام سے پھر خفیف سی بارش شروع ہو گئی جس کے سبب سے سردی زیادہ ہو گئی ہے اکثر سنا جاتا ہے کہ شہر نیپلس فوٹوگرافی کے واسطے مشہور ہے اسلیئے آج کے دن کچھ فوٹو لئے گئے - اور میرے ہمراہیون کا گروپ بھی لیا گیا معلوم نہین کیسا اترتا ہو -

۲۴ - اپریل مطابق ۲۹ رجب روز یکشنبہ -

حیدرآباد سے جس تار کے آنے کی بہت امید تھی نہین آیا آخر اوسکا بہت انتظار کر کے ۸ بجے صبح کو ریل مین سوار ہوا نیپلس سے روم تک دونون جانب بہت سے آباد مقامات نظر آئے اور زراعت بکثرت اور جگہہ

سوار ہوتے ہین۔ آسمان پر ابر ہے لیکن سردی نہین ہے
موسم یہان کا اچھا ہے راستے اس شہر کے بہت وسیع ہین
یہان کے لوگ سیاہ لباس بہت پہنتے ہین اور شاید تمام
یوروپ مین اسکا زیادہ رواج ہے دوکانات اور مکانات
کی وضع جیسے کہ اسکندریہ مین نظر آئی ویسے ہی یہان بھی
ہے لیکن بڑے بڑے ہین ٹراموی گاڑیان بہ نسبت بمبئی
کے ذرا چھوٹے ہین قدیم مکانات حالت اصلی پر چھوڑ
دئے گئے ہین عمارتین یہان آٹھ درجے تک بلند ہوتی ہین
نقاشی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے اور سرکس بھی عمدہ ہے
۲۵ اپریل مطابق یکم شعبان روز دوشنبہ شہر کے
سیر کرتے ہوے پوسٹ کے مکان اور گرجے کو باہر سے
دیکھکر ایک امیر کے باغ مین گئے جو کہ اونکا خانگی باغ ہے
اور ہمیشہ جمعرات اور اتوار کو عامۂ خلایق کی سیر کیواسطے

دونون طرف کے واسطے ٹکٹ ملتے ہین جس کے لئے
فی آدمی ۲۰ فرانکس ایک روز کے واسطے دینا ہوتا ہی
تمام کیفیت شرط کی لکہنی ضرور نہین ہے لیکن صرف
وہان کی جگہہ قابل دیکہنے کے تہی اور وہ تمام سبز میدان
گاڑیون سے بہرا ہوا نہایت عمدہ معلوم ہوتا تھا
اسقدر گاڑیان وہان نظر آتی تہین کہ مین بیان
نہین کرسکتا۔ شرط تمام ہونے کے بعد چو کڑے مین ملکہ
اور دوسری گاڑی مین خود پادشاہ روانہ ہوے
اون کی گاڑی کے اطراف تماشائیون کا اسقدر ہجوم
تہا کہ وہان کہڑا ہونا مشکل تہا۔ چوکڑے۔ جوڑیان
اور بگی۔ ایک سے ایک نہایت عمدہ نظر سے گذرے
کہ کبہی دیکہنے مین نہین آئے۔ ہزارون گاڑیان سب
قسم کے دیکہنے مین آئین۔ اکثر یہان لانڈو مین بہت

دیوار اور چہت پر مصوری کا کام جو پتہر سے بنایا گیا ہے
وہ عجیب و غریب ہے۔ وہان سے پوسٹ کے مکانات
میوزیم وغیرہ دیکہنے مین آئے۔ اکثر کئی چیزین بہت نادر
دیکہنے مین آئین۔ دو ایک لاشین جو آئینون مین بند ہین
اونہین فرعون کے زمانے کی تبلاتے ہین اگرچہ اونکی
شکل وغیرہ کی تمیز نہین ہو سکتی لیکن سب اعضا اور چہرہ کی
ترکیب صاف معلوم ہوتی ہے۔ اوسی روز شام کے
ساڑہے چہہ بجے آف اس کینڈی اسکوایر معتمد
جماعت سفرا ایلچی حضور ملکۂ معظمہ متعینۂ روم اس
قصد سے آئے کہ مین اور میرے چیف سکرٹری چلکر شاہ
امبرٹو پادشاہ اطالیہ کی بارگاہ خسروی مین تخلیہ کے ساتہہ
شرف حضوری کا اختصاص حاصل کرین پادشاہ قصور
شاہی سے ایک قصر مین نہایت الطاف وکرم کے ساتہہ

کھلا رہتا ھے۔ باغ کی سڑکین وغیرہ خوب آراستہ ہین
لیکن جیسا چاہئے اوس طور پر گل بوٹون سے آراستہ
نہین ہے یہان ایک اونچی جگہہ سیر کے لئے بنائی گئی ہے
جہان سے سب شہر نظر آتا ہے۔ بہت اچھے نظارے کی
جگہہ ہے اور ایک پبلک گارڈن نہایت آراستہ ہے
اور اوس مین ایک گھڑیال بنائی گئی ہے جوکہ پانی کے
زور سے چلتی ہے وہ بڑی عجائبات سے ہے۔

۲۶ اپریل مطابق ۲ شعبان روز سہ شنبہ۔ صبحکو
آٹھہ بجے روم کے بڑے گرجے کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
یہہ گرجا ۴۰۰ فٹ لمبا اور ۲۰۰ فٹ چوڑا ہے اور کڑوڑہا
روپئے اوسکی تیاری مین صرف ہوے ہین۔ تمام روی
زمین پر اس سے بڑا اور کوئی گرجہ نہین ہے۔ کئی سو پادری
شب و روز اس مین بیٹھے ہوے پڑھا کرتے ہین اور

موقع دیا کہ جس کے ہونے کے اسباب ظاہر مجھے اندیشہ ہے
اور چنداں کوئی امید نہین پائی جاتی - ورنہ مین ضرور حیدرآباد
آنیکی کوشش کرونگا - اسلئے کہ موروثی اور قدرتی طور سے
مین سپاہی اور شکاری ہون اور چونکہ مین نے سنا ہی
کہ حیدرآباد کے ملک کے خاص حصون مین شیر اور
دوسرے شکار وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہین - اور
حیرت انگیز جمعیت بے قاعدہ اور باقاعدہ فوجون کی وہان
دیکھنے مین آتی ہے اگر ممکن ہوا تو مین ضرور آکران چیزونکو
دیکھون گا - اسکے بعد ملک ممدوح اعلیحضرت کی فوجون کی
تعداد اور تفصیل کے متعلق بہت کچھہ دریافت فرماتے
رہے اور اسی طور سے اعلیحضرت کے خاص امرا کے
افواج کا بھی حال استفسار فرماتے رہے - چنانچہ اسی ذکر
کے اثنا مین پادشاہ ممدوح نے یہہ بات بھی سنی کہ میرے

ہم سب سے ملے اور یون تکلم فرمایا کہ مابدولت کو
آپ کی شناسائی کا موقع حاصل ہونے سے بڑی مسرت
و انبساط ہوئی اور ایسا ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد مین
اکثر ہمارے اہل ملک کے ساتہہ جو مہربانی اور مہمان نوازی
اور توجہ کیجاتی ہے ان تمام باتون کا مین نہایت ہی شکرگذار
ہون۔ اون لوگون کے بیانات سے مجھے رشک آتا ہے
اور جس سے مجھے اسبات کی بڑی آرزو پیدا ہوئی کہ مین
خود بھی چلکر ہندوستان دیکھون۔ اسپر مین نے گذارش کیا
کہ ملازمان عالی کا اگر ایسا قصد ہو تو نیازمند امیدوار ہے
کہ ملازمان عالی حیدرآباد کو بھی ضرور تشریف لائین
اور نیازمند کو بھی مہمانداری کے شرف سے امتیاز
بخشین۔ ملک ممدوح نے ایسا ارشاد فرمایا کہ اگر
پروردگار عالم کی مشیت نے مجھے ہند کے دیدار فرحت آثار کا

اور دوسرے ہی روز میرے وہان سے کوچ کرنے پر بڑا
افسوس ظاہر کیا اور فرمایا کہ مین آپ کو روم کے عجائبات
اور قابل دید مقامات نہین دکہا سکا یا اور طور سے جس طرح
میرا دل چاہتا ہے مین بطور خود آپ کی دعوت اور مدارات
کرتا خاص کر اسلئے کہ آپ اعلیحضرت کے نائب ہین اور
مین اعلیحضرت اور آپ اور آپلوگون کے جملہ وابستگان کے
لئے ہر طرح کی بہتری اور کامیابی چاہتا ہون ۔ مجہسے پہ
دریافت فرما کر اور یہ معلوم فرما کر کہ ملک ممدوح کی عمر ہی
قریب میرے ہی عمر کے ہے ملک ممدوح نے تو ثوق کے
ساتہہ بیان فرمایا کہ مین تصور کرتا ہون کہ عمر کا بہترین زمانہ
یہی ہے ۔ اگرچہ مین اپنی نہایت کمسنی کی حالت مین تیس پچیس
برس کے اوپر کسی چیز کو بہت ہی پرانی سمجہتا تہا ۔ اب چونکہ
زندگی کے مدت کی اوسوقت کو مین خود ہی پہونچ چکا ہون

فیوڈل فورس کے انیرل کرنل گوربن آر۔اچ۔بی ڈبلو نمبر۲۴
سے علاقہ رکھتے تھے۔ پادشاہ ممدوح نے اون کے قدیم
رجمنٹ کی تعریف سے اونکی بہی ثنا و صفت کی اور فرمایا
کہ وہ رجمنٹ اون اعلے ترین فوجون سے تہی کہ جو میری
نظر سے گذری ہے اور اپنے فرزند شاہزادہ صاحب کا
ذکر کیا کہ جب وہ مالٹا مین مقیم تہے تو اس نام آور فوج
نے اون کی میزبانی سے اونہین بہت کچہہ محظوظ و مسرور
کیا تہا۔ اثنا ملاقات مین جو کہ آدہ گہنٹہ کے اوپر ہو چکی تہی
اگرچہ مین نے کئی بار اس بات کو ظاہر کیا کہ مجہکو اندیشہ ہے
کہ نیازمند جناب عالی کی بہت کچہہ تضیع اوقات کر رہا ہے
لہذا رخصت مرحمت ہو۔ لیکن ملک ممدوح بار بار اس بات کا
اعادہ فرماتے رہے کہ مجہکو آپکی شناسائی کا موقع حاصل ہونے سے
بڑی خوشی اور مسرت ہوئی۔ اور روم مین میرے مختصر قیام

۲۷ ہہ اپریل مطابق ۳ ہہ شعبان روز چہارشنبہ صبح کو
آٹھہ بجے ایک پُرانے تھیٹرہوس کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
یہہ جگہہ بہت پرانے عمارتون سے ہے جسکو کالیوسیم
کہتے ہین - ۲۰ ہزار آدمی اس مین بیٹھکر تماشہ دیکھتے تھے
۱۸ سو سال سے کے آگے وہ مکان تیار ہوا تہا اور ۵۰ کڑوڑ روپئے
اوسکی تیاری مین صرف ہوے تھے علاوہ اسکے ۱۵ ہزار
غلام اوس مین کام کرتے تھے اور جو قیدی اور کرسٹان
پکڑکر لائے جاتے تھے اونکو اسکے بیچ مین چھوڑکر اونپر درندے
جانور چھوڑتے تھے اور لوگ اوپر بیٹھکر تماشہ دیکھتے تھے
۹ ہزار جانور اوس مین تماشہ کرتے تھے نصف میل کے
قریب اوس مکان کا دور ہے - اسوقت سب افتادہ
اور خراب پڑا ہوا ہے - محض ایک قدیم عمارت ہونیکی
وجہ سے لوگ اکثر اسے دیکھنے جایا کرتے ہین - اوسی روز

تو اب مین خود اسبات کو محسوس کرتا ہون کہ زندگی کا یہ
زمانہ عمدہ ترین وقت ہے۔ اور یہہ کہ اب مجہہ مین یہہ سمجہہ
آتی چلی ہے کہ زندگانی کا لطف کیونکر حاصل کرنا چاہئے
اور مثل اسکے دوسرے بہت سی غایت اخلاص و مودت
کی باتین نہایت بے تکلفی کے ساتہہ پادشاہ نے فرانسیسی زبان
مین کین اسکے بعد مین نے پادشاہ کی تمام دعائیہ لطف آمیز
باتون کا اوسی طور سے جواب دیکر پہر مین نے یہہ گذارش
کیا کہ مجہے اسبات کا اندیشہ ہے کہ میرے زیادہ ٹہیرنے سے
ملازمان عالی کے خاصہ کا وقت متجاوز ہو جائیگا۔ مجہہ سے
ہاتہہ ملاکر دعائیہ کلام کا اعادہ کیا اور بیان کیا کہ مجہے آپ سی
شناسائی حاصل کرکے بے انتہا مسرت ہوئی اور اپنے
خاص کمرہ سے میرے ساتہہ ساتہہ صدر زینے تک آئے
جہان کہ پادشاہ نے مجہسے ہاتہہ ملایا اور مجہے رخصت کیا۔

سڑکین اور درخت وغیرہ واسطے ہواخوری کے بنائے
گئے ہین۔ شام کو ایک بہت بلند جگہہ پر جانے کا اتفاق ہوا
جہان کہ ایک مکان بطور رفرشمنٹ روم کے بنا ہوا ہے
اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کی بڑی تصویر لگائی ہی
وہ جگہہ ندی کے کنارے نہایت خوش وضع بنائی گئی ہی
اور اسیقدر بلند ہے کہ جہان سے تمام شہر نظر آتا ہے
اور بگھی وغیرہ برابر اوپر تک جا سکتی ہے۔ ایک مشکی
جوڑی اوسی روز بگھی کیواسطے خریدی گئی گاڑی مین خوب
چلتی ہے۔

۲۹ اپریل مطابق ۵ شعبان روز جمعہ صبح کو آٹھہ بجے
مع ہمراہیون کے ریل مین سوار ہوکر پیزا دیکھنے کو روانہ
ہوا یہہ شہر فلارنس سے دو گھنٹے کی راہ پر ہے یہان ایک
برج بطور عجائبات کے بنا ہوا ہے جو ۱۲ فٹ ایک طرف

۱۲ بجے ڈنکو ریل مین سوار ہو کر فلارنس روانہ ہوا شام کو سات بجے فلارنس پہونچکر یوروپ ہوٹل مین فروکش ہوا۔ ہوٹل مذکور ہر ایک سامان سے آراستہ اور سب چیزون سے مہیا پایا گیا اور بیچ شہر مین اچھی آبادی کی جگہہ واقع ہے۔

۲۰ اپریل مطابق ۴ شعبان روز پنجشنبہ صبح کو پارک روڈ سے ہوا خوری کرتا ہوا ایک جگہہ پر گیا جہان کہ مہاراج کولہاپور کی ایک تصویر بنی ہوئی ہے۔ مہاراج مذکور ۱۸۷۰ع انگلنڈ کی سیر و سیاحت سے واپسی کے وقت فلارنس مین قضا کر گئے تھے جنکا اسٹاچو وہان بنا ہوا ہے اس شہر کی سڑکین اور پارک روڈ نہایت اچھا ہے۔ شہر کے دونون حصون کے بیچ مین ایک ندی نکلی ہے جسپر جا بجا پل بنے ہوے ہین اور اوس ندی کے کنارے جا بجا

اس ہوٹل مین ۱۲۵ کمرے ہین تمام راستہ اور شاہ راہ اور چہوٹی گلیان پانی سے بہری ہوئی دیکہین۔ اور اکثر گہرون کے سامنے دروازون پر ایک انیک ستون کشتیون کے باندہنے کے واسطے لگا رکہے ہین سوائے کشتی کے کوئی سواری شہر مین نہین ہے اگر کوئی پیادہ چلنا چاہے تو پیادہ چلنے کی زیادہ جگہہ نہین ہے ان سب جگہون کے فوٹو خریدے گئے آج بڑا تماشہ ہے کہ بادشاہ اٹلی روم سے وینس مین آنے والے ہین۔ تمام لوگون نے اپنے اپنے مکانون کو جہنڈیون اور پردون سے آراستہ کیا ہے۔ یہان کی سیر وغیرہ اچہی ہے لیکن آب و ہوا اور موسم درست نہین ہے۔ دریا کے پانی سے تمام راستے بہرے ہوے ہین اور لوگ کوڑا کچرا وغیرہ اپنے اپنے گہرونکا سب اوسی پانی مین ڈالتے ہین جسکی وجہ سے عفونت رہتی ہے اور سردی بہت معلوم

جہکا ہوا ہے یعنے اگر اوپر سے اوس کے سیدہی رسی لٹکائی جاے
تو ۱۳ فٹ جڑ سے باہر رہیگی۔ راستے وغیرہ یہان کے بہت
درست اور صاف ہین لیکن آبادی یہان کم ہے۔ چند چیزین
یہان یادگار کے طور پر خریدی گیئن گیارہ بجے پیزا سے
روانہ ہوکر ۲ بجے فلارنس کو واپس آیا۔ اور رات کو
سات بجے ریل مین سوار ہوکر وینس کیطرف روانہ ہوا
کرنل کوبرن صاحب زیادہ کام ہونے کے سبب سے
فلارنس مین ایک روز کیواسطے رہ گئے

۳۰ اپریل مطابق ۶ شعبان روز شنبہ۔ تمام شب
ریل مین رہا۔ اور صبح کو ۵ بجے وینس مین داخل ہوا اسٹیشن
پہونچنے پر معلوم ہوا کہ یہان سوائے کشتیون کے اور کوئی
سواری نہین ہے اسلئے کہ تمام شہر مین نہرین ہین اسٹیشن
سے کشتیون مین سوار ہوکر وکٹوریہ ہوٹل مین داخل ہوا

تمام کشتیان طلا اور نقرہ اور مخمل وغیرہ سے خوب آراستہ
کی گئی تہین۔ پولیس کا انتظام بہت اچہا تہا کسی شخص کو تماشہ
دیکہنے کی ممانعت نہ تہی صرف چند کشتیان افسران پولیس
کی پادشاہ کے اطراف تہین۔ کشتی سے پادشاہ بار بر پر اوترے
لوگون نے بڑے زور سے ہرّی کا شور کیا۔ وہان سے
جو مکان کہ اون کے فرودگاہ کے واسطے مقرر تہا اوس مین
تشریف لے گئے۔ سب لوگون نے اوس مکان کے سامنے
جمع ہوکر ہرّا اور شور وغل کرنا شروع کیا۔ اس سے پادشاہ
مکرر برآمد ہوے اور کہڑکی سے دیکہکر پہر اندر چلے گئے جس
نوادر خانے مین کہ پادشاہ اترے ہوے تہے اوس کے
سامنے صحن مین اسقدر مجمع تہا کہ بیان نہین ہو سکتا اسلئے
کہ شاہ ا ٹلی جب سے تخت نشین ہوے ہین وِنس کو اون کے
تشریف لانے کا یہہ پہلا ہی موقع تہا۔

ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی ہمارے ملک کا ایکہفتہ وہان رہے
یقین ہے کہ ضرور بیمار ہو جائے۔ بڑے بڑے جہاز بہی
ہاربر مین ہین اکثر مکانات کے تہ خانون مین پانی بہرا ہوا ہی
چند جگہین بہت وسیع بہی ہین لیکن اوس کے نیچے بہی پانی
بہرا ہوا ہے بہت خوبصورت جگہہ ہے البتہ قابل دیکہنے کے
ہے۔ اس شہر کو ونٹی کے لوگون نے آباد کیا ہے جو لوٹیرس کے
پہاڑون پر سے آئے تہے اور اون لوگون نے تمام شہر کے
گلی کوچون مین پانی اسواسطے رکہا ہے کہ کوئی دشمن اونپر
حملہ نکر سکے۔ رقبہ وینس کا ۲ میل ہے اور آبادی سوا لاکہ آدمیونکی
ہے ۱۴۶ کینال اور ۴۰۰ پل اوس مین ہین۔ ایک بجے ڈیکو
شاہ اٹلی ریل سے اترکر مع ملکہ وشاہزادے وغیرہ کے کشتیون
مین سوار ہوے اور تمام اون کے ہمراہی کے بڑے بڑے
افسر اعلے درجون کے اپنی اپنی کشتیون مین سوار ہوے

شب گذشتہ کو اونکی فرودگاہ کے قریب بہت دیر تک
بیانڈ بجتا رہا اور بہت سے لوگ وہان جمع تھے اس شہر مین
کل کاروبار کشیتون کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اگرچہ چھوٹی
چھوٹی بہت سی گلیان ہین جن مین پیدل چل سکتے ہین لیکن کوئی
شاہراہ ایسی نہین ہے جس مین پیدل چل سکین یا گاڑی گھوڑے
کی سواری کر سکین۔ آج رات کو میلان کے طرف روانہ ہونگا
رات کو نو بجے اوس بندر پر کہ جہان پادشاہ فروکش تھے
بہت روشنی کا اہتمام کیا گیا تھا اور بہت سے درخت
وغیرہ روشنی کے لٹکائے گئے تھے۔ بڑے بڑے کشتیون مین
بیانڈ بجتا جاتا تھا اور وہ کشتیان پادشاہ کے محل کے سامنے
بیانڈ بجاتے ہوے پھر رہین تھین روشنی نہایت خوبصورت
معلوم ہوتی تھی۔ یہان سے روشنی وغیرہ کا تماشہ دیکھکر
گیارہ بجے اسٹیشن کو روانہ ہوا اور وینس سے گیارہ بجے

یکم مئی مطابق ۲۰ شعبان روز یکشنبہ۔ آج گیارہ بجے صبحکو شاہ اٹلی مع کل بڑے بڑے افسرون کے نہایت مطلا کشتیون مین سوار ہوکر اپنے والد کے اسٹیچو کہولنے کی رسم کیواسطے تشریف لائے خلایق کا حد سے زیادہ اژدہام تہا۔ اور وہ جگہہ ہر ایک طرح سے خوب آراستہ کی گئی تہی پادشاہ نے موافق معمول کچہہ اسپیچ دی بعد اس کے رسم ادا کی۔

وہان سے پادشاہ جسطور سے آئے تہے اوسی طرح کشتیون مین سوار ہوکر فرودگاہ پر واپس گئے ۱۲ بجے کے قریب یہہ سب رسم ختم ہوی۔ پادشاہ کے داخل اور روانہ ہونے کے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین۔ روشنی وغیرہ کا یہان بہت کچہہ انتظام کیا گیا ہے۔ آج شب کو روشنی ہوگی روشنی کے بہت سے درخت نصب کئے گئے ہین

سواری کی گاڑیان بہت عمدہ بنتی ہین - ٹراموے ہرسمت
چلتے رہتے ہین موسم بہت اچھا ہے تمام شب و روز
ابر رہتا ہے کبھی کبھی قدرے بارش بھی ہو جاتی ہے
ڈیڑہ مہینے کے بعد یہان بہت گرمی شروع ہو جائیگی ابھی
تک تمام درخت نہایت سرسبز ہین اور سب
درخت خوب پتون سے چھپے ہوے ہین - باغ عامہ
زولوجیکل گارڈن عجائبخانہ یہہ سب جگہین عمدہ ہین لیکن
جانور کچھہ بہت عمدہ اور کثرت سے نہین ہین آفتاب
بہت کم نظر آتا ہے -

۴ مئی مطابق ۹ شعبان روز سہ شنبہ - ہم سب
لوگون کا مزاج بہت درست ہے کیسکو کوئی شکایت
نہین ہے یہان کے اخبار مین میرا نام پرنس کے
نام سے چھاپ دیا ہے معلوم نہین اوسے کیونکر معلوم ہوا

میلانکو ریل روانہ ہوئی۔

۲ ۲ مئی مطابق ۲۰ شعبان روز دوشنبہ۔ صبح کو ۷ بجے میلان مین داخل ہوکر یوروپ ہوٹل مین فرو کش ہوا شہر میلان بہت اچھا مقام ہے۔ راستہ نہایت عمدہ اور صاف بہت سی جگہہ سڑکون پر بجلی کی روشنی آویزان ہے شب کو یہان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دن نکلا ہوا ہے۔ یہان کے لوگ کپڑے اور رنگ برنگے بہت نظر آئے ہین۔ یہان ایک گرجہ بہت عمدہ بنا ہوا ہے جس کی تیاری مین تین کروڑ روپئے خرچ ہوئے ہین۔ سب سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے گھوڑے اور کتے عمدہ نظر آئے ہین۔ جس ہوٹل مین کہ ہم اوترے ہوئے ہین تمام لوگ ہمین دیکھنے کے واسطے باہر جمع رہتے ہین۔ یہہ ہوٹل نہایت عمدہ اور ہر ایک سامان اسکا بہت درست ہے لوگون کو یہان بہت آرام ہی

ہوا ہے ورنہ پہلے یہہ راستہ نہ تہا دونون طرف بڑے بڑے پہاڑ ہین جنپر برف سفید سفید بہت دور سے نظر آتی ہے اور کئی جگہہ پانی کے نالے بہتے ہین۔

جسقدر لوس قریب ہوتا جاتا ہے آبادی زیادہ نظر آتی ہے۔ سیب اور ناشپاتی کے درخت بہت ہین اور سرو کے درخت بہی اس جنگل مین بہت ہین پہاڑون پر سے برف بہ کر قریب ریل کے آجاتا ہے۔

ایک مقام ہے کہ اکثر لوگ وہان سے چہوٹی چہوٹی کشتیون مین سوار ہوکر تماشہ دیکہنے کے واسطے لوسن کو جاتے ہین۔ لنچ بعد دو بجے کے ایک اسٹیشن پر ملتا ہے راستے مین چہوٹے چہوٹے مقامات مین جنکے سبب سے مسافرون کو بہت آرام ملتا ہے۔ قدرے قدرے بارش ہوتی جاتی ہے گہڑی کو بیس منٹ کم کرنا پڑا۔ راستے مین

اکثر یہان کے اخبار اٹلی زبان مین چھپتے ہین۔ کل آٹھہ بجی ریل پر سوار ہوکر لوسن مین ۳ بجے داخل ہونگا۔ آج تین بجے ایک تار نواب وقار الامرا بہادر کا وائسن کمپنی کے ذریعہ پہونچا۔

۴ ۔ می مطابق ۱۰ ۔ شعبان روز چہارشنبہ۔ صبحکو آٹھہ بجے میلان سے روانہ ہوا راہ مین سوئیٹزرلینڈ کے پہاڑ ملتے ہین جن مین بہت چکر سے ریل جاتی ہے اور بہت نشیب و فراز ہے ان مقامات کی جہان سے ریل جاتی ہے قریب دس ہزار فٹ کی بلندی ہے ۔ اور اس راہ مین بہت سے ٹنل ہین بعض اون مین کے بہت بڑے بڑے ہین۔ ایک ٹنل اتنا بڑا ہے جس مین ۲۰ منٹ ریل چلتی وہ ٹنل شاید قریب دس میل کے ہوگا قریب چار سال کے ہوے ہین کہ یہہ راستہ جاری

سردی یہان کم معلوم ہوتی ہے۔ دہوپ ہمارے ملک کے
موافق نکلی ہوئی ہے یہان ایک باغ ہے اوسکا نام کلاسیا
گارڈن ہے اوسکو ریاضی پڑہنے والے خوب سمجھہ سکتے ہین
ایک برج چوبی بہت بلند بنا ہوا ہے اوسپر چڑہنے سے تمام
شہر لوسن نظر آتا ہے۔ دوکانین عمدہ طور سے بنی ہوئی ہین
اور یہان اور کوئی جگہہ زیادہ دیکہنے کی نہین ہے۔ آج صبح کو
۵ بجے یہان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے شہر کے آٹھہ
بجے ہین دہوپ مین تیزی ہے۔ یہان راستے مین ایک
لیک ہے جسکا نام راک ہے۔ چند سال پیشتر وہان قیصر ہند
بہی تشریف لائی تہین بہت عمدہ نظارہ کی جگہہ ہے۔ ایک
پہاڑ ہے اوسپر دو تین ہوٹل ہین اور وہان تک ریل جاتی ہے
اوسکا فوٹوگراف میرے پاس ہے۔

۵ مئی مطابق ۱۱ شعبان روز پنجشنبہ۔ صبح کو ایک بلند

کوموکے پاس بہت عمدہ لیک ہے (جھیل) تالاب کے
اطراف مکانات اور ہوٹل بہت عمدہ بنے ہوے ہین وہ
سب مقامات ریل پر سے خوب نظر آتے ہین اون پہاڑون
پر سے گذرتے ہوے پانچ بجے لوسن مین داخل ہوے
اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل مین فروکش ہوے جسکا نام
سوان ہوٹل ہے۔ اسی ہوٹل مین لفٹنٹ کرنل کیابن انسپکٹر
جنرل پولیس ہندوستان کے اوترے ہوے ہین اُنہون نے
مع میم صاحبہ کے مجھسے ملاقات کی یہہ شہر لوسن چھوٹا ہے
مردم شماری ۱۰ ہزار کی ہے۔ جس ہوٹل مین مین فروکش
ہون یہہ سب سے عمدہ جگہہ تالاب کے کنارے پر واقع
ہے جہان سے بہت خوب تماشہ نظر آتا ہے دونون طرف
تالاب ہین جس مین چھوٹی چھوٹی کشتیان دخانی چلتی ہین اطراف
مین قریب ایک میل کے پہاڑ ہین کہ جنپر برف جما ہوا ہے

ڈاکٹری امتحان وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے وہان مردے
وغیرہ خشک کئے ہوے رکھے ہین بہت بڑی جگہہ ہے
بہت سے جانورون کی کھالین بھری ہوی رکھی ہین اوسمین
ایک کُتّے کی تصویر ہے جسکا نام بیاری ہے۔ مشہور ہے
کہ اوس کتّے نے برف کے پہاڑ و نمین سے ۱۵۔آدمیونکی
جانین بچای تہین۔ اور ایک ہاتہی کا دانت ہے جوکہ
۱۲ بالشت لمبا ہے۔ کہتے ہین کہ وہ ہاتی دانت حضرت
نوح علیہ السلام کے پہلے کا ہے اور بعد طوفان حضرت
نوح علیہ السلام کے اب اوس قسم کے ہاتی دنیا مین نہین ہین
یہان سے ریل کا راستہ ہے جوکہ قریب بارہ گز کے بلند
ہے تمام دنیا مین ایسا نہین ہے۔ یہان کتون کو گاڑی مین
ڈالکر اکثر اون سے سائیس کا کام لیتے ہین۔ باغ عامہ زیادہ
بڑا نہین ہے لیکن اوس کے ایک سمت سے ندی کی چادر

جگہہ پر جانا ہوا۔ اوس ٹیکرے پر ایک ہوٹل نبا ہوا ہے جسکا
نام گوڈسن ہوٹل ہے اور وہان ایک گاڑی نیچے سے اوپر
تک چڑہتی اترتی ہے۔ فی سوفٹ پر ۱۰۔ انچ اوس کی اونچان
رکہی ہے وہ گاڑی پانی کے زور سے اوترتی چڑہتی ہے
دس بجے ریل مین سوار ہوا ایک بجے برن مین داخل ہوا
اور ہوٹل مین فروکش ہوا یہہ شہر سوئیٹزرلنڈ کا پایہ تخت ہے
مقام مذکور کو مو سے شروع ہوتا ہے جنیوا وغیرہ سب
اس مین شریک ہین مردم شماری سب قریب
کرڑوڑ کے ہے کتے یہان بہت بڑے بڑے نظر آتے ہین
لیکن صبح کے وقت ایسے سرد ملک مین منہہ کہولے ہانپتے
پہرتے ہین۔ یہان ایک گہنٹہ جو کہ مرغ کی آواز سے بجتا ہے
دیکہنے مین آیا لیکن آواز اوس کی بہت چہوٹی ہے کچہہ دور
تک سنائی نہین دیتی۔ یہان ایک موزیم بہی ہے اوسمین

آج صبح سے قدرے دھوپ نکلی ہے۔ ساڑھے
سات بجے ایک راگ مالہ سنا گیا بہت عمدہ بجتا ہے اور
آواز بادل گرجنے کی دیتا ہے۔ چند سال کے پیشتر پرنس
آف ویلز اس باجے کے سُننے کو تشریف لائے تھے۔
اس ملک مین زیادہ رونق نظر نہین آئی کل لکھا گیا ہی
کہ یہان کا حکمران ایک رئیس ہے آج معلوم ہوا کہ رئیس
نہین ہے جمہوری سلطنت ہے لیکن تعلق جرمن سے ہی
آج ۱۰ بجے ریل مین سوار ہوکر ۳ بجے چنیوا پہونچا مقام لوسرن
چھوڑکر اسواسطے جلد چنیوا جانا ہے کہ واٹسن کمپنی سے
بندوبست کیا گیا ہے کہ جملہ خطوط حیدرآباد کے ہمکو چنیوا مین
ملین ۱۰ بجے ریل چنیوا کے طرف روانہ ہوئی لوسرن کے
قریب سمندر مثل ایک لنگ کے نظر آنا شروع ہوا۔ بائین
طرف انگور کی بیل دونون طرف نظر آتی ہے۔ مقام لوسرن

بہت عمدہ بہتی ہوئی نظر آتی ہے باغ مذکور گرجے کے عقب
مین ہے اس مقام سے لوسن بہتر معلوم ہوتا ہے اگرچہ چھوٹا
ہے لیکن اوس کی فضا اچھی ہے۔ برف کے پہاڑ مشرق کے
سمت چار پانچ میل کے قریب نظر آتے ہین - یہہ ہوٹل
بہت عمدہ ہے ۸۰ حجرے ہین اور عمدہ طور سے ندی کے
کنارے واقع ہے پہاڑون پر سرو کے درخت ہین بہت
سرسبز معلوم ہوتے ہین دہوپ آج خوب نکلی تہی کچہہ سردی
زیادہ نہین معلوم ہوئی اس ملک کا علاقہ جرمن سے ہے
اسلئے کہ یہانکا پادشاہ بہت بڑا ہے - مردم شماری قریب
تین کڑوڑ کے ہے - راستے پر حوض اور فوارے اقسام
اقسام کے بنے ہوے ہین -

۶ ۔ می مطابق ۱۲ ۔ شعبان روز جمعہ - شب کو ہوا کا
بڑا زور رہا بجلی بہی چمکتی رہی ایک بجے پہوار شروع ہوئی

نہایت عمدہ ہوٹل ہے دو سو مسافر اس مین رہ سکتے ہین
اسباب بہت عمدہ ہے کہانے پر چہری کانٹے طلائی دئے
جاتے ہین۔ اسکے روبرو باغ عامہ ہے اوسکے کنارے پر
دریا ہے جس مین دخانی کشتیان چلتی ہین گہوڑے
بہت عمدہ نظر آئے ہین چڑئین اور دوسرے جانور مثل
ہمارے شہر کے عادت سے صبح کو بولتے ہین۔ یہان
تین بجے رات سے صبح ہو جاتی ہے۔ یہان کے اور پارس
کے وقت مین ۲۵ منٹ کا فرق ہے یعنے یہان سے
۲۵ منٹ پارس کا دن بڑا ہے۔

۷ مئی مطابق ۱۳ شعبان روز شنبہ۔ تمام شب قدرے
قدرے بارش ہوتی رہی ہے۔ یہان کے راستے بہت
عریض ہین مکانات اور دوکانات کی صفائی وغیرہ
بالکل مصر کے شہر کے جیسی ہے۔ یہان ایک گرجہ بہت

مین ایک بجکر بیس منٹ پر پہونچے۔ باہر سے شہر کی وضع
میل برن کی نظر آتی ہے پہاڑون پر برف جما ہوا نظر آتا ہے
ہوا بہت سرد ہے۔ جنگل بہت سرسبز نظر آتا ہے بہت دور
تک چہوٹے چہوٹے گاؤن اور مکانات دکہائی دیتے ہین
ان مکانون کو کاٹج کہنا ضرور ہے اسلئے کہ سوئیزرلنڈ کے
سب مکانات ایک ہی وضع کے ہین اکثر یہہ کاٹج کے
مکان پانچ اور چہہ منزلہ بہی ہین ٹہیک ۳ بجے پانچ منٹ
پر جنیوا مین داخل ہوے فی الفور کوبرن صاحب کو ڈاکخانیکو
بہیجا۔ حیدرآباد کے خطوط ۱۶ رجب کے لکہے ہوے
پہونچے۔ وہان کے سب لوگون کی خیر و عافیت معلوم
ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور ہمارے ہمراہی
کے لوگون کو بہی اپنے گہرون کی خیریت معلوم ہوئی
مین جس ہوٹل مین فروکش ہون اوسکا نام مسٹرلوپس ہے

ائی تہی - یہہ ہوٹل نہایت عمدہ ہے جسکی عمدگی مین کچہہ بیان نہین کرسکتا طلاکاری اور آراستگی حد سے زیادہ ہے اس ہوٹل مین ۹۰۰ حجرے ہین - مرد ۲۵۰ - اور عورتین ۵۰ کل ۳۰۰ ملازم گرانڈ ہوٹل مین ہین اور ہزارون لوگ ہرروز کہانا کہاتے ہین لیکن کہانے کا بندوبست بہت عمدہ ہے - اگرچہ کہانا کہلانے مین نوکر لوگ ہر ایک حجرے مین برابر سربراہی نہین کرتے لیکن کچہہ زیادہ تکلیف نہین ہے - اس شہر کی مین کچہہ تعریف نہین کرسکتا - اسلئے کہ تعریف اوسوقت کیجائے کہ جب چند چیزین اچہی نظر آئین اور جبکہ سب چیزین اچہی ہی نظر سے گذرین تو تعریف کرنا فضول ہے - یہان کس کس جگہہ کی تعریف کیجائے راستون کی یا چہڑیا خانے کی اور وہان کے نئے نئے قسم کے مچہلیون کی جسکی قیمتین بہی بہت بڑی بڑی ہین غرضکہ

عمدہ بنا ہوا ہے یہہ مقام گھڑیان بنانے مین تمام دنیا مین مشہور ہے اور یہان کی گھڑیان بے مثل بنتی ہین۔

۹ مئی مطابق ۵ شعبان روز دوشنبہ ۷ بجے پارس مین داخل ہوے۔ اکثر خطوط جو حیدرآباد سے آتے تہے ملے۔ اول ایک ہوٹل مین کہ جسکا نام میبری ہوٹل ہے اترنا ہوا وہ ہوٹل چہوٹا اور ہمراہیون کے متفرق اوترنے سے اوسمین بڑی تکلیف تہی۔ اگرچہ میرے ایجنٹ نے اور کئی ہوٹل اترنے کے لئے تلاش کئے لیکن کوئی خالی نہ تہا۔ اوسی روز شام کو مین خود گرانڈ ہوٹل دیکھنے گیا مجھکو موافق ضرورت کے وہان حجرے ملگئے۔

۱۰ مئی مطابق ۱۶ شعبان روز سہ شنبہ۔ دوسرے روز صبح کو گرانڈ ہوٹل مین جاکر فروکش ہوا یہہ وہی ہوٹل ہے جہان سر سالار جنگ مرحوم کے پاون مین ضرب

اور یہہ شہر جرمن کے علاقہ مین ہو گیا تہا اب یہان جمہوری
سلطنت ہے اور کام عمدہ طور سے چلتا ہے ہر پنجشنبہ کو
گہوڑ دوڑ اور ہر روز سرکس اور نائک ہوتا رہتا ہے۔
تمام شب گاڑیون کی بہت کثرت رہتی ہے دوکانات
اور مکانات بہت بڑے بڑے ہین یہان کے مشہور مقامات
کے فوٹو خریدے گئے یہان تین بجے دن نکل آتا ہے
اور آٹہہ بجے کے بعد تک اجیالہ رہتا ہے۔
۱۱ مئی مطابق ۱۷ شعبان روز چہارشنبہ صبح ہوا خوری
کر کے ہوٹل واپس آنے کے بعد۔کمال خان جمعدار سے
ملاقات ہوئی۔معلوم ہوا کہ پندرہ روز سے پارس مین
ہین۔اپنے شہر کے لوگ جب کہین مل جاتے ہین تو دل
دیکہکر بہت خوش ہوتا ہے غلام جیلانی خان بہی اون کے
ساتہہ ہین شام کو چار بجے سرکس کی جگہہ پر دوبونے

یہان کے ہر ایک چیز کی تعریف بیان سے باہر ہے
سڑکون کی صفائی اور روشنی اور انتظام یہان کا لایق
دید ہے۔ یہان کی اکثر سڑکین لکڑی کے ٹکرون سے بنائی
گئی ہین جنپر گاڑی گھوڑے کے چلنے سے بالکل آواز نہین ہوتی
اس کثرت سے یہان گاڑیان چلتی ہین کہ بیچ مین سے آمد و رفت
دشوار ہو جاتی ہے۔ آدمی بہت مشکل سے دوسرے طرف
جا سکتا ہے گاڑیان اور گھوڑے یہان بہت عمدہ نظر آتے ہین
یہان مغرب کے سمت ایک جگہہ ہے قریب پانچ میل کے
بہت لوگ ہواخوری کے لئے وہان جاتے ہین۔ اوسکا
جنگل ایسا خوبصورت بنایا گیا ہے کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی
ممکن نہین کہ شہر پارس کی کوئی تعریف کر سکے۔ نپولین
اول کی قبر پر گرجہ نما ایک مینار بنا ہے تمام طلائی کام
ہے۔ یہہ وہی نپولین ہے جو تخمیناً ۰ ۷ سال ہوے مارا گیا تھا

اوس مکان مین تمام بجلی کی روشنی ہی- اور کل مکان طلائی
کام سے اسقدر آراستہ ہے جس کی تعریف نہین ہوسکتی
اوپرا کے لوگ لباس نہایت عمدہ عمدہ پہنتے اور تبدیل لباس
وغیرہ بہت جلد جلد کرتے ہین قریب بارہ بجے تک اوپرا
ہوتا رہا- آج خفیف بارش ہے- معلوم نہین کہ گھوڑ دوڑ شام
کو کیونکر ہوتی ہے- پارس کی فصیل ۱۵ میل کی ہے- مین یہ بات
بلا مبالغہ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص یورپ کا سفر کرے اور
پارس نہ دیکھے تو گویا اوس نے کچھہ بہی نہین دیکھا اور وہ دنیا مین
بیکار پیدا ہوا- تمام دن تہوڑی تہوڑی دیر کے بعد بارش
ہوتی رہی ۲ بجے شرط شروع ہوئی- ریس اسٹانڈ بہت
بڑے بڑے نہین ہین لیکن ہزارون آدمی جمع تہے قریب
دو میل تک آدمیون کا سیاہ فرش معلوم ہوتا تہا شرط سے
واپسی کے بعد ایک تار کرنل نیل صاحب کا ملا جو کہ لندن

یعنی پستہ قد مرد اور عورت کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
مرد کی عمر ۲۳ ۔ اور عورت کی ۲۰ سال کی ہے اور قد انگریزکا
ہے ایک مہینے کا عرصہ ہوا کہ امریکہ سے آئے ہین ۔ انگریزی
زبان بہت اچھی بولتے اور سواری اور ناچ وغیرہ
سب تماشے خوب کرتے ہین اونکا تماشہ ٹکٹ لیکر دکھلاتے
ہین ۔ اور بہت کچھہ اون کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہین ۔

۲۱ ؍ مئی مطابق ۱۸ ؍ شعبان روز پنجشنبہ ۔ آج شام کو
یہان کی گہوڑ دوڑ ہے ۔ ہر روز جو تار اور خطوط حیدرآباد
اور لندن سے آتے ہین اون کے جوابات ادا کرنا اور
تماشونکا دیکھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ شب کو یہانکا
آپرا دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ یہہ اتنا بڑا آپرا ہے کہ دنیامین
اس سے بہتر اور عمدہ اوپرا دوسرا نہین ہے ۔ تین سو سے
زیادہ مرد اور عورتین اس آپرا مین ناچتے اور گاتے ہین

۱۳ ؍ مئی مطابق ۱۹ ؍ شعبان روز جمعہ - آج صبح کو قریب
سات بجے کے کپتن سدرلنڈ صاحب میرے پاس آئے
اونکو ایسا یقین ہوا کہ چند ضرور توں کی وجہ سے میرا لنڈن
جانا نہین ہو سکتا اون کی حاضری کی دعوت کی گئی آج
مونگ کے دانے برابر اولے برسے لیکن ہمارے ملک
کی طرح اسطرف گرج اور آواز کچھہ نہین ہوتی ہے اکثر لگاتار
بارش کئی دنون تک ہوا کرتی ہے - سدرلنڈ صاحب
کی زبانی معلوم ہوا کہ لنڈن مین اسقدر سردی نہین ہے
ایک تار بندگان حضرت کی خدمت مین گذرانا گیا ہے
جواب کا انتظار ہے امید ہے کہ لنڈن مین جواب مرحمت
ہوگا -

۱۴ ؍ مئی مطابق ۲۰ ؍ شعبان روز شنبہ - آج نو بجے
ریل مین لنڈن کے طرف روانہ ہون گے امید ہے کہ

ہوکر آیا تہا۔ اور یہ بہی معلوم ہوا کہ کپٹن سدرلنڈ صاحب بہی
لندن سے اسطرف میری ملاقات کیواسطے روانہ ہوہین ہوہیے
شب کو ایک سرکس مین جانا ہوا مین سرکس کی تعریف
نہین کرسکتا۔ شیرونکو ایسا مطیع فرمان بردار کیا ہے کہ نو شیرونکو
ایک کٹہرے مین بند کرکے ایک آدمی اون مین جاکر اون
سب سے جو کام چاہتا ہے لیتا ہے اگرچہ لوگ سمجہتے ہین کہ
بہوک سب کام کراتی ہے۔ لیکن اکثر یہہ جانور بہوک مین
زیادہ غصیلے ہو جاتے ہین پس ظاہر ہے کہ تربیت عمدہ ہو تو
شیر بہی مطیع ہو جاتے ہین۔ اوسی طور سے ہاتی بہی سرکس
مین کام کرتے ہین ایک سوار ایک گہوڑے پر سوار ہوکر
۹ ۲ گہوڑے گاڑی مین چلاتا ہے۔ یہان سرکس کا ہر ایک
مکان بہت بڑا ہے جسقدر مین لندن کے طرف آگے بڑہتا ہون
ہر ایک چیز بہتر نظر آتی ہے۔

یہان کی دہوپ مثل حیدر آباد کے ہوتی ہے جیسے کہ سردی کے دنون مین وہان ہوتی ہے۔ سردی کچھہ زیادہ نہین ہی مکان جو رہنے کو لیا گیا ہے نہایت عمدہ اور بڑا ہے اور ہر طرح کے سامان سے خوب آراستہ ہے اسٹیشن پر فنجر لڈ صاحب کی زبانی سکرٹری آف اسٹیٹ نے کہلا بہیجا تہا کہ دوشنبہ کو گیارہ بجے انڈیا آفس مین سکرٹری آف اسٹیٹ اور تین بجے ونڈسر کیاسٹل مین کوئین امپرس سے ملاقات کا دن ٹہرا تہا۔

۱۵ مئی مطابق ۱۲ شعبان روز یکشنبہ۔ صبحکو تین بجے روشنی شروع ہوگئی اور پانچ بجے دہوپ مکان کے جڑ تک پہونچ گئی اکثر اچہے اچہے لوگ یہان ہڈ پارک مین جمع ہوجاتے ہین خصوصًا یکشنبہ کے روز بہت کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہین۔ اکثر باغ کے راستے سیاہ نظر آتے ہین

ریل اور انگلش چینل کی راہ سے ۶ بجے لندن مین داخل ہوگئے
کل ایک خط سکرٹری آف اسٹیٹ کو لکھا گیا ہے۔ پارس
سے ۱۰ بجے روانہ ہوکر دو بجے کے قریب انگلش چینل کو
پہونچے قریب دو بجے کے جہاز اسپرٹ ویکٹر مین سوار ہو
لندن کے طرف روانہ ہوے۔ پانی کا وہ زور تھا کہ بیان
نہین ہوسکتا بہت سے لوگ بیمار ہوگئے اور میری طبیعت
بہی قدرے سست ہوگئی اگرچہ ۲۰ روز کے قریب سمندر
کا سفر رہا لیکن ایسی تکلیف کبہی نہین ہوئی۔ خیر چار بجے
لندن مین داخل ہوے۔ سکرٹری آف اسٹیٹ کے جانب سے
فنجرلڈ صاحب پولیٹکل اڈیکانگ اسٹیشن پر استقبال کے
لئے آئے تھے۔ گاڑی مین سوار کراکر واپس چلے گئے۔ سات
بجے کے قریب مکان پر داخل ہوے۔ مکان پر پہونچکر سنرسدرلنڈ
صاحب سے ملاقات ہوئی شب کو وہ ڈنر مین شریک رہے

ملٹری سکرٹری سے تہے ملاقات ہوئی دور سے دیکھکر مین نے انکی
وضع سے اونکو فوراً پہچان لیا کہ فرزیر صاحب ہین۔
۱۶ رمی مطابق ۲۲ رشعبان روز دوشنبہ کہانے سے
فارغ ہونے کے بعد گیارہ بجے انڈیا آفس مین سکرٹری آف
اسٹیٹ سے ملاقات ہوئی نہایت ہی خوش اخلاقی سے
ملاقات فرمائی اور ایک عرصہ تک ہمکلام رہے وہان سے
مکان پر واپس آیا۔ دو بجے فیٹجرلڈ صاحب تشریف لائے
اور اپنے ہمراہ مجھکو اسٹیشن پر لے گئے۔ میرے ہمراہی
مین کوبرن صاحب اور سید رکن الدین تہے۔ ہم سب
کوئین کی خاص گاڑی مین جسے کہ جناب ملکہ معظمہ نے ہم
لوگون کے لئے مقرر فرمایا تہا سوار ہوکر ونڈزر کو روانہ
ہوے ونڈزر مین پہونچکر ملکہ معظمہ کی گاڑی مین سوار ہوکر
ونڈزر کاسل مین داخل ہوئے۔ وہان ٹفن کا بندوبست

لیڈیان اور جنٹلمین اکثر گہوڑون پر اس پارک مین بہت دوڑتے پہرتے ہین۔ گیارہ بجے سے دو بجے تک بہت کثرت رہتی ہے۔ جس مکان مین ہم ہین نہایت عمدہ جگہہ پر ہیڈ پارک کے روبرو واقع ہے شام کو اون گہوڑون کے طویلے مین جانے کا اتفاق ہوا جو کہ دوشنبہ کو نیلام ہونے والے ہین ہمارے ملک مین جیسے خراب گہوڑے نیلام ہوتے ہین وہ بات یہان نہین ہے۔ یہان اکثر عمدہ گہوڑے نیلام کئے جاتے ہین بلکہ بعض گہوڑے اعلے درجہ کے نیلام ہوتے ہین۔ وہان سے چڑیا خانہ دیکہنے گیا بہت سے نئے جانور وہان نظر آئے۔ لیکن اون سب کا ایک وقت مین دیکہنا بہت دشوار ہے اسلئے اون کے کچہہ حصہ کے دیکہنے کا دوسرا روز مقرر کیا گیا۔ اوسی باغ مین کرنل فریزر صاحب سے جو کہ پہلے حیدرآباد مین

پرنس آف ویلز نے مجھسے مصافحہ فرمایا اور ارشاد فرمایا
کہ آپ کے لئے حیدرآباد کا ایک اعلےٰ عہدہ تجویز ہوا ہے
اور اس تقرر کیوجہ سے آپ کو یہان زیادہ قیام کا موقع
نہ ملیگا۔ مین نے عرض کیا کہ مجھے بہی یہان سے جلد چلے جانیکا
بڑا افسوس ہے لیکن آج حکم آگیا ہے کہ جوبلی کے بعد لندن سے
فوراً روانہ ہو جاؤن۔ مین جناب شاہزادہ ممدوح کے
ان اخلاق اور مہربانی کا کمال مشکور ہوا اور بہی رجواڑے
شل مہاراجہ کوچ بہار و مہاراجہ پرتاب سنگہ وغیرہ کے
وہان شریک بال تہے۔ ایسے ناچ مین معمول ہے کہ سب سے
پہلے سوائے شاہی خاندان کے اور کوئی نہین ناچ سکتا
ایک بجے کے قریب سپر پر گئے یہہ سپر اسٹانڈنگ تہا
بعد فراغت کے ہم سب مکانکو واپس آئے۔

۱۸ مئی مطابق ۲۴ شعبان روز چہارشنبہ۔ آج

کیا گیا تہا ٹفن سے فارغ ہوکر چند لمحون کے بعد فیٹز لڈ صاحب
بہادر کوئین کی ملازمت کے واسطے لے گئے ایک مکان مین
جناب ملکہ معظمہ کہڑی ہوئین تہین قدیم دستور کے مطابق
ملاقات فرمائی اور مجہہ سے استفسار فرمایا کہ کیا یہ آپکا آنا
پہلے ہی مرتبہ ہوا ہے۔ میرے بعد کوبرن صاحب اور
سید رکن الدین بہی اداب بجا لائے وہان سے سات بجے
کے قریب مکان واپس آئے۔

۱۷ می مطابق ۲۲ شعبان روز سہ شنبہ شب کو
بہت بڑا بال تہا جس مین پرنس آف ویلز خود شریک تھی
اور جناب ممدوح کی طرف سے دعوت تہی۔ عبارت کو
طول ہوتا ہے۔ اسوجہ سے اون مقامات کی تعریف نہین لکہہ سکتا
خیر شریک جلسہ ہوا۔ ہم تین آدمی تہے من کوبرن صاحب
سید رکن الدین شریک بال ہونے سے پہلے جناب

اور سردی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ یہان کے لوگ
کہتے ہین کہ اس موسم مین یہان ہرگز بارش نہین ہوتی آج
کل موسم یہان کا خراب ہوگیا ہے۔ اکثر جب ہواخوری کو
جاتا ہون تو بہت سے لوگ ملاقات کو آتے ہین اور اپنا
کارڈ چہوڑ جاتے ہین مجھے بہی اون کے مکانون کو جانا
ضرور ہوتا ہے۔

۱۲ ۔ می مطابق ۲۷ ۔ شعبان روز شنبہ۔ آج دربار
لیوی مقرر تہا۔ خود پرنس آف ویلز جناب ملکۂ معظمہ کے
قایم مقام ہوکر تشریف لائے تہے۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب
سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ تہے ڈیڑہ بجے پیالس مین
داخل ہوے۔ ملاقات کے وقت پرنس آف ویلز نے
مجھسے مصافحہ کیا۔ بعد از آن میرے ہمراہی فقط آداب بجالاے
ملاقاتی لوگون کے خطوط کا ہجوم ہے جواب کے لکہنے مین

بکنگہم پالس کے ڈرائینگ روم مین دعوت تہی۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب اور سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ بہی تھی صرف پرنسس آف ویلز تہین جو بہت ہی عمدہ مرواریداور الماس ٹنکا ہوا گون پہنے ہوے تہین۔ فقط لیڈ یان اور ممالک غیر کے لوگ ملاقات کرتے رہے۔

۱۹ مئی مطابق ۲۵ شعبان روز پنجشنبہ قدیم عادت کے موافق ہواخوری کو گیا۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے شہر حیدرآباد مین کبہی اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے اور ڈنر کی دعوت ہوتی ہے تو لیڈیون کو بڑی تکلیف ہوتی ہے یہان برابر اولے برستے رہتے ہین اور لیڈیان گھوڑون پر سواریان کرتے ہین۔ شاید یہان کا اور وہان کا دوسرا آسمان ہے۔

۲۰ مئی مطابق ۲۶ شعبان روز جمعہ اکثر بارش رہتی ہے

کے دئے ہین اسوجہ سے ہر جگہہ جانا ضرور ہوتا ہے لیڈی
کراس نے اپنے دو بیٹیون سے ملاقات کرائی بہت
خوبی کی لیڈی ہین وہان سے مسٹر فنچجر لڈ کے مکان پر گیا
معلوم ہوا کہ ظفر جنگ بہادر بہی آج آئے ہین اور الگزنڈریہ
ہوٹل مین اترے ہوے ہین -

۲۴ مئی مطابق ۲۰ شعبان روز سہ شنبہ - شام کو
انڈیا آفس مین دعوت تہی جملہ معززین وہان جمع تہے
ڈنر کے بعد ایٹ ہوم تہا جس مین پرنس آف ویلز مع
اپنی پرنسس یعنی شاہزادی صاحبہ کے تشریف لائے تہے
ایٹ ہوم مین ظفر جنگ بہادر بہی شریک تہے اون سے
ملاقات ہوئی - میرے ہمراہ ایٹ ہوم مین کرنل کوبرن
صاحب سید رکن الدین اور عبد اللہ بیگ شریک تہے
بارہ بجے کے بعد پرنس آف ویلز سپر پر تشریف لے گئے

دقت ہوتی ہے۔

۲۲ مئی مطابق ۲۸ شعبان روز یکشنبہ۔ اتوار کو یہان چونکہ ملاقات کی فرصت زیادہ رہتے ہے اکثر ملاقات کے واسطے لوگون کے مکانون پر جانا ہوا۔

۲۳ مئی مطابق ۲۹ شعبان روز دوشنبہ۔ ساڑھے تین بجے لارڈ نارتھبروک کی ملاقات کے لئے گیا۔ یہہ ملاقاتین انڈیا آفس کے توسط سے مقرر ہوا کرتی ہین۔ مکان کے پہاٹک کے باہر ڈاکٹر وندم صاحب سے ملے بعد لارڈ نارتھبروک صاحب سے ملاقات ہوئی ہندوستان کی پیشتر کی ملاقات اور میرے حال کے تقرر کی نسبت گفتگو کرتے رہے اور اپنی بیٹی سے بہی ملاقات کرائی وہان سے لارڈ کراس کے مکان پر اون کے لیڈی کے ملاقات کے واسطے گیا لیڈی رے سے نے اپنی عنایت سے بہت سے خطوط ملاقات

کے قریب موجود رہتے ہین اور اسقدر پکارتے ہین کہ
کہ اونکا پکارنا بہت ناگوار گزرتا ہے۔ سوا چار بجے
کے بعد اوسی ریل مین پرنس آف ویلز کی ہمراہی مین
واپس ہوے بارش وغیرہ کچھہ نہ تھی۔ اکثر لوگ جو لنچ مین
میرے دعوتی تھے پیالس مین آکر میرے ساتھہ شریک لنچ ہوے
اکثر اس اژدہام مین چور بہت جمع ہوتے ہین اور لندن کے
لوگ کہتے ہین کہ جسقدر چوری اس شہر مین ہوتی ہے ہندوستان
مین کہین نہین ہوتی جیبین اور گھڑیان وغیرہ صاف
کتر کر نکال لیتے ہین۔

۲۶ مئی مطابق ۲ رمضان روز پنجشنبہ۔ صبح کو
ہواخوری کے بعد بعض صاحبون سے ملاقات کی۔

۲۷ مئی مطابق ۳ رمضان روز جمعہ۔ آج ابر گھرا
ہوا ہے ضروری قدرے بارش ہو رہی ہے۔ سردی بہت،

میز کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ لگے ہوے تہے جس میز پر خود
تشریف رکہتے تہے اوسپر مجہے بہی یاد فرمایا قریب
ایک بجے کے ہم لوگ مکان کو واپس ہوے ۔

۲۵ مئی مطابق غرہ رمضان روز چہارشنبہ

آج کے روز ڈربی ریس مقرر ہے۔ ۱۲ بجے اسٹیشن
پر گئے پرنس آف ویلز بہی تشریف لائے اپنے خانوادے کی
دوسری گاڑیون مین چند شخصون کے لایق جگہہ عنایت فرمائے
گہوڑ دوڑ تو ویسی ہی ہوتی ہے جیسے حیدرآباد مین ہوتی
ہے لیکن تماشبین بکثرت جمع ہوتے ہین تخمیناً ۳ لاکہہ
آدمیون کا مجمع شرط مین ہوتا ہے انواع واقسام کی
دوکانین لگتی ہین۔ جہولے بکثرت جہولے جاتے ہین
چوکڑا گاڑیون سے دور دور تک تمام جگہہ بہر جاتی ہے
ایسا تماشہ کبہی دیکہنے مین نہین آیا۔ لاٹری والے اسٹانڈ

فرزند مولوی شستان حسین صاحب فرزند مولوی دلیل الدین
خان صاحب فرزند مولوی شیخ احمد صاحب فرزند مولوی
عبدالکریم صاحب مرحوم اور الیفنسٹ صاحب جو مدارالمہام
مرحوم کے پرایوٹ سکرٹری تھے ملنے کے لئے آئے چار بجے
شام کو سفیر ایران کی ملاقات کو گیا لیکن مکان پر وہ موجود
نہ تھے۔ وہان سے مسٹر جون جو سابق مین حیدر آباد کے
رزیڈنٹ تھے اون کی ملاقات کے واسطے گیا وہ بھی مکان پر
نہین ملے۔ یہان کا یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو جو صاحب مکان پر
آئین وہ گھر پر ہون یا نہون اون کے مکانون کو جانا ضرور ہے
وہان سے الگزنڈر یہ ہوٹل مین جنرل فریزر صاحب
کی ملاقات کیو اسطے گیا لیکن یہہ وہان نہین تھے ظفر جنگ
بہادر سے وہان ملاقات ہوئی بعد اس کے مکان کو
واپس آئے۔

معلوم ہوتی ہے شام کو ڈربی ریس تہی جس مین میرا جانا نہین ہوا۔ کرنل کوبرن صاحب کپتن سدرلنڈ صاحب کی صاحبزادی کپتن عبد اللہ بیگ سردار پریم سنگہ گئے تہے تین بجے سر رابرت منٹگمری ملاقات کو آئے تہے۔ یہہ وہی صاحب ہین جوکہ بلوے کے زمانہ مین ہندوستان مین لفٹنٹ گورنر تہے ۳۵ سال ہندوستان مین رہے اب ضعیف ہوگئے ہین۔

۲۸ مئی مطابق ۴ رمضان روز شنبہ۔ آج ۱۲ بجے پرنس آف ویلز کی ملاقات کو جانا ہوا۔ کرنل کوبرن صاحب کپتن عبد اللہ بیگ میرے ہمراہ تہے اور ملازمت کیوقت فٹجرلڈ صاحب بہی وہان حاضر تہے۔

۲۹ مئی مطابق ۵ رمضان روز یکشنبہ۔ آج آٹہہ بجے صبح کوسی مور کی صاحب ملاقات کے واسطے آئے اونکے بعد

اور وہان اکثر فروخت کے لئے گہوڑی بہی لائے ہین۔

۲۱ مئی مطابق ۷ رمضان روز سہ شنبہ۔ ۱۱ بجے

سردار دلیر الملک بہادر نے میرے مکان پر آکر ملاقات

کی اور ایک بڑا لفافہ مجہے دیا اور گیارہ روپئے نذر کے

گذرانے ہرچند کہ نذر کے باب مین مین عذر کرتا رہا

کہ یہہ بے سبب نذر کیسی لیکن اون کے زیادہ اصرار سے

قبول کی گئی۔ میرے ساتہہ برکفسٹ مین شریک رہے

اون سے کہا گیا کہ ہر روز ۱۱ بجے برکفسٹ پر یہین آیا کرین

اونہون نے قبول کیا۔ یہہ خط کرنل مارشل صاحب کا تہا

جس مین اونہون نے انتظامی امور کی نسبت لکہا تہا او

شکریہ کا تار دیا گیا۔ آج پہر گہوڑون کی نمایش ہے اور پرنس

آف ویلیز بہادر خود تشریف لائے ہین اور ہزارون

آدمی جمع ہوے ہین۔

۳۰ مئی مطابق ۶ رمضان روز دوشنبہ آج
تعطیل ہے تمام دوکانین بند ہین - یہہ تعطیل سال مین دو تین
مرتبہ ہوتی ہے تمام ڈاکخانے اور بنک وغیرہ سب بند
رہتے ہین - آج سردار دلیر الملک بہادر حیدر آباد سے
یہان داخل ہوے - چیرنگ کراس اسٹیشن پر دوساجی
اون کے لینے کے واسطے گئے تہے لیکن معلوم ہوا کہ قبل
اون کے پہونچنے کے وہ ہوٹل مین داخل ہو گئے - اونہین
کہلا بہیجا گیا کہ جسوقت اونہین ملاقات منظور ہو آئین دنکو
تین بجے جو لوگ کہ دو دو وقت مکان پر ہو گئے تہے
اون کے یہان جانا ہوا - وہان سے گہوڑون کی نمایش
مین جانا ہوا - یہہ مکان خاص ایسے ہی کامون کے واسطے
بنا ہوا ہے - بہت بڑا مکان ہے اور اکثر اوس جگہہ کے جلسون
اور تماشون مین پرنس آف ویلز بہی تشریف لائے ہین

آج یہان ایک قدیم جیل خانہ جو تخمیناً سو سال کا ہے دیکھنے کا
اتفاق ہوا۔ ایسی جگہون کے دیکھنے کا انڈیا آفس سے بندوبست
ہوا کرتا ہے۔ ۹۱۲ عورت اور مرد وہان قید تھے۔ عورت [۵۰۵]
مرد [۴۰۷]۔ دو سال کے: اسلئے جو مجرم قید ہوتے ہین وہ اس
جیلخانے مین آتے ہین۔ بعض بعض عورتین وہان گود مین
بچے لئے ہوے ہین۔ داروغۂ جیل سے دریافت کرنے پر
معلوم ہوا کہ یہہ عورتین حاملہ قید ہوئی تہین تو لڑکے دس
دن کے بعد یہہ بچے اون سے علٰحدہ کر۔ لئے جاتے ہین
جہان عورتین قید ہین وہان کل کام عورتون سے لیا جاتا ہے
اور ایسا ہی جہان مرد مقید ہین وہان اونہین سے کام لیا
جاتا ہے۔ اکثر عورتین جو بے مقدور ہوتے ہین وہ حمل کے
قریب دیدہ و دانستہ ایسی خطا کرتی ہین کہ جس سے وہ
جیلخانے بہیجی جائین اسلئے کہ جیل خانے مین زچگی وغیرہ کا

یکم ۲ جون مطابق ۵ ۲ رمضان روز چہارشنبہ ۔ آج

صبح سے ابر ہے سردی زیادہ نہین معلوم ہوتی اکثر جب

گہر سے اندہیرا ہو جاتا ہے سردی کم ہو جاتی ہے آج کہانے

پر دلیر الملک بہادر نہین آئے تین بجے کے قریب آئے

دریافت کیا گیا کہ خریطہ کا صندوق آیا ہے یا نہین معلوم ہوا

کہ کشتی اور بہت عمدہ تورہ پوش وغیرہ خریطے کے ساتہہ

ہے یہان صندوق کی کوئی ضرورت نہین ہے ۔ ساڑہے

تین بجے کے قریب ظفر جنگ بہادر آئے اور نذر دی ۔ آج

شب کو میرے واسطے غالباً وارڈسن صاحب بہادر نے

بہت بڑی دعوت تخمیناً ڈیڑہ سو آدمیون کی کی تہی ۔ مجہکو بڑا

افسوس ہے کہ نہایت ہی ضروری کام کی وجہ سے اوس جلسے

مین شریک نہو سکا ۔ میرے طرف سے کرنل کو برن صاحب

سدر لنڈ صاحب و دوساجی دعوت مین جاکر شریک ہوے

۳ ؍ جون مطابق ۱۰ ؍ رمضان روز جمعہ - آج ۹ بجے ریل
پر سوار ہوکر وولیچ کو گیا تخمیناً پون گھنٹے کا راستہ ہے وہان
توپونکا کارخانہ ہے سرکاری توپین اور گولے تیار ہوتے ہین
انواع واقسام کی توپین بڑی اور چھوٹی دیکھنے مین آئین -
سب سے بڑا گولہ وہان ۱۸ سو پونڈ کا ہے جسکا وزن ہمارے
ملک مین ۲۰ پلہ ہوتا ہے یہہ گولہ اتنا بڑا تہا کہ دو ساجی کے
پیشانی تک پہونچتا تہا کئی میل تک گولے اور توپ کا فرش تہا
ایک مکان مین ایک گھن کئی سو پلہ کا ہے لیکن آدمی جسقدر
زور یا سہولت سے چاہے اوسی چھوڑ سکتا ہے - یہہ بات
لایق دید ہے کہ اگر اخروٹ رکھکر اوسپر مارین تو مغز کو
صدمہ نہ پہونچیگا اور چھلکہ توٹ جائیگا یا اگر کوئی گھڑی کو رکھکر
مارے تو صرف آئینہ توڑیگا اور پرزے اوسکے
درست اور سالم رہینگے یہہ حرکت قابل دیکھنے کے ہے

کل خرچ سرکار سے ملتا ہے۔

۲۔ جون مطابق ۹۔ رمضان روز پنجشنبہ۔ آج دس بجے ڈنکو بنک دیکھنے گیا۔ اس مین بہت بڑے بڑے کمرے ہین قریب تین بیگہ زمین مین یہہ مکان بنا ہوا ہے اس جگہہ اگر کوئی شخص زمین خریدنا چاہے۔ تو فی فٹ ہزار روپیہ سے کم نہین ملتی ہے قسم اول کا سونا فی اونس چار پاونڈ چار شلنگ ۶ پنس ہے اس سے بہتر اور سونا وہان نہین ہے اور یہہ نرخ صرف آج کے دن کے لئے ہے۔ گیارہ سو آدمی یہان ملازم ہین سوا سو محرر آفس مین کام کرتے ہین چیک کا کاغذ یہین تیار ہوتا ہے اوسکا علیحدہ کارخانہ ہے سب کام کلون سے نہایت باریکی کے ساتھہ ہوتا ہے یہہ جگہہ قابل دیکھنے کے ہے بہت سی باتین اوس مین بڑی کاریگری کی ہوتی ہین۔

نئے آدمی پر نہین کرتے۔ اسلئے کہ میرے ہمراہیون سے سردار پریم سنگہ آزمایش کے واسطے گئے تہے لیکن انپر عمل کرنے سے انکار کیا۔ شب کو بکنگہم پالس مین ملکۂ معظمہ کے جانب سے دعوت تہی۔ ٹہیک ۱۰ بجے جانا ہوا۔ ۱۰ بجے کے قریب پرنس آف ویلز مع پرنسس کے تشریف لائے سب رجواڑے اور بہت سے معزز مہمان جمع تہے۔ سیر کے بعد پرنس آف ویلز مصافحہ کرکے خیر و عافیت پوچہتے رہے ایک بجے مکان کو واپس آیا۔

۴ جون مطابق ۱۱ رمضان روز شنبہ۔ آج اسکاٹ لنڈ جانے کا بندوبست کیا گیا ہے قریب ۹ بجے شب کو وہان جانا ہوگا اور چہارشنبہ کو واپسی کا ارادہ ہے۔

۵ جون مطابق ۱۲ رمضان روز یکشنبہ۔ ۱۰ منٹ

دوسرے کمرے مین دیوار پر ایک آلہ لگا ہوا ہے اُس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک منٹ مین گولہ کتنی دور جاتا ہی
اوس آلے کو مین نے خود اپنے ہاتہہ سے توپ سر کرکے
آزمایا معلوم ہوا کہ اول جو توپ سر ہوئی تہی اوسکا گولہ ۲۳۰۰
گز گیا تہا اور جو یہان سے سر ہوئی اوسکا گولہ ۱۵ سو گز گیا
یہہ دو آلے تمام کارخانے مین نہایت ہی نادر ہین۔ دس ہزار
ملازم ہین اور ہر ہفتے مین تنخواہ تقسیم ہوتی ہے۔ وہان سے
ایک بجے لنچ تہا وہان اون کے افسرون نے بڑے
اخلاق سے لنچ کی دعوت کی میرے ہمراہی سب ساتہہ تہے
سوا ڈاکٹر صاحب کے کہ اوس روز نہین آئے تہے۔ وہانسے
واپس ہوکر ایک تماشے مین گیا جس مین مسمریزم اور
بہت سے شعبدے کئے جاتے ہین۔ وہان جانے سے
معلوم ہوا کہ مسمریزم ہر روز ایک ہی لوگون پر کرتے ہین

کارڈ چھوڑ گئے۔ انڈیا آفس سے اونکو حکم ہوا ہے کہ جو مقامات
لایق دید ہون مجھکو ہمراہ لیجا کر دکھلائین۔ کرنل کوبرن صاحب
ضرورت کی وجہ سے لنڈن مین چھوڑ دئے گئے۔ ونیز
مین کرنل اسٹرنجی صاحب سے کچھہ انعام کے باب مین
گفتگو ہوئی تہی اوس بحث کے تصفیہ کے واسطے مکرر اونکا
رہنا ضرور ہوا۔ اور ایک چٹھی کے ذریعہ سے فنجر لڈ صاحب
کو بہی اطلاع دیدی گئی ہے۔ کوئین کی ہواخوری کے
راستے مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام [illegible] یعنی
پشت شیر ہے۔ ایک جانب سے پہاڑ مذکور ویسا ہی
نظر آتا ہے۔ دوسرا پہاڑ جسکا نام اترا سٹ ہے بہت
مشہور ہے وسط اسکاٹلنڈ مین واقع ہے جہان کہ ایک
چرخ ہے ہارٹ میڈا وین ایک بہت بڑی جگہہ
کی خود کوئین کے مکان بنانے کے واسطے درخواست کی گئی

کل ۹ بجے لنڈن سے ریل مین سوار ہوکر آج صبح کو ۷ بجے
ایڈنبرا پایۂ تخت اسکاٹلنڈ مین داخل ہوے - اسکاٹلنڈ
لنڈن سے فقط دس گہنٹے کی راہ ہے یہان اتوار کے دن کی
بڑی تعظیم اور تکریم کرتے ہین اوس روز گاڑی گہوڑے
سب کا چلنا بند رہتا ہے اور لوگ بہی بہت کم چلتے پہرتے
نظر آتے ہین راستے مین بات کرنے سیٹی بجانے وغیرہ
ان سب باتون کی اتوار کے روز احتیاط کرتے ہین -
جس ہوٹل مین کہ مین مقیم ہون اسکا نام بال مورل ہوٹل ہے
بہت اچہی جگہہ پر یہ ہوٹل واقع ہے اور خوب آراستہ
ہے - میرے ہمراہ کپتان سدرلنڈ مع مسس سدرلنڈ رکن الدین
عبد اللہ بیگ - پریم سنگہ - محمد یسین - دوساجی - ڈاکٹر صاحب
اور شاگرد پیشہ غلام محبوب - محمد غوث خان محمد قاسم ہین
آج لارڈ پردس گورنر اسکاٹلنڈ دس بجے ہوٹل مین آکر اپنا

ہمارے ملک کے موافق ہے جیسی کہ بارش کی فصل مین
نکلتی ہے یہہ ملک بہت اچہا ہے لیکن بہت رونق دار نہین ہے
لوگ کم نظر آتے ہین زمین بہت نظر آتی ہے بعض کا قول
ہے کہ ساٹہہ لاکہہ بعض کا پندرہ لاکہہ ہے کتاب سے صحت
ہو جائیگی زمین کا رنگ زمین کا ہے کشتکاری جو وغیرہ
کی ہوتی ہے ترکاری اور رائی وغیرہ بہت ہوتی ہے

۶ ؍ جون مطابق ۱۳ ؍ رمضان روز دوشنبہ بہ نسبت
لنڈن کے یہان آفتاب دیر سے غروب ہوتا ہے اور
وہان سے یہان دن بڑا ہوتا ہے شام کو دس بجے کے
قریب بہی مغرب کا آخر وقت باقی رہتا ہے اور روشنی
دو بجے صبح سے شروع ہو جاتی ہے۔ آج دس بجے لارڈ
پروسٹ جو کہ یہان کے گورنر ہین میرے پاس تشریف لائے
اور مجہے اپنے ہمراہ قلعے مین لے گئے وہان کے جو عجائبات

تھی لیکن یہان کی رعایا نے منظور نہین کیا لہذا وہان پر ایک
بہت بڑا اور عمدہ مدرسہ بنایا گیا ہے۔ لارڈ روڈبیری کی جہان
جاگیر ہے وہان گیا۔ تین بجے کے قریب ڈاکٹر فلنگ صاحب
جو کہ آخر وقت مین جد امجد مرحوم کے معالج تھے ملاقات کے
لئے آئے اور بہت دیر تک قدیم حالات حیدرآباد کے
بیان کرتے رہے یہہ صاحب ہند مین ۲۵ سال اور حیدرآباد
مین ۱۹ سال رہے ہین حیدرآباد کے حالات سے خوب
واقف ہین۔ مرزا مہدی خان اپنے بہائی مرزا کریم خان
اور احمد مرزا پسر حکیم محمد مرزا کو میری ملاقات کے واسطے
لائے تھے یہہ یہان یونیورسٹی کالج مین ڈاکٹری پڑہتے ہین
فقط اسکاٹلنڈ مین تین یا چار مسلمان ہین باری تعالے انکو
دین اسلام کے ساتھہ حیدرآباد واپس لائے۔ آج موسم
بہت اچھا ہے کل بہت سردی اور بارش تھی۔ دہوپ

مدعو کیا تھا چنانچہ ڈاکٹر فلیمنگ صاحب اور مرزا کریم خان
برادر مرزا مہدی خان اور حکیم محمد مرزا کے بیٹے بھی وہان
موجود تھے۔ اپنی صاحبزادی اور بچون سے ملاقات
کرائی بچے چھوٹے بڑے وہان بہت سے تھے لارڈ اور
لیڈی دونو نکا نہایت عمدہ مزاج سے ہے واپسی کے وقت
اکثر جن کتابون کی ضرورت تھی اونھین سے لین یہان سے
آج شب کو ۹ بجے منچسٹر کے طرف روانہ ہون گے۔

۷ ؍ جون مطابق ۱۴ ؍ رمضان روز شنبہ صبح
کو دو بجے کے بعد ریل پر ایک مقام ملا جسکا نام دیکھان
تھا معلوم ہوا کہ ابھی چند روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہان
وبا کی شکایت بہت تھی منچسٹر یہان سے ۲۰ میل ہے
آج میل ٹرین کسیقدر لیٹ ہوئی چار بجے مقام منچسٹر مین
پہونچے وہان پہونچکر گرانڈ ہوٹل مین قیام ہوا۔ دس بجے

اور حالات قدیم تہے اونہین دکہلائے اور تبلائے رہے
وہان سے ایک اور قدیم مکان دکہلانے لے گئے جوکہ
بہت عمدہ قدیم عمارت ہے جسکی کیفیت نمبر دو کی کتاب سے
معلوم ہوسکتی ہے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یہان کی مردم شماری
دو لاکہہ ساتہہ ہزار ہے اور پہلی جولائی سے رات اور
کم ہو جائیگی کوئی دو گہنٹے رات رہیگی اور پہر اوجالا ہوجائگا
یہان کے گہوڑے مثل لنڈن کے نہین ہین اور عمارتین
بہی بہت خوبصورت جیسی کہ لنڈن مین نظر آئین یہان ہنین ہین
پرند مثل کوے اور مینا اور ابابیل وغیرہ ہمارے ملک
کے مانند یہان نظر آتے ہین اور دوسرے جانور بہی
انواع اقسام کے ہین۔ چار بجے شام کو لارڈ صاحب
ممدوح کی ملاقات کو اون کے مکان پر گیا۔ اونکی لیڈی نے
چائے وغیرہ کی تیاریان کی ہتین اور کئی صاحبون کو

ایک کرنل مارشل اور دوسری خورشید جاہ بہادر کی وصول ہوئین۔ چار بجے کے بعد دوبارہ نمایش مذکور مین گیا اسلئے کہ کچھہ حصہ اوسکا دیکھنا باقی رہگیا تہا وہ سب اچھی طرح دیکھکر چند چیزین خریدین۔ آج پونے آٹھہ بجے برمنگہم کے طرف روانہ ہون گے اور گیارہ بجے داخل برمنگہم ہون گے۔

۸ جون مطابق ۱۵ رمضان روز چہارشنبہ شبکو ایک بجے برمنگہم اسٹیشن ہی پر ایک ہوٹل ہے جسمین جاکر اترا یہہ ہوٹل نہایت اچھا اور آراستہ تہا شب کو وہان معلوم ہوا کہ ۹ بجے صبح کو لارڈ ہور صاحب آئینگے اور یہان کے کارخانجات بندوق وغیرہ کے دکھلائینگے ۹ بجے کے قریب لارڈ مارٹینو اور جرمن جو یہان کے کارخانون سے خوب واقف تہے تشریف لائے اور

قریب یہان کے لارڈ میور و الڈارمن ہاری اوڈنے
تین گاڑیان ہمارے لئے بھیجی تھین گاڑیون مین سوار ہوکر
ٹون ہال مین اون سے ملنے گیا نہایت اخلاق سے ملاقات
فرمائے اور تمام مکانات دکھلاتے رہے اور یہان کے
حالات کی دو کتابین مع تصویرون کے مجھکو اور ایک
کپٹن صدرلنڈ صاحب کو دین۔ یہان سے نمائش خانے
مین گئے جوکہ جیوبلی کی تقریب مین تیار ہوا ہے اوسکے
دیکھنے کے واسطے ہرروز تمام ملک کے لوگ بہت
کثرت سے آتے ہین کتاب کی فہرست نمبر ۵ کے دیکھنے
سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہان کیا کیا چیزین ہین مردم شماری
یہان کی آٹھہ لاکھہ تیس ہزار کی ہے فوج یہان چارسو بارہ
سوار اور چارسو بارہ پیادون کی ہے۔ ایک بجے کے
قریب ہوٹل مین واپس آیا۔ آج کی ڈاک مین دو چٹھیان

شہر کے مانند ہے۔ آج ۷ بجے یہان سے لنڈن کیطرف
روانہ ہون گے اور ۹ بجے لنڈن مین داخل ہون گے۔

۹ جون مطابق ۱۶ رمضان روز پنجشنبہ۔ گذشتہ
شب کو ۹ بجے لنڈن مین داخل ہوے۔ اسٹیشن پر کرنل
کوبرن صاحب موجود تہے معلوم ہوا کہ کل ہی ۲ بجے اونکی
میم صاحبہ مالٹہ سے یہان آئے ہین۔ آج اسکاٹ ریس
مین شریک ہونے کے لئے ساڑہے دس بجے اسٹیشن
پر گیا۔ معمول کے مطابق سرکاری گاڑیان وہان موجود
تہین فٹجرلڈ صاحب نے سرلیپل گریفن صاحب سے
ملاقات کرائی۔ راجپوتانے کے رزیڈنٹ ہین۔ صاحب
موصوف نے پوچہا کہ آپ مہاراجہ ہولکر کو پہچانتے ہین
مین نے کہا کہ مجہسے ملاقات نہین ہے ہان اخبارون سے
معلوم ہوا ہے کہ وہ بہی لنڈن مین آئے ہین صاحب موصوف نے

ہمین بند و قون کا کارخانہ دکھلانے لے گئے۔ تمام کارخانون
کے دیکھنے سے وہان یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ بند و قین فروخت
بہی ہوسکتی ہین چنانچہ مشروط باجازت تین سو سوارونکے
مارٹنی ہنری کاربن کی فرمایش بہی کی گئی اجازت ملجانے
پر طلب کرلی جائینگی۔ وہان سے اسکیلن کا کارخانہ دیکھنے
گیا جہان کل چاندی کے ملمع کا کام تیار ہوتا ہے اوس کے
بعد ہوٹل مین آیا مردم شماری یہان کی ۴ لاکھہ اسی ہزار
ہے۔ پولیس قریب تین سو۔ فوج سوار ۹۰۰۔ پیادہ ۵۰۰ ہے
دو بجے کے بعد بند و قین جو خریدی گیئن تہین آئین۔ یہہ
صرف نمونے کے واسطے دو بند و قین اور تین جوڑ ریوالور کے لئے گئی ہین سہ پہر کو کارخانہ دیکھنے گیا وہان
معلوم ہوا کہ مہاراج پرتاب سنگہ بہی آج یہان داخل
ہوے ہین باغات یہان کے عمدہ ہین۔ دہوپ ہمارے

اور اوسی روز پکنک کرتے ہین۔ اکثر بڑی بڑی لیڈیان
زمین پر دسترخوان بچہاتے ہین اور ہمارے ملک کے
موافق زمین پر بیٹہکر کہانا کہاتے ہین۔ گہوڑ دوڑ تو معمولی
طور پر ہوتی ہے لیکن یہہ تماشہ البتہ قابل دید ہے ۔ ۵ بجے
مکان کو واپس آیا۔ راہ یہان کی لنڈن سے ایک
گہنٹے کی ہے تمام لوگ ریل پر وہان آتے جاتے ہین۔

۱۰ جون مطابق ۷ رمضان روز جمعہ شب کو
یہان کے ٹہیٹر مین گیا اسکا مکان بہت بڑا ہے اور ہرایک
نقل کو یہان نہایت عمدہ طور سے ادا کرتے ہین نقل کو اصل
کر دکہاتے ہین اور وہان کے پردہ اور بجلی کے آواز
اور چمک مثل اصل کے معلوم ہوتی ہے یہہ ٹہیٹر یہان
بہت معزز تماشاگاہون مین شمار کیا جاتا ہے اور
بہت بڑی بڑی لیڈیان اور جنٹلمین بڑے شوق سے

اوسیوقت مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرائی مہاراجہ صاحب بہت خوش نظر آتے تہے اور حیدرآباد کے حالات بہت کچھہ دریافت کرتے رہے۔ ایک ہی ریل مین ہم سب ملکر شرط دیکھنے روانہ ہوے وہان ہندوستان کے تمام رجواڑے اور نواب جمع تہے۔ لنچ کے بعد مہاراجہ ہولکر کو پرنس آف ویلز نے یاد فرمایا تہوڑی دیر کے بعد مجھے بہی یاد فرمایا افسوس ہے کہ جلد اوسوقت مجھے اطلاع نہین ہوئی اسلئے مین وہان حاضر نہو سکا۔ یہان کا معمول ہے کہ ایک روز پرنس اور پرنسس آف ویلز مع خاص اپنے خاندان کے لوگون کے بطور تفریح یہان آتے ہین۔ اونکے ہمراہی مین سب چوکہڑے کی گاڑیان ایک رنگ ایک وضع کی ہوتی ہین اور سب امرا چوکڑے کی گاڑیون مین بیٹھے رہتے ہین اور وہ چوکڑے روبرو اسٹانڈ کے کہڑے رہتے ہین

کہ جس کا بیان نہین۔ غلام محبوب کا مزاج بخار سے بہت
خراب ہے۔ ہاتھہ پاؤن مین ریاح کا درد ہے۔ ڈاکٹر کی
دوا جاری ہے۔ ناتوان بہت ہو گیا ہے۔ خدا فضل کرے۔
چند روز سے بعض آدمیون کو اکثر اس بیماری کی شکایت ہے
مغرب کے قریب فنجر لڈ صاحب نے آکر بیان کیا کہ کوئین (وڈ
سر کیل مین جوبلی کے بعد خریطہ لین گے اور ایک ہفتہ اور
زیادہ آپکا یہان قیام ہوگا۔ اوسیوقت حیدرآباد اجازت کا
تار دیا گیا جب حکم ہوگا عمل کیا جاے گا۔ ہنوز جواب
مرحمت نہین ہوا ہے۔

۱۲ ‌جون مطابق ۱۹ ماہ رمضان روز یکشنبہ

آج کے دن ہمیشہ صبح کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون سے
لندن خالی ہو گیا ہے۔ اکثر مکان کے باہر بہت کم لوگ نظر
آتے ہین جو جو صاحب کہ مکان پر آکر ہو گئے تھے آج اون کے

یہان آسکتے ہین۔

۱۱۔جون مطابق ۱۸۔رمضان روزشنبہ۔آج صبح کومسس کوبرن صاحب اوراون کے بیٹے سے ملاقات ہوئی وہ بہی دسترخوان پر شریک تہے بعد اسکے دوبجے پہراوس تہیٹرمین گیا وہان ایک قدیم سوداگر وینس کی نقل بہت عمدہ طورسے ہوئی۔ ۴بجے وہان سے واپس ہوے راستہ مین جو میرے مکان کے قریب ایک مینا بازارتیار رہوا ہے وہان گیا۔ بازار مذکور کی صدر لیڈی لیتھ برج ہین وہ بہی وہان موجود تہین۔یہہ بازار محض جیوبلی کی تقریب مین تیار کیا گیا ہے۔جسقدر رقم جمع ہوگی خیرات مین صرف کیجائیگی۔یہان کی لیڈیان اردو اچہی بولتی ہین یہہ سب بنگالے کے رہنے والے ہین اور فروخت کے واسطے اسقدر کوشش کرتے ہین

ہین گرم ملک مین نہین ہوتے۔

۱۴ جون مطابق ۲۰ ماہ رمضان روز دوشنبہ

آج دہوپ بہت تیز ہے تہرماٹیر ۹۰ درجے کے قریب ہے سہ پہر کو پرنس آف ویلز ہڈ پارک مین ہوا خواری کو نکلتے تھے فقط ایک سوار اون کے گاڑی کے آگے آگے تہا آج ہڈ پارک مین گاڑیون کی ایسی کثرت تھی کہ چلنا دشوار ہوگیا تھا ۸ بجے کے قریب انڈیا آفس سے خریطہ جسے کہ حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی نے روانہ فرمایا تھا پہنچا۔ فقط ایک تہیلی باریک کپڑے کی اور تورہ پوش سرخ لیوان کمخواب کا معہ زرین جہالر کے تھا سردار دلیر الملک کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ خریطے کے ساتہہ ایک بہت عمدہ صندوق آیا ہے یہان صندوق رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن اب صندوق تیار کرنا پڑے گا

مکانون پر بازدید کے واسطے گیا چند صاحب مکان پر
نہین ملے۔ دو روز سے موسم بہت اچھا ہے سردی بالکل
کم ہے۔ تہرماتیر ۸۰ درجے کے قریب ہے چار بجے کے
وقت زیادہ گرمی تھی۔ اتوار کو ہمیشہ ہڈ پارک مین ایک بجے
لوگ بہت کثرت سے جمع ہوتے ہین اور اسقدر آدمیونکی
کثرت ہوتی ہے کہ آمد ورفت مشکل ہوجاتی ہے اکثر
اتوار کو لوگ گاڑیون مین بہت کم سوار ہوتے ہین سب پیدل
ہوا خوری کرتے ہین چار بجے وہان بیانڈ بجتا ہے ہزارون
آدمی جمع ہوتے ہین۔ جہان جہان تحفے دینے تھے آج اونکے
حصے کردئے گئے ۶ بجے سیدرلنڈ صاحب کے مکان پر جاکر
اون کے بچون کو کچھہ کھلونے وغیرہ دئے وہان سے ہڈ پارک
مین ہوتا ہوا مکان پر واپس آیا ہڈ پارک مین پھولون کی بہار
قابل دید ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ پھول صرف سرو ملک کے

ہوتا ہوا مکان آیا۔

۱۵ جون مطابق ۲۲ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

۲ بجے ملیٹری ٹورنمنٹ مین گیا جہان پرنس آف ویلز
معہ شاہی خاندان کے اور تمام بڑے بڑے لارڈ وغیرہ
موجود تھے۔ اگرچہ ٹینٹ پگ رنگ اور کرڑی لیمو وغیرہ
کی کسرت ہندوستان مین اس سے کہین بہتر کرتے ہین
لیکن اور تماشے وغیرہ نہایت عمدہ دیکھنے مین آئے۔
اور ہر ایک کام مین بہت صفائی اور شایستگی نظر آئی
وہان سے واپسی کے وقت بوٹینکل گارڈن مین جانے کا
اتفاق ہوا۔ یہان سے پہول اور میوونکی نمایش ہی تھی بہت
عمدہ عمدہ قسم کے پہول اور درخت اور میوے دیکھنے مین
آئے۔ وہان جنرل ڈورسر صاحب سے ملاقات ہوئی
جوکہ دس برس آگے حیدرآباد کے رزیڈنسی اسٹاف مین تھے

آج شب کو تھیٹر مین گیا۔

۱۴ جون مطابق ۲۱ ماہ رمضان روز سہ شنبہ

آج صبح کو یونائیڈ سروس کلب مین بلیرڈ کہیلنے کے واسطے گیا اسلئے کہ وہان کے ممبرون نے مجہے اوس کلب کا آنریری ممبر بنایا ہے۔ ۵ بجے شام کو کرنل میڈ صاحب آئے تھے اور اپنے ساتہہ مسٹر کنگ ممبر پارلیمنٹ کو بھی لائے تھے کہ اگر مین ہوس آف کامنز دیکہنا چاہون تو یہہ صاحب بخوبی دیکہلا سکتے ہین۔ شکریہ کے بعد واقعی کیفیت اون سے بیان کی گئی کہ اسکا بندوبست انڈیا آفس سے ہوگیا ہے ۹ بجے ہوس آف کامنز مین گیا اوسوقت وہان جو گفتگو ہورہی تھی اوسکی روداد علحدہ منسلک ہے اگرچہ ضروری چہوٹی چہوٹی اسپیچین جو دیجاتی ہین وہ روداد مذکور مین شریک نہین ہین۔ ۲ بجے کے قریب ہائڈ پارک سے

کے ویسرائے تھے۔ فقط ایک مرتبہ ایلورہ مین ملاقات
ہوی تھی اس اخلاق اور محبت سے اونکا پیش آنا
صاحب ممدوح کی شرافت اور عالی خاندان ہونیکی
دلیل ہے۔ معلوم ہوا کہ شب کو دو سو پچاس سے زیادہ
دعوتی وہان حاضر تھے۔ آج تمام دن مکان مین رہا
فقط تیسرے پہر کو ہواخوری کو گیا۔

۱۷ جون مطابق ۲۴ ماہ رمضان روز جمعہ

کو میرے مکان پر اٹ ہوم کی دعوت تھی دس بجے سے
لوگون نے آنا شروع کیا۔ دوبارہ کارڈ پر نامتھبرک بھی
تشریف لائے اور لارڈ کراس معہ لیڈی صاحبہ اور
بہت سے لارڈ اور عمایدین تشریف لائے منسلکہ فہرست
درج ہے۔ دوسو آدمیون کے قریب آئے تھے ۲ بجے
تک بیانڈ بجتا رہا اور سیر ہوتا رہا۔ نہین معلوم کہ یہہ

اگرچہ بہت زمانہ ہوا تھا لیکن دور سے دیکھکر مین نے
رکن الدین سے کہا کہ ڈور یہ صاحب معلوم ہوتے ہین
نزدیک آنے پر خود اونہون نے پہچانکر ملاقات کی جسوقت
وہان سے مکان پر واپس آیا طبیعت میری بدمزہ معلوم
ہوئی اسلئے کہ جہان ٹورنومنٹ تہا وہان اسقدر گرمی
تھی کہ جس کا پایان نہین شاید قریب ۱۰۰ درجے کے
پارہ ہوگا اسوجہ سے مجھے تپ معلوم ہوئی اور اوسی
شب کو لارڈ ناتہبروک کے یہان ڈنر کی اور لیڈی
سالسبری کے یہان ریپشن کی دعوت تھی دونون جگہہ مین
شریک نہو سکا۔

۱۶۔ جون مطابق ۲۳ ماہ رمضان روز پنجشنبہ

آج صبح کو مزاج پرسی کے لئے لارڈ نارتہبروک مکان پر
تشریف لائے مجھے لارڈ صاحب ممدوح سے جبکہ ہندوستان

رکھتے ہین ان سب کو ملاکر مردم شماری لندن کی پچاس لاکھ
ہے لیکن جوبلی کے سبب سے آجکل لندن مین اسّی لاکھ
کی آبادی ہو گئی ہے اسوجہ سے کہ قرب و جوار سے بہت
لوگ آرہے ہین۔ شب کو فٹجرلڈ صاحب کی دعوت سے
واپس ہونیکے بعد تین خط حیدرآباد سے پانچوین ماہ
رمضان کے لکھے ہوے محمد شرف الدین وغیرہ اور
ہدایت علی اور کرنل مارشل کے وصول ہوے۔

۱۸ جون ومطابق ۲۵ ماہ رمضان روز شنبہ

صبح کو ۹ بجے مکان سے روانہ ہو کر دس بجے اسٹیشن پر
پہونچے ریل پر سوار ہو کر برٹین کی طرف روانہ ہوے
مقام مذکور لندن سے ۱۵ میل ہے گاڑی وہان سوا
گھنٹے مین پہونچتی ہے۔ تہوڑی دیر کے لئے وہان پہونچکر
گرانڈ ہوٹل مین قیام ہوا۔ یہان کی مردم شماری سوا لاکھ

اخبار والے کیون کر دریافت کر لیتے ہین کہ جس کے
مکان مین جو لوگ آئے ہین صاحب مکان سے زیادہ
اونکا زیادہ صحیح حال اخبار والون کو معلوم ہو جاتا ہے۔
شاید پولس سے اس کیفیت کو دریافت کرتے ہون گے
آج صبح کو ہواخوری کے بعد مکان کو واپس آیا۔ ۲ بجے
ظفر جنگ بہادر آئے پرورش کے باب مین کچھہ باتین
کرتے رہے۔ اون سے مین نے کہا کہ آج شب کو فتح اللہ صاحب
کے یہان میری دعوت ہے اور جو باتین دریافت کرنی
رہگئی ہین وہان دریافت کرلیجائینگی۔ شام کو ۵ بجے
ہٹہ پارک سے ہواخوری کرتا ہوا واپس آیا۔ صبح کو برٹمین
جگہہ کو دیکھنے کے خیال سے جانیکا ارادہ ہے۔ ریل
سے ایک گھنٹہ کی راہ ہے شب کو ۲ بجے واپس
آنا ہوگا یہہ قرب وجوار کے اضلاع لندن سے تعلق

وہان رکہی ہوئی ہین۔ ناٹک رات دن وہان ہواکرتی
ہے۔ لیکن ٹہیٹر مین کوئی نئی بات نہین تہی یہہ بڑین
بہت مشہور جگہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ یہان کرنل
تویڈی صاحب کی میم صاحب سے ملاقات ہوئی یہہ
اسی جگہہ نمبر ۲۴۷ کے مکان مین رہتے ہین۔ پہلی
ملاقات اجمیر شریف مین ہوئی تہی میم صاحبہ اور اونکی
چار بہنین یہہ سب اسوقت اوس مکان مین موجود تہین
وہان سے اسٹیشن پر آکر ۵ بجے ریل پرسوار ہوکر ۷ بجے
لندن مین داخل ہوگئے اوسوقت ہڈپارک مین گاڑیونکی
ایسی کثرت تہی کہ بیان سے باہر ہے۔

۱۹ ہر جون مطابق ۲۶ ہر رمضان روز یکشنبہ

آج دس بجے ہسپتال کے روبرو پنشن خوارون کا
معائینہ تہا۔ پرنس وکٹر وہان تشریف لائے تہے

کے قریب ہے۔ آب و ہوا وہان کی لندن سے بہتر
نظر آئی اسوجہ سے کہ دریا وہان سے بہت قریب ہے
اور تمام شہر دریا کے کنارے آباد ہے۔
جو جو جگہین کہ قابل دیکھنے کے تہین اوتنے عرصہ مین جسقدر
ہوسکا دیکھی گئین۔ اوّل پولین یہہ بہت قدیم عمارت ہے
اور اب تک بہت درست ہے اسکی بنا جارج چہارم نے
ڈالی تھی ایک سو پانچ برس قبل کی وہ عمارت بنی ہوئی ہے
اکثر لندن سے ہر روز لوگ ہوا خوری کے طور پر وہان
جاتے ہین اور تمام دن وہین رہتے ہین اور بعض ایک
دو روز مقام کرکے واپس آتے ہین۔ مکان مذکور کے
ساتھہ ایک قدیم طویلہ تہا اب اوسکو کنسرٹ وغیرہ
کے واسطے عمدہ اور خوبصورت بنایا ہے۔ ایک
مقام کا نام اکوریم ہے۔ انواع و اقسام کی مچھلیان وغیرہ

۲۰ ر جون مطابق ۲۷ ر رمضان روز دوشنبہ
آٹھہ بجے کرنل مارشل کے فرزند سے ملاقات کر کے
وہان سے کیمبرج جانے کے واسطے اسٹیشن پر گیا
کپتن برن صاحب وہان گورنمنٹ کی جانب سے
حاضر تھے ۔ راجہ کوچ بہار مع مہارانی کے ایک روز
آگے چلے گئے تھے ۔ اور رجواڑے ہمارے ساتھہ
تھے ۔ لیکن لارڈ میو بڑی شان و شوکت سے اسی ریل مین
سوار تھے کیمبرج اسٹیشن پر جسوقت پہونچے بہت سے
لوگ جمع تھے اور ان لوگون نے بہت کچھہ خوشیان
ظاہر کین ۔ وہان سے سوار ہو کر ایک گورنمنٹ ہوس مین
جس مین کہ صدر مدرس رہتا تہا پہونچے ۔ ہمراہ
میرے کرنل کوبرن صاحب اور غوث خان
خانساماں تھے صدر مدرس کی میم صاحب

معائنے کے بعد شاہزادہ ممدوح نے کچھہ اسپیچ کی شمار پنشن خوار و نکا نمبر ۱۵ کے کارڈ سے معلوم ہوسکتا ہی گورنمنٹ کی جانب سے کیمبرج مین دعوت ہے کل وہان جانا ہوگا یہان سے ۵۹ میل کا فاصلہ ہے ریل ایک گھنٹہ مین جاتی ہے۔ اتوار کی وجہ سے آج زیادہ باہر جانا نہین ہوا۔ پیشتر سے روانہ ہونے کا اور ساتھہ جانیکا اسباب علحدہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جو سامان پیشتر سے روانہ ہونے کو ہے اوسی چہارشنبہ کو جہاز پر لے گئے۔ ۷ بجے کے قریب کرنل مارشل صاحب کے بیٹے اور ڈاکٹر لا صاحب آئے تھے۔ موسم بہت اچھا معلوم ہوتا ہے بالکل ہمارے ملک کے موافق ہے۔ ہر چہار طرف سے لوگ کثرت سے جمع ہو رہے ہین اندرون و بیرون شہر اسی لاکھہ کا شمار ہوا ہے۔

پروسشن کا دن تہا اور جناب ملکہ معظمہ بڑی شان وشوکت
سے آبی گرجے تشریف لیجانے والی تہین - صبح کو
ساڑہے نو بجے سے کل ہندوستانی ڈپوٹیشن
جو پروسشن کے ساتہہ جانے والے تہے ہڈپارک
مین جمع ہوے اور ٹہیک دس بجے سے پروسشن
روانہ ہونا شروع ہوا تماشا بینون کی اسقدر
کثرت تہی کہ مین کچہہ بیان نہین کرسکتا - کئی ادمی
اوس روز کی کشمکش مین بیہوش ہوگئے
اور معلوم ہوا کہ ایک دو شخص کشمکش کے صدمے
سے مر بہی گئے اوس روز کے تمام تجمل
اور آبی کی کیفیت پروگرام نمبر ۲۰ سے بخوبی
معلوم ہوسکتی ہے - ہم سب لوگون کے واسطے
ایک بنگلہ بہت عمدہ جگہہ پر لیا گیا جہان سے

نے چار وغیرہ سے مدارات کی۔ وہان سے ایک مکان ٹون ہال کے قریب تہا۔ وہان گیا۔ وہان عجیب تماشہ رہتا ہے۔ عجیب عجیب طرح کی باتین کرتے ہین کبہی کوئی مرغ کی بولیان بولتا ہے کوئی بلی کی بولیان بولتا ہے۔ خیر وہ لارڈ صاحب بہی تشریف لائے ایک دہوم رہی یہہ جسقدر کارروائیان ہوئین نمبر ۲ کی کتاب سے معلوم ہوسکتی ہین لنچ کے بعد سوار ہوکر سوا چہہ بجے لندن مین داخل ہوے۔ اوسوقت ہڈ پارک مین کاڑیون کی ایسی کثرت تہی کہ دو گہنٹون کے قریب ہمین راستہ نہین ملا اور آہستہ آہستہ بہت عرصے مین مکان کو پہونچا۔

۲۴ جون مطابق ۲۸ رمضان روز شنبہ۔ آج جیوبلی

وہان جمع تھے۔ بعد اسکے پرنس آف ویلز؟ اور ڈیوک آف کناٹ
نے مصافحہ کرکے مزاج پرسی کی۔ ڈیوک آف کناٹ سے
یہہ پہلی ملاقات تھی اور جناب ممدوح نے جو ملاقات فرمائی
غالباً ڈیوک ممدوح نے لیڈی ری کے خط سے مجھے معلوم
کیا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اپنے دختر سے بہی ملاقات
کرائی دختر ممدوح نے لیڈی ری کے خط کی کیفیت بیان
کی۔ حقیقت یہہ ہے کہ جو لوگ شاہی خاندان کے ہوتے
اون مین غرور مطلق نہین ہوتا۔

روشنی شب کو کچہہ بہت عمدہ نہ تہی بلکہ ہمارے
ملک کی دیوالی مین اس سے زیادہ چمک دمک
معلوم ہوتی ہے۔ وہان بعض بعض جگہون مین
گیاس کی روشنی اچہی تہی بعض بعض خاص تنگ
جگہون مین گاڑیون کا چلنا شب کو بند کر دیا گیا تہا

اس تمام جلسہ کی سیر خوب نظر آتی تھی میرے
ہمراہ پروسشن مین ظفر جنگ بہادر اور دلیرالملک
بہادر اور کرنل کوبرن صاحب اور بلاٹ
ویٹ تھے ہمارے علاقے کے دو گاڑیان
پروسشن مین شریک تھین اور باقی راجاؤنکی
ایک ایک گاڑی تھی۔ ہر ایک گاڑی کا
نمبر اور چلنے کا قاعدہ یہہ تمام باتین
پروگرام سے خوب ظاہر ہوسکتی ہین۔
جوبلی کی رسم ختم ہونے کے بعد چار بجے
مکان پر پہونچا۔ دس بجے شب کو خود کوئین
کے رسپشن مین دعوت تھی۔ جناب ملکہ
معظمہ نے کمال اخلاق سے مصافحہ کرکے مزاج
پرسی فرمائی۔ ایسے ہی اور سب راجاؤنسے کہ جو

آدمیون کی ایسی کثرت تہی کہ آج تک اوس مقام
مین اس قدر لوگ کبہی نہ جمع ہوئے ہون گے۔ اس
صرف کے لئے چندہ کیا گیا تہا۔ پارک کے اندر
گاڑیون کی بہت کثرت تہی۔ لیکن بند و بست ایسا عمدہ
کیا گیا تہا کہ آمد و رفت مین کسیکو کچہہ تکلیف نہین ہوتی
تہی اگرچہ کرایہ کی گاڑیان ہڈ پارک کے اندر نہین جاتی
تہین لیکن با اینہمہ خانگی گاڑیون کی ایسی کثرت
تہی کہ راستہ ملنا دشوار تہا اوس مجمع مین ایک
غبارہ اوڑایا گیا جس مین دو تین آدمی بیٹہے تہے
اور وہ زمین سے اوپر کو بہت کچہہ بلند ہو کر آسمان
کے طرف اوڑتا ہوا چلا گیا۔ معلوم نہین کہ کس مقام
مین اوترے گا۔ وہان ایک بہت دراز قد آدمی
بہی دیکہنے مین آیا۔ عمر بہر مین اتنے لانبے قد کا

پیادہ نمائش مین شب کو اِس کثرت سے پہرتے
تھے کہ جس کا حد و پایان نہین۔ تمام عمر اِس قدر کثرت
آدمیون کی دیکہنے مین نہین آئی۔

۲۲ ۔ جون و ۲۹ ۔ رمضان روز چہارشنبہ

آج چار بجے پرنس آف ویلز معہ پرنسس اور بہت
سے شاہی خاندان کے لوگون کے ہڈ پارک مین
تشریف لائے تھے۔ پرنس ممدوح سے ملاقات
ہوئی خود پرنسس سے بہی ملاقات کرائے۔ تہوڑی
دیر کے بعد جناب ملکہ معظمہ بہی وہان تشریف
لائین۔ یہہ تقریب جوبلی کے یادگار مین بچون کو
جمع کرکے اون کو کچہہ کہلانے اور انعام دینے
کے لئے تہی۔ چنانچہ ۳۰ ہزار بچے اوس روز
ہڈ پارک مین جمع تھے۔ آج کے روز ہڈ پارک مین

آج عید الفطر ہے قدیم دستور کے مطابق اول
سیّد رکن الدین اور سب ہمراہیون نے نذرین
گذرانین ساڑہے آٹھ بجے مکان سے روانہ ہوکر
اسٹیشن پر پہونچے۔ میرے ہمراہ کرنل کوبرن مسس
سدر لنڈ سیّد رکن الدین۔ عبداللہ بیگ۔
پریم سنگہہ۔ دوساجی۔ محمّد یسین تھے۔
نو بجے پرنس آف ویلز معہ فوجی عہدہ دارون
اور یورپین مہمانون کے تشریف لائے۔
اور ہم سب ایک ہی ٹرین مین آلڈر شاٹ
کو روانہ ہوئے گاڑی تخمیناً ایک گھنٹے مین
آلڈر شاٹ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ وہان
سواری کے گھوڑے وغیرہ حاضر تھے۔ ہمارے
واسطے گاڑیون کا بندوبست کیا گیا تھا ہم لوگ

آدمی کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا۔ قد آٹھہ فٹ ۹ انچ
لمبا تہا۔ وہ بہی اوس روز وہان عجائبات کے طور پر
لایا گیا تھا۔ شب کو لیڈی سالسبری کا فارن آفس مین
رسیپشن تہا لوگون کی بڑی کثرت تھی کوئین تشریف نہین
لائین سوائے جناب ممدوح کے پرنس آف ویلز معہ
پرنسس وغیرہ اور شاہی خاندان کے اور بہت سے
لارڈ وغیرہ جمع تھے۔ اگر سب کے نام لکھے جائین
تو شاید دو ایک روز مین صرف سب کے نام لکھے
جاوین گے۔ ایک بجے کے قریب مکان پر واپس آیا۔
۲۲ جون و یکم شوال روز پنجشنبہ۔ آج
لیڈی روزبیری کا اسپشن ہے۔ لیکن چونکہ
الڈر شات مین قواعد دیکھنے جانا ہے۔ لیڈی موصوف
کی دعوت قبول نہین کی جا سکی۔ تقویم کے رو سے

سوار ہو کر اسٹیشن پر آئے اول یہہ تجویز قرار
پائی تہی کہ ڈیوک آف کیمبرج سے پونے چار بجے
کی ٹرین مین روانہ ہو جائین اور ۴ بجے پرنس
آف ویلز روانہ ہون۔ مگر کچہہ ایسا خلل پڑا کہ ہم
سب ایک ہی ٹرین مین سوار ہو کر ۵ بجے لندن
مین داخل ہوئے۔ اکثر یورپین اسبات کے
شاکی ہین کہ ہندوستان کے امرا وغیرہ اوقات
کے بالکل پابند نہین ہوتے لیکن بعض بعض جگہہ یہان
بہی بڑے بڑے امیرون مین دیکہا گیا ہے کہ اوقات
کی پابندی مین کچہہ فرق آہی جاتا ہے۔

۲۴ جون ۲۰ شوال روز جمعہ

آج تمام روز ابر آسمان پر گہرا رہا۔ لیکن بارش
نہین ہوئی۔ ۲ بجے لارڈ کراس نے معہ کرنل کوبرن

گاڑیون مین سوار ہوکر قواعد کے میدان مین
پہنچے۔ پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف کناٹ
کیمبرج کے آنے کے بعد سلامی اور مارچ پاسٹ
وغیرہ شروع ہوئی۔ آج کے روز جو کچھ
یہان قواعد ہوئی وہ نمبر ۳۰ کے پروگرام
سے معلوم ہوسکتی ہے قواعد کے ختم ہونے
کے بعد ۲ بجے ہم سب کوئین کے پیولین مین
داخل ہوئے وہان پرنس آف ویلز و ڈیوک آف
کناٹ و ڈیوک آف کیمبرج سے ملاقات ہوئی
خیر و عافیت پوچھتے رہے۔
تین بجے معہ ہمراہیون کے لنچ پر بیٹھے۔ پرایوٹ
سکرٹری کے ذریعہ سے مجھے یاد فرمایا۔
لنچ سے فارغ ہونے کے بعد گاڑیون مین

کیفیت نمبر ۵۰ کے پروگرام سے معلوم ہوسکتی ہے۔ آج شب کو جناب ملکہ معظمہ کی جانب سے بکنگھم پالس مین اٹ ہوم اور بال تھا مجھے بڑا افسوس ہوا کہ برمنگھم سے واپسی کے بعد کچھ بخار آگیا جس کی وجہ سے وہان جانا نہین ہو سکا۔ آج میل کے آنے کا دن تہا لیکن کوئی خط نہین آیا۔

۲۵ جون ۳ شوال روز شنبہ

آج بھی کسیقدر سردی ہے لیکن ناگوار نہین معلوم ہوتی۔ اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میل کا جہاز مسمی پداسس تس سویز کنال مین ایک پہار موسوم راس الحد کے کور پر چڑ گیا جس کی خدیو مصر کے جہاز نے مدد کر کے ڈاک وغیرہ نکال لی اس وجہ سے بھی ڈاک سہ شنبہ کو ملے گی

اور کیپٹن عبد اللہ بیگ کے لنچ کی دعوت دی تہی
لارڈ نارتھبروک اور چار لارڈ بھی وہان لنچ پر موجود
تھے لیڈی کراس نے یہہ دعوت خاص میرے ہی
لئے کی تھی وہان سے فارغ ہو کر مکان پر واپس آیا۔
اوس روز ۴ بجے شام کو برمنگھم کلب مین پولو میچ
ہی جسمین پرنس آف ویلز خود تشریف لانے والے
تھے۔ گاڑی مین سوار ہو کر آدہے گہنٹے مین وہان پہونچا۔
بہت سے تماشبین وہان جمع تھے۔ اور چائے
وغیرہ کا کل سامان وہان بہت عمدگی کے ساتھہ
کیا گیا تھا۔ ٹہیک ۵ بجے پرنس آف ویلز معہ
پرنسس آف ویلز اور بہت سے شاہی مہمانون
کے وہان تشریف لائے۔ جناب پرنس ممدوح
کے آنے پر کہیل شروع ہوا جس کی خلاصہ

جو کتاب چھپوائی ہے وہ بہی وہان موجود ہے۔ ایک ٹکڑہ کاغذ کا وہان پر وکٹوریہ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا جنوفت جناب ممدوحہ کا سن ۸ برس کا تہا بطور یادگار کے رکھا ہوا ہے اوس پر فقط وکٹوریہ موٹے حرفون سے پنسل کا لکھا ہوا ہے۔ اِس میوزیم کا تمام مکان بغایت عمدہ طلائی کام سے بنا ہوا ہے۔ اس مین تین سو کے قریب ملازم ہین۔ اس مین جانے کے واسطے کچھ فیس نہین لیتے ہین۔

آج شب کو تہیٹر دیکہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت دن ہوئے کہ بور اسمٹ صاحب نے سفارش کی تہی کہ اگر بجلی کی روشنی کی حیدرآباد مین ضرورت ہو تو یہین کے صاحب کارخانہ سے بندوبست عمدہ طور سے ہوسکتا ہے وہی روشنی تہیٹر ہوس مین تہی۔ تہیٹر کے دیکہنے کے بعد اوس

۹ بجے کے قریب دلیر الملک بہادر آئے تھے۔
بعدہ ونٹسٹ کے گھر گیا۔ وہان سے پھرتے
وقت برٹش میوزیم دیکھنے گیا جہان کہ بہت سے
اسباب اور چیزین عجائب اور غرائب
نظر آئین اگرچہ ہر چیز عجیب اور غریب
ہے۔ لیکن کتب خانہ بہت بڑا اور قابل دید ہے
۱۲۰ لاکھ جلدین کتابون کی ہین اور ہر ایک
علم و فن کی کتابین ہین جنکی فہرست کی
ایک کتاب علحدہ چھپی ہوی ہے۔ ایک فہرست
قدیم عربی کتابون کی چھپی ہوئی نظر آئی اوس
فہرست مین جس کتاب کی ضرورت ہوا وسے
فوراً لا دیتے ہین۔ آزمایش کے طور ایک کتاب
طلب کی گئی۔ فوراً لا دی گئی۔ حال مین جنرل فریزر صاحب نے

مہربانی سے تشریف لائے ہین ۔ ۴ بجے رخصت ہوئے
اسکے بعد کیو گارڈن مین گیا یہہ بہت بڑا باغ ہے۔ آمون
کے درختون کی داشت کے واسطے بڑے بڑے
مکان تیار کئے ہین تاکہ سردی سے محفوظ رہین ۔ اکثر
ہمارے ملک کے درخت مثل تاڑ اور آم وغیرہ کے
وہان ہین۔ یہہ تاڑ کا درخت بھی وہین پیدا ہوتا ہے
جہان آم ہوسکتا ہے ۔ اسواسطے تاڑ کے درخت کے
موافق بلند مکان بنائے ہین اور ہندوستان کی سر
زمین کے دوسرے قسمون کے اور بھی درخت وہان
بہت ہین واپسی کے بعد لیڈی جانگی کانسرٹ نے
دعوت کی تہی وہان گیا۔

۲۷ جون مطابق ۵ شوال روز دوشنبہ
۴ بجے مکان کے قریب گھوڑون کا نیلام تھا۔ یہہ

روشنی کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ۱۲ بجے کے قریب مکان واپس آیا۔ تھیٹر کا حال کارڈ نمبر ۷ سے معلوم ہوسکتا ہے

۲۶ جون مطابق ۴ شوال روزیکشنبہ۔ آج صبح کو فوٹو والے کے مکان پر گیا۔ اقرار کیا تھا کہ اتوار کو مین یہہ کام کرسکتا ہون اسکے سوا گورنمنٹ کا بہی حکم ہے کہ جو لوگ غیر ملک سے آئین اون کے فوٹو سرکار مین داخل کیا کرے۔ یہہ شخص ڈرلی نام لندن مین اول درجے کا فوٹو گرافر سمجہا جاتا ہے۔ واپس آنے کے بعد مسٹر راکس اور مسٹر ورلی جنکا مکان نیلگری مین مین نے رہن لیا ہے اکر ملاقات کی اور بر کفسٹ پر شریک رہے اور چند اشخاص مسلمان علیگڈہ کالج کے بہی تعلیم یافتہ جو کہ لندن مین کسی کالج مین داخل ہین برکفسٹ پر شریک تھے۔ ۳ بجے راجہ پرتاب سنگہہ بہادر ملاقات کیواسطے تشریف لائے یہہ چوتہی مرتبہ ہے کہ وہ اپنی

۲۸ جون مطابق ۶ شوال روز سہ شنبہ

ساڑہے ۴ بجے پکاڈی دیکھنے کے واسطے گیا جہان ایسی بے مثل ونایاب تصویرین ہین جن کا بیان نہین ہوسکتا۔ جب کسی ملک مین کوئی عمدہ تصویر سُنتے ہین تو بلا لحاظ قیمت اوسے خرید لیتے ہین۔ چند تصویرین بہت ہی عمدہ ہین تصویرون کا مکان بہت بڑا ہے تعداد تصویرون کی نمبر الف سے معلوم ہوسکتی ہے۔ آتے وقت ہڈ پارک مین ہوتا ہوا مکان واپس آیا۔ ہڈ پارک مین پرنس آف ویلز سے ملاقات ہوی۔ آج شب کو بہت بڑا اسٹیٹ بال ہے۔ ہزار آدمیون کے قریب وہان جمع ہونگے وہان ضرور جاونگا۔ ۲ بجے کے قریب کرنل میڈ صاحب آئے تھے اور سفارش کی کہ ڈایرکٹر کو آپ سے

نیلام ہفتے مین دو مرتبہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو ہوا
کرتا ہے اوس نیلام مین دو گہوڑے خریدے گئے
ایک سُرنگ دوسرا کمیت۔ کمیت ابتدا مین ۶۰۰ گینی کو
خرید اگیا تہا اور سُرنگ ۳۰۰ گینی مین لیکن نیلام
مین کم قیمت کو ملے۔ آج رات کو آپرہ دیکہنے گیا۔ ہر روز
کچہہ ایسا چکر لگا رہتا ہے کہ اس قسم کے تماشے بہت
کم دیکہنے مین آئے۔ اگرچہ مکان اچہا ہے لیکن یہہ اپرہ
کچہہ قابل تعریف کے نہین ہے جیسا مکان آپرہ کا
یا اور کسی سرکش وغیرہ کے مکانات پارس
مین دیکہنے مین آئے ویسے لندن مین نہین دیکہے گئے
آج پرنس آف ویلز اور پرنسس کی خدمت مین تحفے
کیپٹن سدرلنڈ صاحب کی معرفت گذرانے گئے
جس کی فرد سید رکن الدین صاحب کے پاس ہے۔

لیکن نہین معلوم کہ اِس کا رنگ اندر سے سیاہ
کیون ہے اور کچہہ روشن نہین معلوم ہوتا۔

۲۹ جون مطابق ۷ ماہ شوال روز

چہارشنبہ آج حاضری پر کرنل کوبرن اور ساتہہ
کے لوگون کے علاوہ کرنل و مسس و مس اربت نٹ
کرنل ولڈن اور دو صاحب او سشریک تھے
آج شام کو ۵ بجے سے ۷ بجے تک کوئین کے
گارڈن پارٹی ہے اوس مین ضرور جانا ہوگا پارٹی
مین میرے ہمراہ کوپرن صاحب معہ میم صاحب
دو ساجی عبداللہ بیگ اور محمد یسین جائین گے
اور آج ہی فتح اللہ صاحب کی معرفت کوئین کی
خدمت مین تحفہ گذرانا جاتا ہے اِس لئے کہ ونزر کاسل
سے کوئین یہان تشریف لائے ہین ۔ تمامی تحفون کی

ملاقات کرنا چاہتے ہین۔ دلیر الملک بہادر کے
ذریعہ سے جواب دیا گیا کہ ایک روز جانے کو
باقی ہے اور اوس روز ہی کوئین کی گارڈن
پارٹی ہے افسوس ہے کہ عدیم الفرصتی کی وجہ
سے ملاقات نہین کر سکتا۔ آج ہی شب کو لارڈ
میور صاحب کی دعوت مین جانا ہوا یہہ لنڈن
کے لارڈ ہین۔ فقط ایک سال کے واسطے مقرر
کئے جاتے ہین۔ ایک نومبر کی نوین سے دوسرے
نومبر کی نوین تک رہتے ہین وہان حد سے
زیادہ لوگون کی کثرت تہی۔ کل شاہی خاندان
اور ڈیوک اور لارڈ سوائے جناب ملکہ معظمہ کے
وہان جمع تھے بہت بڑی پارٹی تہی جس کا بیان
نہین ہو سکتا۔ یہہ گلڈ ہال بہت بڑا مکان ہے

کا کام ہے اسلئے کل ہی مین یہان سے روانہ ہو جاونگا۔
یہان میرا زیادہ رہنا نہین ہو سکتا۔ آج ایک بجے
ونزر کاسل مین جانا ہے۔ سرکاری حکم ہے کہ اڈرس
حاضر رکھو۔ میرے ہمراہ گوبرن صاحب سید رکن الدین
دوساجی اور عبد اللہ بیگ رہین گے۔ قبل از حاضری
مسٹر ولکنس صاحب کرنل لڈلو اور جنرل چمبر لین
ملاقات کو آئے تھے۔ آج ہی ڈیوک اور دچیز آف
کناٹ کا تحفہ گذرانا گیا تفصیل کی فرد سید رکن الدین
کے پاس ہے۔ سوا ایک بجے ریل مین سوار ہوکر ونزر
مین داخل ہوئے۔ جو جو باتین وہان ہوئین پروگرام
نمبر ۵۵ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہین لوگون
نے جو جو تحفے داخل کئے تھے وہان رکھے تھے۔ جناب
ملکہ معظمہ قیصر ہند نے اپنے ہاتون سے مڈل

فہرست سید رکن الدین کے پاس ہے۔

۳۰ جون مطابق ۹ ماہ شوال روز پنجشنبہ

آج ضرورت کی سب چیزین درست کر لی گئین اسلئے
کہ جہاز مین اسباب کا باندہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔
کل جمعہ کو انشاء اللہ تعالےٰ حیدرآباد کی سمت روانہ
ہون گے۔ جمعہ کی ڈاک کے خطون کا بندوبست
کر دیا گیا ہے کہ شب کو کالیس مین ملین۔ آج ڈیوک
آف کناٹ سے بکنگھم پالس مین ملاقات ہو گی۔
اگرچہ بہت سی پارٹیون مین ملاقات ہو چکی ہے
لیکن یہہ خاص طور کی ملاقات ہے۔ کل کی گارڈن
پارٹی مین ڈیوک آف انڈنبرا سے کوبرن صاحب
کے ذریعہ سے ملاقات ہوئی تہی بہت عمدہ شاہانہ
مزاج ہے مجہہ سے فرمایا کہ چونکہ مجہے میڈی تربینین سے

جاناہے۔ وہان سے دو گھنٹے مین انگلش چینل
پار ہوکر جب تک کہ رات کی ڈاک لندن سے کیلس
مین نہ پہونچے وہان رہنا ہوگا۔ وہان سے ۲ بجے۔
ریل برنڈسی کو روانہ ہوگی اور دوشنبے کی صبح کو
جہاز میںنگولیا تر سوار ہوکر سویز کو روانہ ہونگے۔

یکم جولائی مطابق ۹ شوال روز جمعہ

آج آٹھ بجے تھوڑا اسباب پیشتر سے روانہ کردیا گیا
ہے وہ ہمن جہاز پر ملجائے گا انشاء اللہ تعالے
ہم سب دس بجے اسٹیشن کو روانہ ہون گے۔ دو ہفتے
ہوگئے کہ بارش نہین ہوئی۔ تمام لوگ بارش کی
خواہش کرتے ہین۔ آج تک طلوع وغروب
کا وہی حال ہے کہ دس بجے تک مغرب کا تھوڑا
سا وقت باقی رہتا ہے۔ اور ۲ بجے سے صبح شروع

عنایت فرمایا اور اول ایک کاغذ بھی دیا اور لارڈ
کراس کے ذریعہ سے حکم فرمایا کہ ایک جوبلی
کا تمغہ اور ایک فوٹوگراف اور بعد کو عنایت ہوگا
۵ بجے کے قریب وہان سے مکان کو آیا۔ سر جان
کلارک کے مکان پر ملاقات کو گیا۔ نہایت بڑی
عمدہ ضعیف شخص ہین ہنوز ہوش وحواس
درست معلوم ہوتے ہین سن اسی برس
سے زیادہ ہے۔ واپس ہوتے ہوئے مس
کوبرن سے ملا۔ آج بارہ بجے کوبرن صاحب کا
ایک بیٹا مالٹا سے آیا مگر کوبرن صاحب نے
یکایک نہین پہچانا جب اوس نے نام بتلایا
تب معلوم ہوا۔ وہان سے ٹڈ مارک ہوتا ہوا
مکان پر آیا۔ کل صبح کو یہان سے سوار ہوکر ریل پر

ایک ہوٹل مین ٹھہرے ۔ یہہ ہوٹل بالکل غیر آباد
معلوم ہوتا ہے ۔ وجہ یہہ ہے کہ یہان مسافر
زیادہ نہین ٹھہرتے ہین ۔ جو مسافر لندن سے
آئے ہین وہ سیدہے پارس چلے جاتے
ہین اور اسیطرح سے جو پارس سے آنے
والے ہین وہ سیدہے لندن کو چلے جاتے
ہین ۔ یہان آبادی بہی بہت زیادہ نہین ہے
یہان سے فرنچ کا علاقہ ہے ۔ اب شب کو
۱۲ بجے برنڈیسے کو ریل روانہ ہوگی ۔ سدر لنڈ
صاحب یہان تک میرے ہمراہ آئے
ہین ۔ یہان سے لندن واپس ہوجائنگے

۲ ء جولائی مطابق ۱۰ ء شوال روز
شنبہ ۔ شب کو ٹہیک ایک بجے ریل برنڈیسی

ہو جاتی ہے تین بجے اچھی روشنی ہو جاتی ہے اور
جانور بولنے لگتے ہین لوگون کا بیان ہے کہ سرما
کے موسم مین اسکے بالکل برعکس ہوتا ہے یعنے
اسیقدر رات بڑی اور دن چھوٹا ہوجاتا ہے۔
لندن سے روزنامچہ کا ختم کرنا ختم ہوا ساڑھے
۶ بجے روز جمعہ۔
ہم سب معہ ہمراہیون کے ۱۱ بجے ریل مین سوار
ہوکر روانہ ہوئے اسٹیشن پر بہت سے لوگ رخصت
کرنے کے لئے آئے تھے۔ دو گھنٹے مین ریل مقام
ڈوور مین پہونچی اوسیوقت ونکٹا نامی اسٹیمر مین
سوار ہوکر انگلش چینل سے پار ہوئے اور کالیس
مین داخل ہوئے۔ جہاز کو کسیطرح کا تکان نہین ہوا
ڈیرہ گھنٹے مین بڑے آرام کے ساتھ پار ہوکر کالیس مین

قریب قریب گاون کی سی وضع نظر آتی
ہے۔ آج شب کو کرنل کوبرن صاحب کا لندن
سے تار آیا کوئی ڈاک حیدرآباد سے نہین آیا۔
ایک اسٹیشن پر جس کا نام ڈیبرلو ہے پونے
۱۲ بجے سے دس منٹ تک گاڑی وہان ٹہری
رہی۔ اس اسٹیشن سے سیکڑون میل تک
انگور کے کہیت ہین۔ شاید یہہ کوئی جاگیر ہے
بہت بڑے بڑے مکانات ہین درخت سرو
وغیرہ کے خودرو ہین اس قدر یہہ گاڑی
تیز جاتی ہے کہ درختون کا پہچاننا مشکل
ہوجاتا ہے۔ آج دس بجے ریل مین برکفسٹ
ہوا۔ ہمارے باورچی نے بہی کچہہ کہانا پکا لیا تہا
ساڑہے ۱۲ بجے کے قریب ہمارے پیچہے کا

کی طرف روانہ ہوئی جنگل کی وضع بہت
اچھی تھی سرما کا موسم ہمارے ملک کے
مانند ہے۔ جنگل مین اکثر خودرو لالہ اور نافرمان
بہت نظر آتے ہین۔ ہوا مین سردی نہین معلوم
ہوتی۔ یہہ فرانس کا علاقہ کیلس سے شروع
ہوتا ہے گندم کی زراعت اور ترکاری اور
میوہ جات اور خشخاش کی پیداوار کثرت
سے ہوتی ہے۔ یہہ گاڑی شب و روز
چلتی رہتی ہے کبھی زیادہ عرصے تک کہین
نہین ٹھہرتی۔ کھانا اور چار وغیرہ سب
چلتے ہوئے گاڑی مین تیار ہوتے ہین۔
سیکڑون کوس دونون طرف بڑے
بڑے کارخانہ جات ہین۔ ہر پانچ چھہ میل پر

مین رات دو دن چراغ روشن رہتے ہین۔
تمام شب چاندنی کی بہت بہار رہی۔ لیکن ہم
اوسی ڈبہ مین سے وہ بہار دیکھتے رہے
ریل کے دونون طرف پانی کے نالے جاری
ہین اس وجہ سے کہ ہنوز پہاڑون پر برف
جما ہوا ہے۔ پانچ ۶ بجے کے قریب کسی قدر
بارش بھی ہوی تھی۔

۳ جولائی مطابق ۱۱ شوال روزیکشنبہ

آج علی الصباح معمولی وقت پر اوٹھ کر دیکھا
کہ گھڑی مین تین بجے ہین دوسری گھڑی
دیکھی کہ شاید پہلی غلط ہو اوس مین بھی وہی وقت
تھا۔ لندن سے یہان تک پون گھنٹے کا فرق
ہوگیا ہے۔ یعنے گھڑی کو ہر روز آگے بڑھانا

نل جس کی گرمی سے کہانا وغیرہ درست کیا جاتا ہے۔ شکستہ ہوگیا اِس وجہ پانچ منٹ تک گاڑی کہڑی رہی۔ گرمی یہان بہت ہے ہمارے شہر کے موافق یہان گرمی ہوتی ہے اِس وجہ سے کہ اطراف مین بڑے بڑے پہاڑ یان ہین شب کو سات بجے ڈنر کہایا گیا۔ ۹ بجے موڈن اسٹیشن پر پہونچے جہان کہ کشٹم ہوس ہے یعنے کروڑگیری کی جگہہ ہے لیکن ہمارے پاس چونکہ کوئی شئے محصول طلب نہین تہی اِس لئے گارڈ کے کہنے سے ہمارا اسباب نہین کہولا گیا ورنہ تہوڑی دیر تکلیف اوٹہانے پڑتی۔ تہوڑی دیر کے بعد ایک ٹنل یعنے (درہ) اِس قدر لمبا آیا کہ آدہے گہنٹے تک بہت تیزی سے ریل چلتی رہی اِس ریل

آرام ہے۔ پہلی گاڑی مین کھانے کا خرچ ۱۱ پونڈ ہوا ہے۔ تین وقت چار ایک وقت برکفسٹ۔ ایک وقت ڈنر۔ آج کا برکفسٹ ۲۰ فرنک کو خریدا گیا۔ یہان بہت ہموار زمین ہے۔ کہیت نہایت سرسبز ہین یہہ تمام علاقہ برنڈزی تک اٹلی کا ہے۔ یہان سے انگور کے درخت وغیرہ کی زراعت ہے۔ دور تک آبادی نظر آتی ہے۔ زمین کا رنگ سُرخ ہے لالہ نافرمان یہان کا جنگلی گہانس ہے۔ سردی بالکل نہین ہے انشاء اللہ تعالےٰ آج شب کو جہاز مینگولیا پر سوار ہونگے۔ جہاز مینگولیا ٹہیک ۴ بجے صبح کو سویز کے طرف روانہ ہوگا۔ مقام کشٹم ہوس کے اسٹیشن سے برنڈزی تک اٹلی کا علاقہ ہے۔ تہوڑی دیر کے

پڑتا ہے۔ اٹلی کا جہاز آنا پالرمو جس پر ہم نے
الگزنڈریہ سے نیپلس تک سفر کیا تہا اوس
کے ڈاکٹر مسمی منازلی سے ۶ بجے اسٹیشن
پر ملاقات ہوئی لیکن ریل زیادہ نہین ٹہری وہان
سے روانہ ہوگئی۔ دونو جانب زراعت مکئی
اور گندم اور پوست کی ہے۔ لالہ نافرمان
بہی خال خال ہے۔ سرو کے درخت بہت ہین
ہمارے ملک کے درخت نظر نہین آئے
دوسرے ہی قسمون کے ہین۔ انگور کی بیل
کثرت سے ہے۔ ٹہیک ۵ بجے بلویان
اسٹیشن پر پہونچے۔ وہان جس ڈبے مین
ہم سوار تہے وہان وہ بدلا گیا دوسرا ڈبہ
نہایت عمدہ اور آراستہ ملا۔ ہر طرح کا آئین

بنگالے کے ضلع مین سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تہی جس
چیز کی جہاز مین ضرورت ہوا وسکی ہمراہی کے
لئے مین حاضر ہون اس جہاز مین حاضری نو بجے
ٹفن ڈیڑ بجے اور ڈنر سات بجے ہوتا ہے لیکن
مین نے اپنا وقت اپنے شہر کے موافق رکہا ہے
جہاز کا کیپٹن مسمی فیرزر بہت اچہا شخص ہے۔کسی جہاز مین
ایسا نہین ہوا تہا کہ جہاز والا اپنے صرف کا ہی بکرا ہمارے
آدمیون کے ہاتہہ سے ذبح کرائے یہان کے کیپٹن کا
حکم ہے کہ ہمارے آدمی ذبح کرین۔ ہوا بہت گرم ہے
دہوپ بہت تیز ہے۔کیپٹن برون سکندرآباد کی والنیٹر
کے افسر بہی اسی جہاز مین ہمسفر ہین۔یہہ جہاز ایک گہنٹے
مین ۱۲ میل جاتا ہے۔سات بجے کے قریب میل کا ایک
جہاز ہمارے جہاز سے بہت قریب لندن کے طرف

بعد ہونیان سے ایڈریاٹک سے شروع ہوتی ہے
بڑے جہاز اوسمین نظر نہین آئے برابر ریل اوس
کے کنارے کنارے جاتی ہے اور بائین طرف
دریا رہتا ہے۔ ساڑھے ۴ بجے ایک اسٹیشن پر پہونچے
وہان آدہا گہنٹہ ڈنر کے واسطے ریل کہڑی رہتی ہے
اکثر اس دریا مین چہوٹے چہوٹے پردون کی کشتیان
نظر آئین کوئی بڑا دخانی جہاز نظر نہین آیا۔

۴ جولائی مطابق ۱۲ شوال روز دوشنبہ
شب گذشتہ کو ۱۲ بجے جہاز کا لنگر اوٹہا دس بجے
تک دونو طرف دور سے پہاڑ نظر آتے رہے
آج صبح کو ایک صاحب مسمی پارسل خود ہی ملے اور بیان
کیا کہ جسوقت سرکار نظام بنارس کے اسٹیشن مین
داخل ہوئے تہے۔ مین اوسوقت وہان حاضر تہا۔ اور میری خدمت

سے جہاز مین ہر ایک طرح کی تاکید رہتی ہے کہ کھانا
سب ایک ہی جگہ کھائین۔ علحدہ علحدہ نہین دیا
جاتا۔ اگر بہت ہی ضرورت ہو تو اوسی ایک باورچیخانہ
مین پکایا جاتا ہے۔ اِس قسم کی بہت سی باتون کی تاکید
رہتی ہے۔ اِس جہاز پر ہمارا باورچی خانہ الگ ہے
جہان چاہین کھانا کھانے دیتے ہین۔ ایسا آرام کسی جہاز
مین نہین دیکھا گیا۔ دو صندوق میرے بہت شکستہ
ہو گئے تھے بہت جلد درست ہو گئے۔ برنڈسی سے
الگزنڈریہ ۸۲۵ میل ہے جہاز کے اطراف کی کشتیون
پر ۹ بجے پردے چڑہا رہے تھے دریافت سے معلوم
ہوا کہ ہر ہفتے مین ایک بار آزماتے ہین کہ ضرورت
کے وقت کسی طرح کی دقت نہو تمام جہاز پر ہی پردے
چڑہا رہے ہین۔ کیپٹن فریزر نے اپنی ایک عکسی

جاتا ہوا معلوم ہوا کوئی مچھلی وغیرہ نظر نہین آئی۔
آج سات بجے تک ایک سو ساٹھ میل اس جہاز نے
راہ طے کی۔ جہاز کے کپتان کو ہند کے کھانون کا بہت
شوق ہے بریڈسی سے باہر ہوکر آج مغرب تک لندن
کے وقت سے ایک گھنٹہ دس منٹ زیادہ کیا گیا۔

۵ جولائی مطابق ۱۳ شوال روز سہ شنبہ آج
سوا چار بجے صبح کو دیکھا کہ قریب نماز کا وقت زایل ہوا
چاہتا ہے۔ ٹھیک ساڑھے چار بجے آفتاب طلوع ہوگیا
آج اور پندرہ منٹ گھڑی زیادہ گرمی ہوگی دوسرے
جہازون کی بہ نسبت اسمین بہت تحقیق طلوع وغروب
کی ہے۔ شب گذشتہ کو فقط ہم سات آدمیون نے ۸ بجے
کھانا کھایا اور باقی تمام اہل جہاز پہلے ہی کھا چکے تھے۔
بریڈسی سے یہان تک ۳ سو اسی میل آئے۔ پی اینڈ او کمپنی

تہا اور عیسائیون سے کشت وخون ہوا کرتا تہا جس کا
نتیجہ سنہ ۱۸۲۱ عیسوی مین یہہ ہوا کہ اون لوگون نے مصر کے
والیسرائے پر حملہ کیا لیکن محمّد علی پاشاہ کی طرف
سے کمک پہونچنے سے پہر مطیع ہوگیا اور انگریز لوگ
وہان سے چلے گئے اب وہ جگہہ یونان کے ماتحت
ہے لیکن اس وقت تک اہل روم کے ساتہہ نزاع
جاری ہے۔ سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مین آبادی ایک لاکہہ ترپن ہزار
تہی اسکے سوا ۴ ہزار اسپانی اور عبرون کی جمعیت
تہی اور اطراف مین اسکے یونانی لوگ ایک لاکہہ
اور ترکی ۲۷ ہزار تہے۔ یقین ہے کہ اب شمار بڑہ گیا
ہوگا اس ملک سے نیل دوسری جگہہ زیادہ جاتا
ہے۔ اسکے سوا صابون اور شہد موم اور منقے بادام
اخروٹ وغیرہ بہی جاتے ہین۔

تصویر دی اور میری تصویر کے واسطے درخواست کی
ایک قلم طلائی اور ایک مہر طلائی معہ فوٹو کے اونکو
دیا گیا۔ آج ساڑہے ۴ بجے کے بعد ایک جزیرہ نظر
آیا اوس کا نام کریٹ یا کنڈیا ہے وہ ۴۰ لیگ لمبا
اور دس لیگ چوڑا ہے یہہ جگہہ کوہستان کی ہے
لیکن میوہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہین اور کسی قسم
کی ندی نہین ہے مگر پانی پہاڑ سے گرتا ہے اور سب
کام آتا ہے۔ ہوا بہت صاف ہے۔ ڈسمبر اور جنوری
مین بارشس ہوتی ہے برف نہین جمتا۔ ترکاری بہت
ہوتی ہے اور اطراف مین میوہ جات کے درخت
اور بادام و زیتون وگلاب وغیرہ کے بہت درخت
ہین۔ سیوائے اسکے وہان ریشم اور روی کی پیداوار
ہے۔ اول یہہ استنبول کے ماتحت بہت بدعملی کیساتھہ

۹ بجے ریل سویز کی طرف جائے گی - ساڑہے سات بجے مقام مذکور مین پہنچینگے - بعد اسکے ہمکو

کے قریب جانا ہوگا - ۱۱ بجے سے ۱۲ تک اسقدر جہاز کو تنزلزل رہا کہ بہت سے لوگون کو چکر آگیا اور اکثر انگریزین گرتے نظر آئے ۲ بجے کے بعد ہوا موافق ہوئی - جہاز کے کپتان ہمیشہ دل بہلانے کے لئے بہت سی کتابین اور اخبارات لا دیا کرتے ہین - جہاز کا ڈاکٹر بہی مسمی جی ڈیوس بہت اچہا شخص ہے - ہمارے ڈاکٹر سے اوسکی ملاقات کرائی گئی - شب گذشتہ کو دریافت کیا گیا کہ دریا یہان کس قدر عمیق ہے معلوم ہوا کہ ۶ ہزار فٹ سے زیادہ ہے -

۷ - جولائی مطابق ۱۵ - شوال روزپنجشنبہ

۶ جولای مطابق ۱۴ شوال روز چہارشنبہ

آج صبح کو ایک جہاز مسمی گوالیار لندن کا مبل لیے گیا یہہ وہی جہاز تہا کہ ایک ہفتہ پیشتر واپس ہونے کے واسطے مقرر ہوا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد ایک فرانسیسی جہاز جاتا ہوا نظر آیا۔ ایک صاحب اسٹنٹ کلکٹر اور ایک صاحب جالندہر کے کمشنر مسمی کرنل گارڈن بہی اسی جہاز مین ہمسفر ہین۔ شب کو ڈک پر کہانا ہوا بہ نسبت دو روز کے شب کو پانی کو جوش ہے اور دہوپ مین حدت ہے۔ آج سب صاحبون کو ہندوستانی کہانے کی آخری دعوت ہے۔ رات سے جہاز کو ہل چل ہے بعض طبیعتین سست معلوم ہوتی ہین لیکن فضل خدا سے مجہے کچہہ اثر نہین ہے۔ انشاء اللہ تعالے پانچ بجے الگزنڈریہ پہونچین گے۔ وہان سے

کو لکھا گیا۔

۸ جولائی مطابق ۱۶ شوال روز جمعہ

شب کو ۹ بجے کشتی مین سوار ہوکر دس بجے پشاور
جہاز مین داخل ہوئے۔ ڈاک کے آنے مین بہت
عرصہ ہوا۔ اِس وجہ سے ایک بجے شب کو
جہاز کا لنگر اوٹھا۔ یہہ جہاز نہایت آراستہ
اور عمدہ ہے۔ مسافر اِس جہاز مین بہت کم ہین
شمالی ہوا ہونے کی وجہ سے جہاز کو تکان بالکل
نہین ہے۔ طلوع اور غروب مین لندن کے
بہ نسبت دو گھنٹے ۵ امنٹ کا فرق ہوگیا ہے
یعنے گھڑی زیادہ ہوگئی ہے جہاز کے کپتان کا نام
مولت ہے اور بہت اچھا مزاج ہے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی
رہتا ہے۔ دور سے کچھہ شباہت سر اسٹورٹ بیلی

شب گذشتہ جہاز کو بہت تنزلزل رہا۔ بدخوابی
بہت ہوی۔
۶ بجے جہاز ہاربر مین پہونچا۔ فے الفور اُترے
ریل کی روانگی مین چونکہ بہت عرصہ تہا۔ تہوڑی دیر
مین تمام بازار وغیرہ دیکہہ لیا گیا۔
پہلے بہی اس مقام کا کچہہ تہوڑا سا ذکر لکہا جا چکا ہے
الگزنڈریہ سے دو کرسیان جہاز کے واسطے
خریدی گئین۔ الگزنڈریہ سے ۹ بجے روانہ ہوکر
شام کو سات بجے سویز مین داخل ہوئے راستے مین
اکثر گرمی بہت ہوتی ہے اور ریل مین اس قدر گرد
بہر جاتی ہے کہ جس کا بیان نہین۔ اس جوار مین
تربوز و خربوزے بہت کثرت سے ہوتے ہین
یہان سے ایک خط رجسٹر کیپٹن سدرلند صاحب

۹ جولائی مطابق ۱۷ شوال روز شنبہ

آج صبح سے کسیقدر گرمی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکرے ابر کے آسمان پر نظر آتے ہین دس بجے کے قریب سے ایک ٹکڑہ ایک سو اکیس میل پر داہنی جانب نظر آتا رہا تمام روز گرمی رہی اور تہوڑی تہوڑی ہوا بہی چلتی رہی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ مقام بیرن سے ہوا شروع ہوگئی۔ وہان سے راستہ عرض سے چاہئے تہا کہ وہان زیادہ گرمی ہوتی۔ اون لوگون کو شاید ہمیشہ کا تجربہ ہے۔ اکثر شطرنج کا شغل دن گزارنے کے واسطے رہتا ہے۔ اکثر یورپین بیانو اور ڈرل بجاتے ہین۔ آج غلام جیلانی اور کمال خان جمعدار بہی دس بجے کے کہانے پر تھے اِس جہاز پر مسلمان قوم میمن وغیرہ سے پردے

سے ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ۹ بجے سب لوگون نے حاضری کہائی۔ لیکن لوگونکا وقت وہی دس بجے مقرر رہے۔ کمال خان جمعدار اورغلام جیلانی خان بہی اسی جہاز مین تھے۔ شب گذشتہ کو اسٹیشن پر ملے۔ معلوم ہوا کہ ایک ہفتے سے مصر مین مقیم تھے۔ جمعدار کمال خان ایک بہت بڑا کتا لندن سے لائے ہین۔ نہین معلوم کہ ریڈ سی کی حرارت کا کیونکر متحمل ہوگا۔

تمام دن بہت اچھی طرح گذرا مغرب کے قریب گرمی معلوم ہوئی فی الفور پردے اوتار دئے گئے نو بجے ہوا مخالف جہاز کے بہت زور سے چلی لیکن جہاز کو نقصان نہین ہوا کہ گیا بن مین گرمی معلوم ہوئی لیکن ڈگ پر اچھی ہوا تھی۔

اس جہاز مین بجلی کی روشنی گیارہ بجے تک رہتی ہے اور کسی جہاز مین بجلی کی روشنی دیکھنے مین نہین آئی۔ معلوم ہوا کہ یہہ اب کے مرتبہ چین کو جائیگا۔

۱۱ جولائی مطابق ۱۹ شوال روز دوشنبہ

شب کو بہت گرمی تہی ڈک پر کچہہ آرام تہا تمام یوروپین ڈک پر سوتے ہین۔ ابر آنے سے بہت ہی گرمی معلوم ہوتی ہے قریب مین جانور بہت نظر آتے ہین شب کو ایک دو جہاز بائین طرف کو نظر آئے ٹہیک نہین معلوم ہوا کہ کہان جاتے ہین ایک آدمی جہاز کا ملازم مسمی عبدالرزاق اسی جہاز مین ہے چند سال کے پیشتر میرے علاقے مین دین اسلام سے مشرف ہوا تہا۔ سب نوکرون کا یہان صدر ہے ڈک پر پہلی شب نو اور دس کے درمیان ۹۱ درجہ

وغیرہ کے کام پر بہت نوکر لوگ انگریزون کے
برابر بلکہ اون سے زیادہ محنت سے کام کرتے ہین۔

۱۰ جولائی مطابق ۱۸ شوال روزیکشنبہ

گو گرمی بہت تہی کیبنون مین ۹۰ درجے اور ڈک پر
۸۵ درجے تہی۔ اکثر وقت گذارنے کے لئے یورپین
لوگ پیانو وغیرہ کا شغل رکہتے ہین رات کی گرمی
کی تکلیف سے لوگ بہت بیقرار نظر آئے اور گرمی
کی بہت شکایت کرتے رہے۔ دس بجے کے بعد
سے سمندر کو کسیقدر جوش ہوا اور تہوڑی
ہوا بہی چلی۔ غلیظ ابر ہر سمت سے آسمان پر چہایا ہوا
ہے۔ ساڑہے دس بجے انگریزون نے اپنی نماز
ادا کی۔ ۲ بجے کے قریب ہوا پیچہے کی ہوگئی جہاز
بدستور چلتا ہے تکان زیادہ نہین معلوم ہوتی ہے

نہین رہا خیر عنایت الہی سے چند قطرے بارش ہوئی ساڑہے ۸ بجے کے قریب بیرن کا لیٹ ہوس نظر آیا اکثر یور وہین بہت خوشی سے دکہلاتے تھے تہوڑی دیر کے بعد ہوا کا بہت زور رہا۔ چاہیے تہا کہ دو اور لیٹ ہوس نظر آتے لیکن نظر نہین آئے ہر چند سگنل وغیرہ سے بہت کچہہ اشارے کئے۔ لیکن کچہہ ٹہیک نہین معلوم ہوا۔ اِس وجہ سے جہاز کو چند منٹ کے لئے روک دیا۔ بعد اسکے موافق عادت کے پہر جہاز چلنا شروع ہوا اگر دو لیٹ نظر آتے تو درمیان سے جہاز کا گذر ہوتا۔ کپتان کے خیال مین آیا کہ شاید ایک لیٹ ہوس شکستہ ہوگیا ہے اور راستہ فقط ایک میل بہت کم عریض ہے۔ اِسوجہ سے جہاز بہت پہیر

گرمی تہی - حاضری کے وقت بہ سبب گرمی کے چہرے
پر مسکہ نہین آسکتا تہا نہایت گرمی تہی - ۲ بجے بائین
طرف پہاڑ بہت قریب نظر آئے - یوروپین کہتے
ہین کہ آج کل گرمی بہت کم ہے ہمیشہ اس سے دوچند
رہا کرتی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ ۸ بجے رات
سے سرد ہوا شروع ہوگی - صبح کو ۶ بجے کے جہاز
مقام عدن مین داخل ہوگا ۶ گہنٹے وہان لنگرانداز
رہیگا اور بعد اوسکے مبمبی کو روانہ ہوگا - اس
جہاز مین اول درجے کے کیابن ۷۵ اور پانچسو
۱۴۰ ہین - اور دوم درجے کے کیابن ۱۶ پانچسو
۴۰ ہین -

۱۱ ماہ جولائی مطابق ۲۰ ماہ شوال روز سہ شنبہ

کل مغرب کو ایسی گرمی تہی کہ تہرمامیٹر دیکہنے کا خیال

ہین کہ اگر کوئی رسّی جہاز کی لٹکتی اونکو مل گئی تو اُس
سے لٹک کر فوراً جہاز پر آجاتے ہین کوئی جگہہ
باقی نہین رہتی جہان وہ نہین جاتے جہاز مین کوئلہ
تمام ہوگیا تہا اِس وجہ سے بہت سا کوئلہ لے لیا گیا
جہاز کے نوکرون نے جو بہت سے تربوز جہاز
مین خرید کر رکہے تھے او نہین عربون کے
بچون کے ہاتہہ فروخت کر ڈالا اکثر یورپین
شتر مرغ کے بیضے مقام مذکور سے خرید کر لائے
ہمارے نوکرون نے صرف ترکاری اور پان وغیرہ
خرید کیا زیادہ ضرورت گوسفندون کی تہی۔ مگر
معلوم ہوا کہ ان ایام مین عمدہ نہین ملتے ہین۔ جہاز
ٹہیک سات منٹ کم ۱۱ بجے بمبئی کی طرف روانہ
ہوا۔ پاو گہنٹے کے بعد مخالف ہوا شروع ہوی مغرب

کے راستہ سے لیگئے عدن مین ٹہیک ۶ بجے
جہاز داخل ہوا الفضلہ لتعالے دو خط (ایک راجہ
گردہاری پرشاد اور دوسرا کرنل مارشل کا) وصل
ہوئے - کچھہ ضروری چیزین خریدنے کے لئے
ڈاکٹر اور غلام محمد اور غوث خان کو کنارے
پر روانہ کیا - ایک پارسی جہاز پر آیا کہ جو کچھہ منظور
ہو مجھہ سے فرمایش کیجے - مین روانہ کیا کرونگا
کشتیون مین عرب کے بچون نے آکر شور و
غل مچانا شروع کیا - اب تک گرمی بہت ہے
فقط شب کو تہوڑی دیر تک سرد ہوا چلتی رہی تہی
سوا چہہ بجے ڈاک کی کشتی داخل ہو کر عدن کو روانہ
ہوئی - اس جہاز پر زیادہ سوداگرون کو نہین آنے
دیتے ہین - لیکن یہہ عربون کے بچے ایسے شریر

اگرچہ گرمی بہت تہی تہوڑی ہوا بہی آرہی تہی
اکثر صبح کو ۴ بجے سے جہاز کو ایسا صاف کرتے
ہین کہ ہمارے کارخانون مین گاڑیون کو بہی اتنا
صاف نہین کرتے۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک
جہاز ۲۷۳ میل چلا ہے۔ ۱۱ بجے سے جہاز کو زیادہ
تزلزل ہے۔ ڈک پر چلا نہین جاتا بہت دقت معلوم
ہوتی ہے۔ اکثر آدمیون کا چکر سے بہت بُرا حال ہو رہا
ہے۔ اِس وقت بہت سے لوگ روبرو میرے ڈک
پر بدحال نظر آتے ہین۔ دو کمسٹر ابہی بحث کر رہے
تھے کہ جہاز کو کل زیادہ نکان نہین ہوگا اسلئے کہ ہوا
داہنے طرف سے چلے گی ڈک پر پانی آئے گا
ویسا ہی ہوا کہ ڈک کے تمام کیا بن تر ہو گئے۔

۱۴ جولائی مطابق ۲۲ شوال روز پنجشنبہ

کے قریب تک بہت تکان رہی - ۹ بجے کے بعد
تکان کم ہو گئی - بعض کہتے ہین کہ تین بجے یا ۶ بجے پھر
تکان شروع ہو گی لیکن فضل خدا سے نہین ہوئی
سر مغرب سیڑہی اور کشتیون کو مضبوط باندہ دیا -

۱۳ ار جولائی مطابق ۱۲ ر شوال روز چہار شنبہ

شب کو آرام رہا لیکن ڈائینگ روم مین بہت گرمی تہی
اسوجہ سے کہانا مین نے ڈک پر کہایا - اسوقت ۸ بجے
ہین تکان نہین ہے - ابر ہے ہوا مین سردی نہین
ہے - اکثر جہاز کے لوگ بیان کرتے ہین کہ ایک
روز کے بعد ہوا وغیرہ بہت زیادہ ہو گی ہمکو خداوند
کریم سے قوی امید ہے کہ اپنے فضل و کرم سے بیڑا
پار کردے گا - شب کو کیابن مین سویا اِس خیال سے
کہ نہین معلوم کہ کس وقت ضرورت جلد نیچے جانیکی ہو

تلے اوپر ہوئے جاتے ہین۔ سب لوگ شب کو کیابن
مین سوئے۔ سب سے بُرا حال دوساجی کا ہے۔ ہرایک
حال لکھنے سے بہت طول ہوتا ہے۔ جہاز کے کپتان کہتے
ہین کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۵ تاریخ روز یکشنبہ کو بمبئی
مین دوپہر کو جہاز پہونچے گا۔ ہم کو پہلا سفر ہے
تکلیف ہونی ضرور ہے لیکن جو لوگ ہمیشہ سفر کرتے
ہین اون کی مزاج بہی خراب ہین۔ شب کو چند جانور ہوا
کے خوف سے جہاز پر آگئے تھے۔

۱۵ جولای مطابق ۲۳ شوال روز جمعہ

شب کو بہ نسبت شب گذشتہ کے ہوا کا زور کسیقدر
کم تہا۔ تین نئے ملازم جہاز والون مین سے پنکہے جہلنے
کے واسطے بمبئی تک نوکر رکہنے پڑے اسلئے کہ تمام
شب کیابن مین پنکہا چہلتے ہین جس کی وجہ سے بڑا آرام

شب کو اِس قدر تکان رہی کہ بیان نہین کیا جاتا
تمام رات گوسفند گائے اور بطخ نہایت چلاتے رہے
جہاز کی حرکت سے جب جانورون کا یہ حال ہو تو ہم سب بیچارون
کا کیا حال ہوگا۔ خیر سب کو تکلیف ہے لیکن عنایت
الٰہی سے مجھے کچھہ اثر نہین معلوم ہوتا ہے۔ ڈگ
سے کئی گز پانی اونچا ہوتا ہے۔ اِس وقت دو
بجے ہین۔ لیکن دس بجے سے جو حال ہے وہی تکلیف
سب کو ہے ہم لوگ چکر کی تکلیف بالکل برداشت
نہین کر سکتے ہرچند کہ کیبنون مین جاکر سب کو کھانا
کھانے کی بہت تاکید کرتا ہون اِس لئے کہ ایسی
حالت مین بھوکا رہنا منع ہے مگر وہ سب مجبور رہین اونسے
کچھہ نہین ہو سکتا۔ میز کا یہہ حال ہے کہ باوجود
لکڑی کے چوکھٹے وغیرہ رکھنے کے سب برتن

بارش نہین ہوئی ہوا بھی موافق ہے جہاز پر پردے
دو تین روز سے برابر چڑھے ہوے ہین اوتارے
نہین گئے ہوا مین سردی زیادہ نہین ہے
لیکن تلاطم ابتک ویسا ہی ہے۔

۱۶ جولائی مطابق ۱۴ شوال روز شنبہ

کل سر مغرب خفیف سے بارش ہوئی چھت لگادئے
جہاز کو شب من کبھی کم کبھی زیادہ تزلزل رہا
اکثر طلوع قمر کے پیشتر پانی کو طلاطم زیادہ
رہتا ہے۔ اسوجہ سے تین بجے زیادہ تھا
صبح کو اکثر پردار مچھلیان جہاز پر آتی ہین
جنکو جہاز کے بلیان پکڑ کر کہاتے ہین۔ اب
اسیوقت ۹ بجے ہین ڈک پر پانی آرہا ہے
ابر ہے آفتاب نظر نہین آتا ہے دو گہنٹے سے تہوڑی

رہتا ہے۔ کل کے روز گھڑی ۲۵ منٹ زیادہ ہوی
تھی آج اور ۳۲ منٹ کرنی پڑی۔ پرسون ۱۲ بجے سے
کل ۱۲ بجے تک ۲۲۳ میل جہاز چلا۔ آج ہم لوگ اچھے
نظر آتے ہین کسیکو زیادہ تکلیف نہین ہے تموج
کسیقدر کم ہے اور کچھہ عادت بہی ہو گئی ہے۔ پانچ
روز کا عرصہ ہوا کہ کمال خان جمعدار نے ایک
چھڑی مجھے اور ایک دوساجی کو اور ایک برنجی مہر
معہ نگ کے غوث خان کو تحفے کے طور پر دی شب
کو ڈک پر کھانا ہوا ڈائینگ روم مین گرمی بہت
رہتی ہے لوگ کہتے ہین کہ میل کا جہاز آج ملے گا
اگر دن کو ملا تو نظر آئے گا اور اگر شب کو گیا تو معلوم
نہ ہوگا۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک ۲۳۴ میل
جہاز چلا۔ ابر کل شب سے بہت ہے لیکن بفضلہ تعالیٰ

قطعه تاریخ طبع کتاب من نتایج افکار جناب

مولوی سید سجاد علیصاحب نائب معتمد

مجلس انتظامی پائیگاه نواب سر آسمانجاه

مرحوم و مغفور

گشته هرگاه این صحیفه نو
سال تاریخ شد ز روی جمل

از دبیر شهیر خوش آهنگ
یادگار راز امیر رفعت جنگ

۱۳۲۱ ھ

ایضاً از نتیجه فکر عالیجناب مولوی ڈاکٹر

تہوڑی باریک بوندین ہین اور پہر موقوف
ہو جاتی ہین جہاز پر ایک لاٹری ہوئی کہ آجتک
مین جہاز کتنا چلا چندے مین ۲۰ روپئے جمع ہوئے
یہہ لاٹری کو جہاز کے ڈاکٹر نے جیتی یہان سے
بمبئی ۲۲۳ میل ہے انشا اللہ تعالے کل
۱۲ بجے اپالو بندر پر پہونچین گے اسوقت تین بجے
ہین ہوا بہت موافق ہے لیکن جہاز کو تزلزل
ہے جہاز کے سفر کے واسطے جو چیز لازم ہے
وہ آیندہ لکہی جائیگی لیکن پختہ رائے ہے کہ بارش
کے ایام مین جہاز کا سفر خطرناک ہے
بغیر اشد ضرورت کے بارش کے دنون
مین سفر نہ کرے فقط

تمت بالخیر

رامپوری

طرفہ کارے است از دانشوری	تیجرائے آن صاحب رائید
وقت ختم طبع این عبدالحفیظ	طالب لطفِ خداوند مجید
از سر بام فلک در عیسوی	ذکر خیر آسمانجاہی شنید
	۱۹۰۳ع

مادۂ تاریخ طبع رقم زدۂ کلک جناب

مولانا مولوی محمدؐ عبدالجلیل صاحب

نعمانی مؤلف تائید ربانی وغیرہ

شاہ محمد عزیز اللہ صاحب علاقہ

فوج باقاعدہ نواب صاحب مرحوم و مغفور

منشیٔ زیبا خصائل تیجرائے
خوب عمدہ آپنے لکھی کتاب
اتفاقاً فکر مین تاریخ کے
از سر ابجد ہوئی تاریخ طبع

ذی فتوت صاحب ذہن رسا
واہ واصد آفرین صد مرحبا
مصرعۂ تاریخ بہی ہاتہہ آگیا
خوب ہی احوال تاریخی ہوا
۱۹۰۳ع

تاریخ طبع از رشحات خامہ جناب

منشی محمد عبد الحفیظ خان صاحب

طبع وقاد و ذہن نقاد منشی فیض محمد خان صاحب خوشنویس دار الطبع سرکار عالی

آن صحیفہ کز آسمان جاہی — مشتہر شد میان اہل صفا

رشحۂ خامۂ دبیرے ہست — کہ بگویند تیجرائے ورا

آن دبیرے کہ از اصابت رائے — بے عدیل و نظیر و بے ہمتا

آنکہ ذی فہم نیک پندارد — دائماً رائے مستنیرش را

ذات والاش از تکلف پاک — در ولا نیز اوحد و یکتا

وانکہ در کیش خویش الاثانی — وز ریا و تصنع است جدا

باد در پائیگاہ پایۂ او — مایۂ برترین عز و علا

سال طبع صحیفہ طبعم گفت — زہے احوال اعظم امرا

۲۱ ۱۳ ھ

واوستاد نواب افسر الملک بہادر

کرنل وکمانڈر انچیف افواج وایڈیکانگ

اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

سوانح عمری نواب آسمانجاہ مرحوم طبع ہوئی

۱۳۲۱ ھ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا طبعزاد صاحب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۰	۷	رعا	رعایا
۵۶	۸	لارڈرہن	لارڈرپن
۵۷	۱۳	کورنمنٹ	گورنمنٹ
۵۹	۱۳	استرخوان	دسترخوان
۶۸	۱	کبہو	کبہی
۷۰	۱	مشابعت	مشایعت
۷۵	۵	گونیر	گورنر
۷۸	۶	سدرلیڈ	سدرلنڈ
۷۹	۱۲	ڈنڈلرکیاسل	ڈنڈسرکیاسل
۸۳	۷	نارتہ برگ	نارتہ بروک

غلط نامۂ صحیفہ آسمان جاہی

۱

باوجود نہایت اہتمام صحت کاپی و پروف چند غلطیاں رہگین جو لازمۂ انسانی سے ھے لہذا ناظرین سے التماس ھے کہ قبل مطالعۂ کتاب اس غلط نامہ کی روسے کتاب کو صحیح کرلین۔

حصۂ اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۲	سگرٹری	سکرٹری
۳۷	۱۲	بلگرپ	بلغرپ
۳۸	۴	یامل کہیڑہ	بیل کہیڑا

غلط نامہ حصۂ دوم صحیفۂ آسمانجاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٢	٣	٤
٢٨٥	٤	اوترے تھے	اوتری تھین
٢٨٧	٧	ڈامی نپکو	دامی نیکو
٢٨٧	١٢	مشابعت	مشایعت
٣٥٥	٣	بکہگم	بکنگہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۸۳	۸	سرئیل	سریل
۸۴	۸	اسکاٹ لیڈ	اسکاٹلنڈ
۹۹	۸	جائے	جائی
۱۱۸	۱۳	اڈمٹرشین	اڈمنسٹریشن
۱۲۷	۱۳	مع سٹ	موسٹ
۲۰۹	۷	دونو	دونون
۲۲۱	۴	اپنی	اسکی
۲۲۸	۷	لرائیل	کرانیکل
۲۵۳	۶	پریس	پرنس
۲۷۵	۴	آپ پروانہ	آپ پرپروانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۸۲	۵	جبکا	جسکا
۳۸۴	۳	انج	انچ
۳۸۶	۸	چنپوا	جنیوا
۳۸۶	۱۲	لنگ	لیگ
[illegible]	۴	ننکمری	نسگمری
	۱۳	آئے	آیا
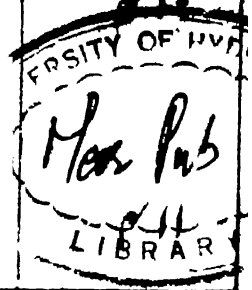
صحیفۂ سماہی
مولفۂ
خاکسار نیاز پیرای تیجرای رکن مجلس انتظام
پائیگاہ و مہتمم خزانہ علاقہ نوابصاحب
مرحوم و مغفور
در مطبع صاحب دکن مطبوع شد